مکتوباتِ مشائخ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنیؒ

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ

فدائے ملت حضرت مولانا سید محمد اسعد صاحب مدنیؒ

محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب سہارنپوری مدظلہ العالی

قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ

حضرت مولانا ابراہیم پانڈور صاحب مدظلہ العالی

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب شہیدؒ

بنام

محدث کبیر حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ العالی

سابق مہتمم، صدر مدرس و مفتی دارالعلوم بری، انگلینڈ / استاذ حدیث و مفتی جامعۃ العلم والھدیٰ، بلیک برن، انگلینڈ

ناشر

مدینہ اکیڈمی

ڈیوزبری، انگلینڈ

مکتوباتِ مشایخ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنیؒ * فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ
فدائے ملت حضرت مولانا سید محمد اسعد صاحب مدنیؒ * محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب سہارنپوری مدظلہ العالی * قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ
حضرت مولانا ابراہیم پانڈور صاحب مدظلہ العالی * حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب شہیدؒ

بنام

محدث کبیر حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ العالی

سابق مہتمم، صدر مدرس و مفتی دارالعلوم بری، انگلینڈ/ استاذ حدیث و مفتی جامعۃ العلم والھدیٰ، بلیک برن، انگلینڈ

ناشر

مدینہ اکیڈمی

ڈیوزبری، انگلینڈ

تفصیلات

کتاب کا نام: مکتوباتِ مشایخ (تصحیح شدہ جدید ایڈیشن)

صاحبِ مکتوبات: محدث کبیر حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ العالی

تبییض وترتیب: مفتی امتیاز حافظی صاحب

نظرثانی: مولانا خلیل احمد قاضی صاحب

مولانا یوسف بن مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب

صفحات: ۲۱۶

طباعت اولیٰ: ربیع الاول ۱۴۴۳ھ - اکتوبر ۲۰۲۱ء

طباعت ثانیہ: رجب ۱۴۴۴ھ - فروری ۲۰۲۳ء

☆☆☆ ملنے کے پتے ☆☆☆

مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری، برطانیہ

Madina Academy

Swindon Road, Dewsbury, West Yorkshire, WF13 2PA, England

Tel: 00 44 7852762632

Email: publications@madinaacademy.org.uk

Website: madinaacademy.org.uk

ادارۂ صدیق، ڈابھیل، گجرات، فون نمبر: +919913319190

مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفرآباد، سہارنپور، انڈیا، فون نمبر: +919719831058

فہرست

❋	عرض حال: مولانا یوسف بن مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب	۱۱
❋	تقریظ : حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم	۱۴
❋	تأثرات : حضرت مفتی محمد مسعود صاحب عزیزی ندوی	۱۷
❋	تقدیم : مولانا خلیل احمد قاضی صاحب	۲۰
❋	**تعارف و خدمات:** محدث کبیر حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ	۲۳
☐	اسم گرامی	۲۳
☐	تاریخ ولادت	۲۳
☐	جائے ولادت	۲۳
☐	آبائی وطن	۲۳
☐	ابتدائی تعلیم	۲۳
☐	سفر برطانیہ	۲۴
☐	تحفیظ قرآن	۲۴
☐	متوسط تعلیم	۲۴
☐	اعلیٰ تعلیم	۲۵
☐	آپ کے مشہور رفقائے درس	۲۶

☐	افتاء وتخصص فی الفقہ	۲۶
☐	اجازتِ حدیث	۲۷
☐	تدریسی خدمات	۲۸
☐	دارالعلوم بری میں دارالافتاء کا قیام اور بہ حیثیت صدر مفتی تقرر	۲۹
☐	منصب اہتمام اور صدر مدرسی	۳۱
☐	جامعۃ العلم والہدیٰ	۳۱
☐	درس مسند احمد	۳۲
☐	اصلاحی تعلق اور خلافت	۳۲
☐	محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ کے ساتھ خصوصی تعلق	۳۳
☐	آپ کے مشہور تلامذہ	۳۵
☐	تصنیفی خدمات	۳۶
☐	دینی اسفار	۳۷

مکتوب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
	﴿مکتوب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ﴾	
۱	إجازة الحديث الشريف	۴۱

﴿مکتوبات فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱	شغل تدریس حدیث پاک	۴۵
۲	جس کو جس قدر تعلق ہے اس کو اتنا ہی صدمہ ہے	۴۶
۳	ایک نااہل کو گوشۂ گمنامی میں پڑا رہنے دو	۴۷
۴	کاش کہ آپ کی خیریت اور حالات تدریس کا پتہ چل جاتا	۴۸
۵	خدا اسلام کی روشنی سے کفر کی ظلمت کو دور کرے	۴۹

﴿مکتوب فدائے ملت حضرت مولانا سید محمد اسعد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱	آپ کی سعی سے بحمد اللہ کینڈا کا سفر ہو گیا	۵۳

﴿مکتوبات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱	بطن مادر میں تربیت فرمانے والی ذات گرامی پر توکل	۵۷
۲	میرا معمول ایک مرتبہ جوڑنے کے بعد توڑنے کا نہیں ہے	۵۸
۳	(۱) گجرات کے آم پر طبعی ظرافت (۲) تمہارے احسانات ہر وقت تمہاری یاد تازہ کرتے رہتے ہیں	۶۰
۴	حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے والد کی بیماری پر قلق	۶۴
۵	موطئین کی اِسناد اور اجازت	۶۷
۶	فصل مکانی نے فصل قلبی پیدا کر دیا	۷۲

۷	شرح معانی الآثار پر تبصرہ	۷۳
۸	سابق مکتوب کا تکملہ	۷۵
۹	(۱) دفتری کام علمی مشغولی میں بہت زیادہ حارج بنتا ہے (۲) کتاب ''حیات طحاوی'' کے بعض اوہام کی وضاحت	۷۶
۱۰	(۱) عید الاضحی اور قربانی کے بارے میں دریافت احوال (۲) مظاہر علوم میں ایک طالب علم کی ناگہانی وفات کا حادثہ	۷۸
۱۱	''أقيموا صُفوفكم'' کو ''الجماعة للفائت من الصلاة'' ترجمہ سے کیا مناسبت ہے؟	۸۰
۱۲	(۱) مسلم شریف کی سند (۲) تخریجات احادیث	۸۲
۱۳	(۱) سفر عمرہ کے دوران معمولات کی ہدایات (۲) حدیث و متعلقات حدیث کی اہم کتابیں	۹۲
۱۴	عقد مسنون طے ہونے پر مبارکباد اور دعا	۹۹
۱۵	ارسال کردہ چند ہدایا	۱۰۱
۱۶	نواس بن سمعان کلابیؓ کی حدیث کی تخریج	۱۰۲
۱۷	علم حدیث اور متعلقات حدیث کی چند اہم کتابیں	۱۰۴

۱۱۰	حدیث "ترکتکم علی مثل البیضاء لیلها و نہارھا سواء" کے دو مطلب اور قول راجح	۱۸
۱۱۴	والد مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست	۱۹
۱۱۵	والد محترم کا انتقال	۲۰
۱۱۶	سحر کی تکلیف کے سبب بے چینی	۲۱
۱۱۷	تیری یاد کا کوئی وقت مقرر جو نہیں ہے	۲۲
۱۱۸	حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی اولاد کے لیے دعا	۲۳
۱۱۹	ختم بخاری شریف کی اصل	۲۴
۱۲۳	(۱) فن حدیث دربار نبوت سے قرب کا ذریعہ ہے (۲) علم حدیث کی چند کتب کے خصائص	۲۵
۱۲۶	علم حدیث سے متعلق چند سوالات کے جوابات	۲۶
۱۲۹	احوال و اسباق کی فکر	۲۷
۱۳۰	دستی گھڑی	۲۸
۱۳۱	سہارنپور میں اعتکاف رمضان	۲۹
۱۳۲	ہدیہ ملنے پر حصول علم نافع کی دعا	۳۰
۱۳۳	فلکیات کی علمی مہارت کے ساتھ فقہی واقفیت بھی ضروری ہے	۳۱

۳۲	طحاوی شریف کی سند	۱۳۵
۳۳	تم اس قابل نہیں ہو کہ بھلا دوں	۱۳۷
۳۴	حاصل شدہ ہدایا کی تفصیل	۱۳۸
۳۵	روپیہ نہیں بلکہ تمہارا خط زیادہ اہم ہے	۱۴۰
۳۶	خواب میں مجھے حضرت شیخ ؒ کا علم عطا کیا گیا	۱۴۱

﴿مکتوب حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب سہارنپوری مدظلہ العالی﴾

۱	کام میں مواظبت مع الاعتدال بہت ضروری ہے	۱۴۵

﴿مکتوبات قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱	دارالعلوم بری میں ۱۶/ سال سے کم عمر کے بچوں کا داخلہ	۱۴۹
۲	گلہ بھی تجھ سے بہت ہے مگر محبت بھی......	۱۵۱
۳	سحر کے اثرات سے شفایابی	۱۵۴
۴	ہندوستان سے کتابوں کی ترسیل	۱۵۶
۵	بل کی ادائیگی	۱۵۸
۶	طلسماتی اثرات	۱۵۹
۷	حضرت شیخ ؒ کے سفر برطانیہ کی اطلاع	۱۶۰
۸	دارالعلوم بری میں دارالافتاء کا قیام	۱۶۱

۹	اہتمام دار العلوم کے سلسلہ میں چند ہدایات	۱۶۳
۱۰	پریشان کن امور سے دور رہنا ذہنی سکون کا باعث ہے	۱۶۵
۱۱	خدمت دین کے لطف کے آگے دنیا کا عیش بے قیمت ہے	۱۶۷
۱۲	مفتی اعظم پاکستان کے سفر برطانیہ سے پیشتر ہدایات	۱۶۹
۱۳	محبت آمیز تنبیہ	۱۷۰
۱۴	خلافت واجازتِ بیعت مع زرّیں ہدایت برائے خلفاء ومجازین	۱۷۱
۱۵	اہل خانہ کے احوال کی خبر گیری کرتے رہیں	۱۷۳
۱۶	قبول ہدیہ پر تشکر	۱۷۴
۱۷	دار العلوم بری میں شعبۂ تخصص فی الفقہ کا قیام	۱۷۵
۱۸	معتکفین کا خیال	۱۷۶
۱۹	سعودی عرب سے برطانیہ میں روٴیت ہلال کی اطلاع	۱۷۷
۲۰	میری اِس آوارہ گردی سے ان غریبوں کا نقصان نہ ہو	۱۷۹
۲۱	مظاہر علوم میں داخلہ نہ ہو تو واپس آجائیں	۱۸۰
۲۲	کرتہ کا ناپ	۱۸۲
۲۳	ایک راز کی بات	۱۸۳
۲۴	حضرت شیخ ؒ کا رمضان	۱۸۵

۲۵	متفرق ہدایات	۱۸۷
۲۶	مفتی محمود صاحب گنگوہی کی خدمت میں حاضری دیتے رہا کریں	۱۸۹
۲۷	ایک قصہ ناگہانی پر افسوس و معذرت	۱۹۱
۲۸	پرتگال اور اسپین (ہسپانیہ) کے اسفار	۱۹۲
۲۹	حضرت شیخؒ کے مکاتیب کی ترتیب واشاعت	۱۹۴

﴿مکتوبات حضرت مولانا ابراہیم پانڈور صاحب مدظلہ العالی﴾

۱	احوال پرسی	۱۹۹
۲	آج تم یاد بے حساب آئے	۲۰۰
۳	خانۂ خدا کی تعمیر کی فکر	۲۰۱
۴	تحفۂ دعا	۲۰۱
۵	احوالِ شیخ	۲۰۳

﴿مکتوب حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ﴾

۱	(۱) محدث عصر حضرت مولانا یونس صاحب جونپوریؒ کی شرح بخاری پر تبصرہ (۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے وصال پر تعزیت	۲۰۷

﴿مکتوب حضرت مولانا آفتاب احمد صاحب میرٹھی مہاجر مدنی دامت برکاتہم﴾

۱	حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھیؒ کے وصال پر ارسال کردہ تعزیتی مکتوب کا جواب	۲۱۳

۞۞۞۞۞

عرض حال

مولانا یوسف بن مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب
استاذ حدیث جامعۃ العلم والہدیٰ بلیک برن، انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلي على رسوله الكريم، أما بعد:

شوال ۱۴۳۸ھ میں محدث العصر حضرت العلامہ مولانا محمد یونس صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد والد محترم حضرت مفتی شبیر احمد صاحب مدظلہ نے اپنے ایک خطاب میں اپنے محبوب استاذ محدث العصر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خط کا تذکرہ فرمایا۔ بندہ نے گھر آ کر حضرت والد صاحب کے قدیم کاغذات نکالے تو دیکھا کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے متعدد خطوط ہیں، جو علمی وتحقیقی افادات کے ساتھ ساتھ دونوں کے درمیان شدید تعلق ومحبت کا ثبوت دیتے ہیں۔ نیز والد صاحب کے نام حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بعض اکابر کے کچھ خطوط بھی ملے۔ بندہ نے اسی وقت سوچا کہ ان خطوط کو شائع کرنا چاہیے؛ تاکہ ان کے علمی واصلاحی مضامین سے استفادہ کیا جاسکے، اور اس لیے بھی کہ یہ خطوط - بجزء چند کے جو "الیواقیت الغالیۃ" (ج:۲ص:۳۴۰، ۳۵۸، ۴۰۳) میں مطبوع ہیں - کبھی منظر عام پر آئے نہیں ہیں۔

بندہ نے اپنے مشاغل کی وجہ سے محب محترم ومکرم مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی صاحب دامت برکاتہم سے درخواست کی کہ وہ ان خطوط کو ٹائپ کروا کر چھپوا دے۔ بحمدہ تعالی، ان کے ہاں یہ کام آہستہ آہستہ شروع ہوا، اللہ تعالی انہیں جزاء خیر عطا فرمائے۔ اسی دوران محرم الحرام

۱۴۴۱ھ میں استاذ محترم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا، اس وقت بندہ کی نظر حضرت والد صاحب کی ایک دوسری فائل پر پڑی جس میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعدد خطوط تھے، ان خطوط سے دار العلوم بری کے ابتدائی دور، نیز بہت سے اور امور کے متعلق مفید معلومات حاصل ہوئی۔ بندہ نے سوچا کہ ان خطوط کو بھی اس مجموعہ میں شائع کرنا چاہیے؛ اس لیے کہ دار العلوم بری سقوط اندلس کے بعد مغربی یورپ کا سب سے پہلا دینی و تعلیمی ادارہ ہے، اس لیے اس کی تاریخ کی حفاظت کی اشد ضرورت ہے۔

بہر کیف! حضرت مفتی مسعود عزیزی ندوی صاحب دامت برکاتہم کے ہاں ٹائپ کروانے کے بعد بندہ نے اپنے مخلص دوست محب محترم مولانا خلیل احمد قاضی صاحب سے درخواست کی کہ وہ مدینہ اکیڈمی ڈیوز بری میں اپنی زیر نگرانی اس مسودہ کی تصحیح ونظر ثانی کا کام انجام دے۔ یہ ایک وقت طلب کام تھا جس کے لیے کسی ماہر کی ضرورت تھی بوجہ اس کے کہ بعض خطوط کو پڑھنا نہایت دشوار تھا۔ چنان چہ مدینہ اکیڈمی ڈیوز بری کے مدرس مفتی محمد امتیاز حافظی صاحب نے اس کام کو بخوبی انجام دیا، اللہ تعالی ان کی محنتوں کو قبول فرمائے، انہیں دارین میں بہترین بدلہ نصیب فرمائے۔

مولانا خلیل احمد قاضی صاحب سے بندہ نے درخواست کی کہ وہ حضرت والد صاحب کے کچھ حالات بھی اردو میں قلمبند فرمادے، بندہ نے "كتاب الأربعين في الأذان" نیز "المنير في اسم شبير" میں حضرت والد صاحب کے کچھ احوال عربی میں جمع کیے تھے وہ بھی انہیں بھیج دیے۔ مولانا نے نہایت جامع اور مرتب انداز میں حضرت والد صاحب کے حالات تحریر فرمادیے جو قارئین کے سامنے اس مجموعہ میں پیش خدمت ہیں۔

اخیر میں بندہ حضرت اقدس مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم کا تہہ دل سے ممنون ہے کہ حضرت نے اس مجموعہ پر کچھ کلمات بطور تقریظ تحریر فرمادیے، حق تعالی شانہ حضرت مفتی صاحب کے سایہ کو ہم سب پر تادیر قائم رکھے، امت مسلمہ کو حضرت کے علوم سے مستفید فرمائے۔

بندہ یوسف شبیر احمد عفا اللہ عنہ

بلیک برن، یوکے

۱۶/شوال ۱۴۴۲ھ - ۲۸/مئی ۲۰۲۱ء

تقریظ

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

سابق صدر مفتی وحال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلي على رسوله الكريم، أما بعد

اہل اللہ کے ملفوظات اور اُن کے اقوال و ارشادات آج بھی دلوں کی سردمہری کو عشق میں تبدیل کرنے کی تاثیر رکھتے ہیں، اِن کلمات طیبات کو پڑھ کر اور سن کر خدا اور اس کے پاک رسول ﷺ کی محبت ترقی پذیر ہوتی ہے، عمل صالح کا جذبہ بیدار اور آخرت کا یقین تازہ ہوتا ہے، اِن کے ذریعے نہ صرف قرآن وحدیث کی عظمت دل میں جاگزیں ہوتی ہے؛ بلکہ قرآن و حدیث کے بہت سے حقائق ومعارف منکشف ہوتے ہیں۔

بزرگوں کے ارشادات وکلمات جب مکتوبات کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں تو ان کے افادات میں اور اضافہ ہوجاتا ہے، اِن مکتوبات کے آئینہ میں بزرگوں کی قلبی کیفیات کے اندرونی احساسات وواردات کا جلوہ انتہائی آب وتاب کے ساتھ پیش نظر ہوکر دعوت کیف وسرور دیتا ہے، اِن متبرک تحریروں میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادت کی ترجمانی، سلوک واحسان کی طرف رہنمائی، تزکیۂ نفس اور ذکر اللہ کی تلقین، دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی پائیداری کا بیان، اللہ تعالیٰ کے بے پایاں احسانات کی تذکیر اور اس پر اعتماد وتوکل کی ترغیب؛ غرضیکہ وہ تمام اعلیٰ مضامین ہوتے ہیں جن پر عمل پیرا ہونا دارین میں (خصوصاً آخرت میں)

کامیاب زندگی اور ابدی فوز وفلاح کا ضامن ہے۔ اِسی لیے بزرگوں کے ملفوظات کی طرح اُن کے مکتوبات کو ہر دور میں اہمیت دی گئی ہے اور ان کی جمع وترتیب اور طباعت و اشاعت کا اہتمام کیا گیا ہے، اِس سلسلے میں مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ مکتوبات خواجہ معصوم بن شیخ احمد سرہندیؒ اور مکتوبات شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کو خاص شہرت اور اہمیت حاصل ہوئی۔ ہمارے اکابر میں سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ، فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس اللہ اسرارھم کے مطبوعہ مکتوبات بھی اس سلسلۃ الذہب کی سنہری کڑیاں ہیں۔

درس وتدریس، وعظ وتذکیر اور علمی مجالس بھی بلا شبہ افادۂ علمی اور فیض رسانی کے بہترین ذرائع ہیں؛ لیکن اِن سب میں عموماً خطاب عام ہوتا ہے اور حاضرین کی مجموعی اور مشترک دینی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے گفتگو ہوتی ہے، جب کہ مکاتیب میں مکتوب الیہ کے شخصی حالات، دینی وعلمی سوالات اور احسان وسلوک سے متعلق استفسارات کے جوابات ہوتے ہیں، صاحب مکتوب یکسوئی اور دل جمعی کے ساتھ مکتوب الیہ سے مخاطب ہوتا ہے، یہی ذاتی مکاتیب جب شائع ہو کر قدر دانوں کے ہاتھوں میں پہنچتے ہیں تو کتنے ہی تشنگان علوم ومعارف کی سیرابی اور سالکانِ طریقت کی دستگیری اور رہنمائی کا کام انجام دیتے ہیں، پڑھنے والوں کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ خطوط گویا ہمارے ہی لیے تحریر کیے گئے ہیں، اور اِن میں ہمارے ہی امراض کا علاج اور مسائل کا حل تجویز کیا گیا ہے۔

خطوط کی قدر و قیمت کا تعین صاحب مکتوب کے مقام و مرتبہ اور مکتوب الیہ کے علمی شعور، بصیرت اور دونوں کے باہمی تعلق کی نوعیت سے ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں زیرِنظر گرامی نامے ''مکتوبات مشائخ'' بہ نام حضرت مولانا مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب زید مجدہم (سابق استاذ وصدر مفتی دارالعلوم بری انگلینڈ/ استاذ حدیث جامعۃ العلم والہدی بلیک برن، انگلینڈ) کی قدر و قیمت کا اندازہ اُن کے مطالعہ سے کیا جا سکتا ہے۔

دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِن مکتوبات کی اشاعت کو قارئین کے لیے نافع اور مقبول بنائے اور اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو مزید خدماتِ علمیہ و دینیہ کے لیے موفّق فرمائے، آمین۔

أملاہ: العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۱۲/ صفر ۱۴۴۳ھ

بہ قلم: عبدالقیوم راجکوٹی

تأثرات

حضرت مفتی محمد مسعود صاحب عزیزی ندوی
رئیس مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفر آباد، سہارنپور

الحمدللہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سید الأولین و الآخرین محمد و آلہ و صحبہ أجمعین، أما بعد:

خط وکتابت اور مراسلت کی ہر زمانہ میں اہمیت رہی ہے اور اس صنف سے بڑے بڑے معرکے سر کیے گئے ہیں اور بڑی بڑی مہموں کو فتح کیا گیا ہے اور اب تک اس ذریعہ کی اہمیت وافادیت کا ہر ایک صاحب نظر کو اعتراف رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں خطوط کی جمع وترتیب کا اہتمام رہا ہے اور ادباء محققین، اہل علم مصنفین کے شاگردوں نے اپنے مربی علماء کرام کے خطوط کو جمع کرکے شائع کیا ہے۔

خط کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مد ظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں:

’’سماجی اور دینی تعلقات کی صورت میں ایک کو دوسرے سے ملاقات کرنے اور زندگی کے انفرادی یا دینی معاملات میں مشورہ کرنے اور مشورہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے، یہ ایک انسانی اور اہم ضرورت ہے، اس کے ذریعہ انسان انسان سے سیکھتا ہے اور پھر اس کی بنیاد پر اس کے اخلاق وکردار کی تشکیل میں مدد ملتی ہے، پڑھنے لکھنے والے معاشرہ میں اس ضرورت کو خط وکتابت کے ذریعہ بھی پورا کیا جاتا ہے‘‘۔

اگرچہ آج کل کے دور میں موبائیل اور ٹیلی فون نے خطوط اور نظام ڈاک پر زبردست اثر ڈالا ہے جس سے خطوط کا سلسلہ موقوف ہی نہیں ؛ بلکہ بڑی حد تک متروک ہوتا جارہا ہے اور نئی نسل مکتوبات کی شکل میں عملی ذخیرہ سے محروم ہوتی جارہی ہے ۔مکتوبات جمع کرنا کوئی نئی چیز اور بدعت نہیں ہے ؛ بلکہ کارِحسن اور امرِمحمود ہے، ہمیں اس کی مثال مکتوبات امام ربانی، مکتوبات شیخ شرف الدین یحییٰ منیری، مکتوبات علامہ سید سلیمان ندوی، مکتوبات مولانا ابو الکلام آزاد اور مکتوبات مفکر اسلام وغیرہ کی شکل میں ملتی ہے ۔ان میں یہ کتاب ''مکتوبات مشایخ'' ایک قابل قدر اور قیمتی اضافہ ہے، جس میں برطانیہ کے عظیم محدث اور جلیل القدر عالم دین مفتی شبیر احمد صاحب شیخ الحدیث جامعۃ العلم والہدیٰ بلیک برن کے نام اکابرین امت ومشایخ عظام کے اہم خطوط ہیں ۔

اس مجموعہ میں جہاں علمی فوائد اور بے تکلف مراسلاتی ادب کی رعایت موجود ہے وہیں صاحب مجموعہ کے علمی وادبی ذوق اور اہل علم سے ان کے تعلقات اور جستجوئے حق وصواب کا پتہ بھی چلتا ہے ۔

مکتوبات کے اس مجموعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مختلف نوع کے خطوط کو اس میں جمع کردیا ہے ۔خطوط بھی ادب کا ایک شاہکار ہوا کرتے ہیں، خط لکھنے والا اگر ادیب یا مفکر ہو تو اس کی تحریر میں اس کی فکروادب کی جھلک نظر آتی ہے اور اس کے وجدان وشعور کی عکاسی ہوا کرتی ہے اور پھر وہ خطوط ایک طاقت ور اور مؤثر موضوع ثابت ہوتے ہیں ۔

یہ خطوط جس شخصیت کے نام ہیں وہ اِس وقت کی عظیم شخصیت، موفّق من اللہ، آیۃ من آیات اللہ، اپنے وقت کے پابند، جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین متین کی خدمت میں صرف

ہوااوراب بھی وہ اپنے کام اور وقت کی پابندی کے حساب سے تاریخ رقم کررہے ہیں اور ریکارڈ بنارہے ہیں اور بہت سے نوجوانوں کے لیے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں، ایسے اللہ کے ولی کے نام یہ خطوط اپنی معنوی حیثیت کی وجہ سے بہت اہم مقام رکھتے ہیں اور جو حضرات یہ خطوط لکھنے والے ہیں وہ وقت کی عظیم ہستیاں اور وقت کے امام ہیں، جو ہند ہی میں نہیں ؛ بلکہ بیرون ہند بھی معروف ومشہور ہیں اور دنیاان کی عظمت اور مقام کی بلندی کی قائل ہے؛اس لیے حضرت مفتی صاحب کے چاہنے والوں خاص طور سے مولانا خلیل احمد قاضی اور مولانا امتیاز حافظی نے مولانا یوسف شبیر کی توجہ وعنایت سے ان کو ایک جگہ کتابی شکل میں جمع کرکے شائع کرنے کا پروگرام بنایا، جس پر ان حضرات کو مبارک باد دی جاتی ہے اوران کی اس کاوش کی قدر کی جاتی ہے،قارئین کو ایسے بزرگوں کے خطوط حاصل کرکے پڑھنا چاہئیں اور عبرت حاصل کرنی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ خطوط کے اس مجموعہ کو مفید بنائے اور حضرت والا کی عمر میں برکت عطا فرمائے،آمین۔

وکتبہ

محمد مسعود عزیزی ندوی

رئیس مرکز الاحیاء الفکر الاسلامی

مظفرآباد،سہارنپور

۲۸/صفر ۱۴۴۳ھ - ۵/اکتوبر ۲۰۲۱ء

تقدیم

مولانا خلیل احمد قاضی صاحب

مہتمم مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری، انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندویؒ لکھتے ہیں:

''مشائخ و بزرگانِ دین اور علماء و مصلحین کے مکاتیب و رسائل کے مجموعے قدیم زمانے سے پائے جاتے ہیں، یہ خطوط ان کے دلی جذبات اور اصلی خیالات کا آئینہ ہوتے ہیں، اور بعض اوقات یہ مجموعے ان کے صحیح حالات وخیالات اور ان کی دعوت وتحریک کے اصلی محرکات معلوم کرنے کا ان کی سوانح وسیر کے مقابلہ میں زیادہ مستند ذریعہ سمجھے جاتے ہیں؛ اس لیے کہ سوانح اور سیرتیں دوسرے اشخاص کی مرتب کی ہوئی ہوتی ہیں اور ان میں ان کے مصنفین کے ذوق رجحان کا اچھا خاصا دخل ہوتا ہے، کم سے کم ترجمانی اور استنباط تمام تر مصنفین کی طرف سے ہوتا ہے اور اپنے ذوق رجحان سے بالکل آزاد اور مجرد ہو جانا نہایت مشکل بات ہے۔''

(مکاتیب حضرت مولانا الیاسؒ، ص: ۳)

اس کے علاوہ خطوط کے ذریعہ صاحب مکتوب اور مکتوب الیہ کے آپسی تعلق اور قلبی عقیدت کا بھی بخوبی علم ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندویؒ نے اپنے استاذ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ سے اپنے تعلق کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''میں مولانا کے مکتوبات پڑھتا ہوں تو ان کی پدرانہ شفقت اور مربیانہ عنایت کو دیکھ کر دل پر چوٹ لگتی ہے۔ یہ خطوط قلب حزیں کی تسکین اور یاس و دل شکستگی کے شدید حملوں کے وقت سکون وتقویت کا بڑا ذریعہ ہیں ؎

بہر تسکین دل نے رکھ لی ہے غنیمت جان کر
جو بوقت ناز کچھ جنبش ترے ابرو میں تھی

(پرانے چراغ حصہ اول،ص:۱۶۱)

سرزمین برطانیہ سے حضرات اکابر کے مکتوبات کی ترتیب و اشاعت کا مبارک سلسلہ سب سے پہلے قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ نے شروع فرمایا،آپؒ نے مکتوبات کے تین عظیم مجموعے اپنی حین حیات مرتب فرما کر نشر کیے:(۱)مکاتیب شیخ الحدیث: یہ کتاب کل ۳۷۱/خطوط کا مجموعہ ہے جو قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنیؒ نے اپنے وقت کے کبار اہل علم،مشایخ اور صلحاء کے نام تحریر فرمائے تھے۔(۲)محبت نامے: تین ضخیم جلدوں پر مشتمل یہ کتاب ۱۵۶/خطوط کا مجموعہ ہے جو قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنیؒ نے اپنے دو چہیتے شاگرد اور خلیفہ قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ اور قطب افریقہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحبؒ کے نام تحریر فرمائے تھے۔(۳)عنایت نامے: یہ ضخیم کتاب شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے نام حضرات اکابر،آپ کے اساتذہ،تلامذہ،خلفاء اور اہل عقیدت کی طرف سے لکھے گئے تقریباً ۴۵۹/خطوط کا مجموعہ ہے۔

اس کے علاوہ برکۃ العصر حضرت مولانا ہاشم صاحب جوگواڑی -أدام اللّٰہ فیوضه و أطال عمره بالصحة و العافية- **نے مکتوبات کا ایک مجموعہ بنام "میرے حضرت کے خطوط" شائع کیا جو آپ کے شیخ و مرشد قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی** رحمہ اللہ **کے ۱۰۴/خطوط اور دیگر مشایخ وقت کے ۵۷/مکتوبات پر مشتمل ہے۔**

زیر نظر کتاب "مکتوبات مشایخ" بھی اسی بابرکت سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو استاذ محترم محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ کے نام مشایخِ وقت کے لکھے ہوئے ۸۰/مکتوبات کا قیمتی مجموعہ ہے۔ ان مکتوبات کو پڑھنے کے بعد ہی صحیح اندازہ ہوسکتا ہے کہ ان مشایخ کو حضرت مفتی صاحب مدظلہ سے کس قدر تعلق و محبت اور ان کی آپ پر کس درجہ شفقتیں، عنایتیں اور توجہات رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اس مجموعۂ مکتوبات کو بھی شرف قبولیت سے نوازے اور حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے علم و عمل، صحت، عمر اور جان و مال میں بعافیت برکت عطا فرمائے اور ان کی تمام علمی خدمات اور کاوشوں کو قبول فرمائے، آمین۔

خلیل احمد قاضی

خادم مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری، انگلینڈ

مؤرخہ: ۱۳/شوال/۱۴۴۲ھ - ۲۵/مئی/۲۰۲۱ء

تعارف وخدمات

محدث کبیر حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب دامت برکاتہم

مرتب: مولانا خلیل احمد قاضی صاحب

(۱) اسم گرامی:

شبیر احمد بن احمد بن اسماعیل۔ خاندانی لقب: پٹیل۔

چوں کہ آپ کے والدِ بزرگوار کا شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ سے خصوصی تعلق تھا؛ بایں نسبت انھوں نے اپنے لختِ جگر کا نام "شبیر احمد" تجویز فرمایا۔

(۲) تاریخ ولادت:

۱۱/شوال/۱۳۷۶ھ مطابق: ۱۱/مئی/۱۹۵۷ء۔

(۳) جائے ولادت:

آپ کی ولادت براعظم افریقہ کے ملک ملاوی کے قدیم دار الحکومت شہر "زومبا" (Zomba) میں ہوئی۔

(۴) آبائی وطن:

جوگواڑ، ضلع: نوساری، گجرات، انڈیا۔

(۵) ابتدائی تعلیم:

آپ نے مکتب کی ابتدائی تعلیم زومبا میں اپنے والد حاجی احمد صاحبؒ کے پاس حاصل کی، جب کہ عربی کی ابتدائی کتابیں حاجی باپو صاحبؒ اور حضرت مولانا ولی صاحبؒ سے پڑھیں۔

(٦) سفر برطانیہ:

۱۹۶۹ء میں جب آپ کی عمر ۱۲ / سال کی تھی آپ نے اپنے والد صاحب کے ہمراہ حج کرتے ہوئے بغرض حفظ قرآن برطانیہ کا سفر کیا۔ برطانیہ میں چند ماہ قیام کے بعد والد صاحب ملاوی واپس ہوئے اور صاحب زادہ کو بولٹن شہر میں بہ غرضِ تعلیم دین اپنے داماد حضرت مولانا ہاشم صاحب جوگواڑی دامت برکاتہم کے پاس چھوڑ دیا۔

(۷) تحفیظ قرآن:

آپ کے بہنوئی حضرت مولانا ہاشم صاحب جوگواڑی دامت برکاتہم اُس وقت طیبہ مسجد، بولٹن کے امام وخطیب تھے۔آپ نے ان ہی کے پاس رہ کر حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی، اور دوسرے سال قرآن کریم کے دور کے ساتھ فارسی کی ابتدائی کتب بھی پڑھیں۔

(۸) متوسط تعلیم:

۱۹۷۵ء میں آپ نے قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب نور اللہ مرقدہ کے قائم کردہ سرزمین یورپ کے اولین مدرسہ دار العلوم العربیہ الاسلامیہ بری میں داخلہ لیا، یہ دار العلوم بری کے قیام کا ابتدائی زمانہ تھا۔آپ نے دار العلوم میں ایک سال رہ کر یک بہ یک چند کتابیں پڑھیں، بانی دار العلوم بری حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ آپ کے استاذ خاص تھے،آپ نے ان سے ہدایۃ النحو (چند ابواب) علم الصیغہ ،ترجمہ قرآن ،المعلقات السبع اور ہدایہ اولین پڑھیں۔ان کے علاوہ حضرت مولانا قاری اسماعیل صاحب سمنیؒ سے آپ نے علمِ قراءت وتجوید حاصل کیا۔

۱۹۷۶ء میں آپ نے پاکستان کا سفر فرما کر وہاں کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ علوم اسلامیہ

بنوری ٹاؤن میں داخلہ لیا۔اُس وقت امام العصر علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے تلمیذ رشید اور جامعہ کے بانی علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ بہ قید حیات تھے۔آپ جامعہ میں بڑی محنت ولگن، یکسوئی اور انہماک کے ساتھ حصول علم میں لگے رہے۔یہاں آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا حبیب اللہ مختار شہید صاحبؒ، حضرت مولانا محمد صاحبؒ، حضرت مولانا انور صاحب بدخشانیؒ اور حضرت مولانا بدیع الزمان صاحبؒ قابل ذکر ہیں۔

جامعہ بنوری ٹاؤن میں دوران تعلیم آپ نے علامہ سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ کی مجالس ودروس میں بھی شرکت فرما کر اکتساب فیض کیا۔

۱۹۷۷ء میں آپ بیماری کی وجہ سے بادل ناخواستہ پاکستان سے برطانیہ واپس ہوئے اور دارالعلوم بری میں عربی پنجم تک تعلیم حاصل کی۔

(۹) اعلٰی تعلیم:

۱۹۷۸ء میں آپ نے ہندوستان کی مشہور اور قدیم علمی درسگاہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ لیا اور وقت کے جلیل القدر اساتذہ سے استفادہ کیا۔آپ نے مشکوۃ المصابیح مکمل حضرت مولانا سید محمد سلمان صاحب مظاہریؒ سے پڑھی، جلالین حضرت مولانا یعقوب صاحب سہارنپوریؒ سے، ہدایہ ثالث حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب دامت برکاتہم سے جب کہ ہدایہ رابع حضرت مولانا وقار صاحب سہارنپوریؒ سے پڑھی۔

اس کے بعد دورۂ حدیث شریف کے سال میں آپ نے صحیحین اور موطا امام محمد محدث عصر حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ سے پڑھیں، جب کہ سنن ترمذی وشمائل ترمذی حضرت مفتی مظفر حسین صاحب اجراڑویؒ سے اور ابو داؤد حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب

دامت برکاتہم سے پڑھی، سنن نسائی اور ابن ماجہ کا کچھ حصہ اور موطا امام مالک مکمل حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز صاحبؒ سے اور شرح معانی الآثار بیشتر حضرت مفتی سید محمد یحیی صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی۔

آپ نے درس نظامی سے فراغت ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۹۸۰ء میں حاصل کی، اور دورۂ حدیث کی کلاس میں ڈھائی سو طلبہ میں آپ کو اول نمبر سے کامیابی کی سعادت ملی۔

(۱۰) آپ کے مشہور رفقائے درس:

- مولانا محمد یوسف صاحب ٹنکاروی (شیخ الحدیث دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر، گجرات)
- مولانا عبدالرشید بن حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بلیاوی (استاذ مدرسہ کاشف العلوم مرکز نظام الدین، دہلی)
- مولانا ردیف الرحمن صاحب دربھنگوی (بانی و ناظم مدرسہ خلیلیہ، رتن پور، دربھنگہ، بہار)
- مولانا احمد ضیاء الدین صاحب رامپوری
- مولانا محمد ادریس صاحب اعظمی

(۱۱) افتاء و تخصص فی الفقہ:

عالمیت سے فراغت کے بعد آپ نے شعبۂ افتاء میں داخلہ لیا جہاں درمختار اور رسم المفتی حضرت مفتی مظفر حسین صاحب اجراڑویؒ سے جب کہ سراجی فی المیراث حضرت مولانا وقار صاحب سہارنپوریؒ سے پڑھی۔ فتاوی نویسی کی مشق حضرت مفتی سید محمد یحییٰ صاحب سہارنپوریؒ سے کی، نیز آپ نے فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ سے بھی استفادہ کیا۔ آپ کے شعبۂ افتاء کے رفقاء میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ٹنکاروی، مفتی محمد بن حضرت مفتی یحییٰ

صاحب اور مفتی غلام صاحب قابل ذکر ہیں۔

(۱۲) اجازتِ حدیث:

آپ کو اپنے اساتذہ کرام کے علاوہ جن علماء ومشائخ سے اجازت حدیث حاصل ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

- قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنیؒ

حضرت شیخؒ سے آپ کو تحریری اجازت حاصل تھی، نیز جب ۱۹۸۱ء میں حضرت شیخؒ دارالعلوم بری میں اختتام بخاری کے لیے تشریف لائے تو اس مجلس میں حضرت مفتی صاحب نے حدیث مسلسل بالاولیت مع اسناد قراءت کی جس کے بعد حضرت شیخؒ نے ارشاد فرمایا: "وأنا أقول: أول حديث سمعتُ من شيخي وأستاذي مولانا خليل أحمد"۔ اِن الفاظ کے ذریعہ حضرت شیخؒ اجازت حدیث بالاولیت مرحمت فرماتے تھے۔

- فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ (سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند)
- حضرت مولانا احمد علی صاحب سورتیؒ (لیسٹر، انگلینڈ)
- علامہ قاضی محمد مرشد بن عابدینؒ (دمشق، شام)
- شیخ عبدالرحمن بن عبدالحیّ کتانیؒ (فاس، المغرب)
- شیخ عبداللہ تلیدیؒ (طنجہ، المغرب)
- شیخ محمد نورالدین بن محمد صالح الخطیب (دمشق، شام)
- شیخ محمد مطیع الحافظ (دمشق، شام)
- شیخ قاسم بن ابراہیم بن حسن الحسینی (مکۃ المکرمۃ)

- حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب کاندھلویؒ (کاندھلہ، انڈیا)
- حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودرویؒ (سابق رئیس دار العلوم فلاح دارین، ترکیسر، انڈیا)
- حضرت مولانا اسماعیل واڈی والا صاحبؒ (بلیک برن، انگلینڈ)
- حضرت مولانا حسن صاحب ٹائیؒ (والسال، انگلینڈ)
- شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم (کراچی، پاکستان)
- حضرت مولانا یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم (ڈیوزبری، انگلینڈ)
- حضرت مولانا مظہر بن حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم (کراچی، پاکستان)
- شیخ نظام بن محمد صالح یعقوبی حفظہ اللہ (بحرین)
- شیخ حامد بن احمد بن اکرم البخاری حفظہ اللہ (مدینہ منورہ)

اس مقام پر یہ بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء میں شیخ حامد بن احمد بن اکرم البخاری کا برطانیہ کا دورہ ہوا جس میں آپ نے مختلف شہروں میں دروس حدیث اور اجازت حدیث کی مجالس میں شرکت فرمائی۔ ۲۹/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۱/ اگست/ ۲۰۱۸ء کو بہ مقام مسجد حراء ڈیوزبری میں علماء وطلبہ کی ایک خصوصی مجلس میں "الاوائل السنبلیہ" کی قراءت ہوئی، اس مجلس میں شیخ حامد نے اعلان فرمایا کہ برطانیہ کے "شیخین فی الحدیث" میرے پاس آگے آجائیں، "شیخین" سے ان کی مراد استاذ محترم حضرت مفتی شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا ایوب صاحب سورتی دامت برکاتہم تھے۔

(۱۳) تدریسی خدمات:

شعبۂ افتاء سے فراغت کے فوراً بعد آپ نے ۱۹۸۱ء میں تدریسی خدمات کا آغاز

اپنے مادرِ علمی دارالعلوم بری سے کیا۔ دارالعلوم کے بانی ومہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے ایماء پر آپ نے درس نظامی کی اکثر وبیشتر کتابیں پڑھائی۔ کتب حدیث میں ۱۹۸۱ء سے دس سال تک مکمل مسلم شریف اور پچیس سال تک مکمل ترمذی شریف کی تدریس کا شرف حاصل ہوا، جب کہ دس سال تک بخاری شریف کے مختلف اجزاء کی تدریس آپ سے متعلق رہی، آپ نے ان دس سالوں کے دوران بخاری شریف کے ہر ہر جزء کا درایۃً درس دیا، بایں طور آپ کو مجموعی حیثیت سے مکمل بخاری شریف کی تدریس کی سعادت بھی حاصل ہوئی، نیز سنن ابن ماجہ، موطّین، شرح معانی الآثار اور مشکوۃ المصابیح بھی آپ کے زیرِ تدریس رہیں۔

مندرجہ ذیل کتابیں بندہ نے دارالعلوم بری میں تعلیمی دورانیہ ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۵ء میں حضرت مفتی شبیر احمد صاحب مدظلہ سے پڑھیں: ترجمہ قرآن کریم (نصف ثانی) کنز الدقائق، جلالین اول، مشکوۃ المصابیح ثانی، سنن ترمذی اور موطّین۔ آپ کے درس کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ آپ ابتدائے سال کے افراط اور آخرِ سال کی تفریط سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے وسطیت واعتدال کے ساتھ پورا سال ہر کتاب کو از اول تا آخر مفصل ومدلل طریقہ پر پڑھاتے ہیں۔

(۱۴) دارالعلوم بری میں دارالافتاء کا قیام اور بہ حیثیت صدر مفتی تقرر:

آپ کی فراغت کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ نے دارالعلوم بری میں دارالافتاء کا شعبہ قائم کیا اور ۱۹۸۱ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ پورے ملک میں اعلان جاری کیا کہ مسلمان اپنے روزمرہ کی عبادات ومعاملات کے جمیع مسائل میں اس دارالافتاء سے راہنمائی حاصل کرے۔

ذیل میں اُس اشتہار سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے جس سے شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کا حضرت مفتی شبیر احمد صاحب پر اعتماد و افتخار کا بہ خوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

''اس ضرورت کو اہل دار العلوم نے محسوس کرکے دار العلوم کے ایک ذی استعداد طالب علم جنھوں نے اس ملک میں رہ کر سکینڈری سرکاری اسکول میں تعلیم حاصل کی اور حفظ قرآن، نحو، صرف، فقہ، ادب وغیرہ یہاں دار العلوم کے اساتذہ سے پڑھا اور انہیں مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے ایشیا کی اپنی نوعیت کی منفرد عظیم درسگاہ مظاہر علوم سہارنپور بھیجا جہاں انھوں نے دو سال حدیث پڑھی اور سند فراغت حاصل کی، اس کے بعد اہل دار العلوم کے مشورے سے مظاہر علوم ہی میں مزید قیام کرکے انھوں نے افتاء (مفتی) کے نصاب کو پورا کرکے مفتی کی سند حاصل کی اور وہ بحمد اللہ مظاہر علوم سے عالم اور مفتی کی سند حاصل کرکے اب یہاں دار العلوم میں درس حدیث دیتے ہیں اور آنے والے سوالات کا جواب بھی لکھتے ہیں، جن کا اسم گرامی مفتی شبیر احمد صاحب ہے۔ موصوف اردو، گجراتی، انگریزی تینوں زبانیں لکھ پڑھ لیتے ہیں؛ اس لیے قارئین سے درخواست ہے کہ دینی مسائل میں مفتی صاحب کی طرف رجوع فرماویں۔''

الحمدللہ! مفتی صاحب نے اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیا اور تقریبا/ ۳۵ پینتیس سال تک صدر مفتی کے منصب پر فائز رہے اور اس دوران آپ دار الافتاء کے طلبہ کو افتاء کی تعلیم و مشق بھی کراتے رہے۔ اس طویل مدت میں لکھے ہوئے فتاویٰ کی تعداد ڈھائی ہزار سے متجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ زود از زود اِن عظیم فتاوی کی ترتیب و اشاعت کے اسباب مہیا فرمائے۔ وماذلک علی اللہ بعزیز۔

حضرت مفتی صاحب کی فقاہت اور مسائل پر تدبر کا اس سے بھی اندازہ ہوسکتا ہے کہ

۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۴ء میں جمعیۃ العلماء برطانیہ نے صبح صادق واختتام سحری کے وقت کی تعیین کے فقہی حل کے لیے فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کو مدعو کیا، جس میں ملک بھر کے علماء کے علاوہ ایک سو سے زائد اسلامی سوسائٹی والوں نے شرکت کی اور علماء کرام کا ایک متفقہ فیصلہ وجود میں آیا، اس پر فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ، حضرت مولانا یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم، حضرت مفتی مقبول احمد صاحبؒ کے ساتھ حضرت مفتی شبیر احمد صاحب کے بھی دستخط موجود ہے۔

(۱۵) منصب اہتمام اور صدر مدرسی:

حضرت مفتی صاحب دارالعلوم کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف صاحب متالاؒ کے حسب ایماء پندرہ سال سے زائد مدت تک مدرسہ کے اہتمام اور صدر مدرس کے اہم عہدوں پر بھی فائز رہے۔

(۱۶) جامعۃ العلم والہدیٰ:

دارالعلوم بری میں ایک طویل مدت تک تدریسی خدمات کی انجام دہی کے بعد ۲۰۱۴ء میں حضرت مفتی صاحب نے اپنے مقامی شہر بلیک برن میں اپنے ایک شاگرد کے قائم کردہ مدرسہ جامعۃ العلم والہدی میں تدریسی خدمات کی پیش کش کو فراخ دلی سے قبول فرمایا، آپ اُس وقت سے لے کر تاحال اس مدرسہ میں بخاری شریف، سنن نسائی، سنن ترمذی اور سنن ابوداؤد کے دروس کے علاوہ دارالافتاء میں فتاوی نویسی کی اہم خدمت انجام دے رہے ہیں۔

(۱۷) درس مسند احمد:

رمضان ۱۴۴۱ھ/ اپریل ۲۰۲۰ء سے آپ نے علماء وطلباء کی درخواست؛ بلکہ اصرار پر مسند احمد کے درس کا سلسلہ شروع فرمایا تھا، ہمارے اندازہ کے مطابق برطانیہ کی تاریخ میں اول مرتبہ مکمل مسند احمد کا درس ہوا ہوگا، یہ درس بہ غرض افادۂ عامہ آن لائن بھی نشر کیا جاتا رہا؛ اس طور پر مقامی اہل علم وطلبہ کے علاوہ دنیا بھر کے علماء وطلباء نے آپ کے علوم وفیوض سے استفادہ کیا۔ درس مسند احمد کا یہ بابرکت سلسلہ مکمل ایک سال کے بعد رمضان ۱۴۴۲ھ/ اپریل ۲۰۲۱ء میں اختتام پذیر ہوا، الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی جمیع مساعی کو قبول فرمائے، آمین۔

(۱۸) اصلاحی تعلق اور خلافت:

حضرت مفتی صاحب کے شیخ اول قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے ہاتھ پر آپ نے ۱۹۸۰ء میں فیصل آباد، پاکستان میں قیام رمضان کے دوران بیعت کی تھی۔ حضرت شیخ ؒ کے انتقال کے بعد آپ نے اپنے استاذ ومربی قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب ؒ سے رجوع فرمایا اور سلوک کے باقی مراحل طے فرما کر بہت جلد خلافت واجازت حاصل کی۔ حضرت مفتی صاحب کا شمار شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب ؒ کے متقدمین خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ کے شیخ ومرشد حضرت مولانا یوسف متالا صاحب نے آپ کو بذریعہ خط اجازت وخلافت سے نوازتے ہوئے تحریر فرمایا:

''پچھلے سال ماہِ مبارک میں سفر مدینہ منورہ کے موقع پر وہاں کے قیام میں روضۂ اقدس علی صاحبہا الف الف تحیۃ پر حاضری کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے استفسار کیا تھا کہ یا

رسول اللہ! جس کا مجھ سے اصلاحی تعلق ہے میری نااہلی کی وجہ سے وہ محروم نہ رہیں، بعض حضرات کے متعلق وہاں سے اہلیت کا اشارہ فرمایا گیا تھا، جن میں آپ بھی ہیں؛ اس لیے توکلاً علی اللہ میں آپ کو بیعت کی اجازت دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ وہاں کی تصدیق آپ کے لیے مبارک فرمائے، علم وروحانیت دونوں میں ترقی عطا فرمائے، آپ کے ذریعہ سلسلہ کے فیض کو عام وتام فرمائے''۔

آپ کے شیخ ومرشد حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کو آپ پر اس درجہ اعتماد تھا کہ آپ کو کئی سال تک ماہ مبارک میں قیام حرمین کی غرض سے دارالعلوم بری سے جانے والے معتمرین کے قافلہ کا امیر مقرر فرمایا، نیز ایک مدت تک آپ نے اپنے شیخ کے حکم پر رمضان المبارک کا پورا مہینہ دارالعلوم کی مسجد میں اعتکاف فرمایا اور شیخؒ کی عدم موجودگی میں متوسلین ومعتکفین کی سرپرستی ورہنمائی فرمائی۔

(۱۹) محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ کے ساتھ خصوصی تعلق:

محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ سے آپ کو خصوصی تعلق؛ بلکہ آخری درجہ کا عشق تھا۔ مظاہر علوم سہارنپور میں طالب علمی کے دور میں آپ اوقات تعلیم کے علاوہ خارجی اوقات اکثر حضرت جونپوریؒ کی صحبت وخدمت میں گزار کر شیخ کے علمی وروحانی فیوض سے مستفیض ہوتے، نیز درس نظامی سے فراغت کے بعد بھی صرف اپنے محبوب شیخ کی ملاقات وزیارت کی غرض سے آپ کی بہ کثرت برطانیہ سے ہندوستان آمد رہی، دوران قیام آپ نے ایک سے زائد مرتبہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ مل کر شیخؒ کے ذاتی کتب خانہ کی ترتیب ونظم کا

کام کیا،علاوہ ازیں بہ ذریعہ خطوط بھی آپ نے اپنے شیخؒ سے تعلقات کو مربوط رکھا۔آپ حضرت جونپوریؒ کے منظورِ نظر تھے، شیخ آپ کو دل وجان سے محبوب رکھتے اور حد درجہ شفقت وعنایت فرماتے تھے۔آپ سے شیخ کی محبت وقرب کا اندازہ ان خطوط سے بہ خوبی ہوسکتا ہے جو شیخ نے آپ کے نام تحریر فرمائے ہیں؛ چناں چہ ایک مکتوب میں شیخ تحریر فرماتے ہیں:

''تم نے کہا ہے کہ آپ کے احسانات یاد آتے رہتے ہیں، میرا کیا احسان ہوتا، تمہارے ہی احسانات ہیں جو ہر موقع پر یاد آتے رہتے ہیں، اور تمہاری یاد ہر وقت تازہ کرتے رہتے ہیں، اب تو تم میں اور مجھ میں بعد المشارق والمغارب ہوگیا ہے دیکھیے! کب ملاقات ہو''۔

ایک اور خط میں شیخؒ نے آپ کے تئیں اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے:

''میرے پیارے! مجھے تو تجھ سے اپنے دل وجان سے محبت ہے، اور تمہارے صلاح وفلاح کا متوقع رہتا ہوں، برابر خطوط لکھتے رہنا، اگر میری طرف سے تاخیر ہو تو بیماری یا بہت ہی مصروفیت پر محمول کرنا، میرا معمول ایک مرتبہ جوڑنے کے بعد توڑنے کا نہیں ہے۔ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں چارپائی پر لیٹا ہوں اور تم نیچے بیٹھے اور تمہارے ہونٹوں پر کچھ تنکا سا لگا ہے، اور میں انہیں انگلیوں سے صاف کر رہا ہوں، صبح بیدار ہونے پر یہ خیال آیا کہ اب تم سے کہاں ملاقات ہوسکتی ہے، میں سہارنپور ہوں اور تم بروز بدھ ۲۸ر شعبان کو لندن اڑنے والے ہو''۔

ایک اور مکتوب میں شیخؒ نے تحریر فرمایا ہے:

''تم ایسے نہیں ہو کہ جلدی بھول جاؤں، خیال ہے کہ ساری عمر ہی یاد رہو گے''۔

آپ کو حضرت جونپوری ؒ سے شرف تلمذ و خدمت کے علاوہ تصوف میں اجازت و خلافت بھی حاصل ہے۔

(۲۰) آپ کے مشہور تلامذہ:

تقریباً چالیس سال پر محیط آپ کے تدریسی دور میں بے شمار حضرات کو آپ سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا؛ بلکہ برطانیہ میں موجود کثیر تعداد میں علماء کرام آپ کے بلاواسطہ یا بالواسطہ شاگرد ہیں، ان میں سے چند مشہور تلامذہ یہ ہیں:

- حضرت مولانا مفتی عبدالصمد صاحب منوبری (بانی و شیخ الحدیث جامعۃ العلم والہدی، بلیک برن)
- حضرت مفتی صوفی طاہر واڈی صاحب (صدر مفتی و استاذ حدیث دارالعلوم بری)
- حضرت مولانا عبدالرحیم لمباڈا صاحب (بانی و شیخ الحدیث رحیمی اکیڈمی، بولٹن)
- حضرت مولانا سلیم دھورات صاحب (بانی و شیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر)
- حضرت مولانا فضل حق واڈی صاحب (بانی و شیخ الحدیث جامعۃ الکوثر، لانکسٹر)
- حضرت مفتی ابراہیم راجا صاحب (استاذ تفسیر و حدیث دارالعلوم بری)
- حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرحمن منگیرا صاحب (استاذ حدیث زکریا اکیڈمی، لندن)
- حضرت مولانا ڈاکٹر محمود چاندیا صاحب (استاذ حدیث دارالعلوم، بولٹن)
- حضرت مولانا اسماعیل راجا صاحب (مہتمم و استاذ حدیث جامعۃ الامام محمد زکریا، بریڈفورڈ)
- حضرت مولانا محمد سیدات صاحب (بانی و ناظم امہ ویلفر ٹرسٹ، بولٹن)
- حضرت مولانا مفتی سیف الاسلام صاحب (مہتمم و استاذ حدیث جامعہ خاتم النبیین، بریڈفورڈ)
- حضرت مولانا ریاض الحق صاحب (بانی و استاذ حدیث الکوثر اکیڈمی، لیسٹر)

- حضرت مولانا احمد علی صاحب (بانی و مہتمم المعہد الاسلامی، بریڈفورڈ)
- حضرت مولانا آزاد علی صاحب (استاذ حدیث مدینۃ العلوم، کیدرمنسٹر)
- حضرت مولانا یونس دودھ والا صاحب (ناظم اعلیٰ حلال مانیٹرنگ کمیٹی، یوکے)
- حضرت مولانا حبیب الرحمٰن رؤوف صاحب (امام وخطیب جامع مسجد، ایڈن برگ، اسکاٹ لینڈ)
- حضرت مولانا ڈاکٹر منصور علی صاحب (کارڈیف یونیورسٹی)

(۲۱) تصنیفی خدمات:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبان و بیان پر قدرت کے ساتھ تحریر کا سلیقہ بھی عطا فرمایا ہے۔ آپ نے عربی، اردو اور انگریزی زبان میں قابل قدر تصنیفی خدمات انجام دی ہیں جن میں سے چند ذیل میں مذکور ہیں:

(۱) كتاب الأربعين في الأذان (مطبوع مع شرحه بالعربية المسمى بـ "تنشيط الآذان من كتاب الأربعين في الأذان لنجله الشيخ يوسف شبير أحمد)

(۲) كتاب الأربعين في فضائل الشام وأهلها (عربی مع انگریزی ترجمہ وشرح)

(۳) كتاب الأربعين في فضائل النكاح (عربی)

(۴) كتاب الأربعين في حفظ القرآن (عربی)

(۵) الفلق إذا لم يغب الشفق (اردو)

(۶) لمعات اللبیب فی فضلات الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم (اردو)

(۷) شرح جامع الترمذی (ابواب الاذان) (انگریزی)

(۸) مکتوبات مشایخ (یہ کتاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی

مہاجر مدنیؒ ،فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ ،محدث عصر حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ جیسے اکابر امت کے حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے نام لکھے گئے مکتوبات کا مجموعہ ہے ۔)

ان کے علاوہ آپ نے صحاحِ ستہ،مشکوۃ المصابیح ،موطا امام محمد،شرح معانی الآثار اور جلالین پر دوران مطالعہ مفید تعلیقات وحواشی بھی تحریر فرمائے ہیں ۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس قیمتی علمی خزانہ کی اشاعت کے اسباب مہیا فرمادے،آمین ۔

(۲۲) دینی اسفار:

حضرت مفتی صاحب اپنی درسی خدمات کے ساتھ ساتھ بہ غرض خدمت خلق تبلیغ اور اشاعت دین متعدد ممالک کا سفر کرتے ہیں ۔آپ ان اسفار میں عمومی اصلاحی مواعظ کے علاوہ عام درس حدیث اور کتب حدیث کے افتتاحی واختتامی دروس دیتے ہیں ،نیز دینی ،ملی ،معاشرتی اور نجی مسائل میں عامۃ المسلمین کی راہنمائی فرماتے ہیں ۔

تاحال آپ نے ترکی ،البانیا،تونس ،مصر ،شام ،اردن ،فلسطین ،ہندوستان ،پاکستان ،سری لنکا،ملائیشیا،انڈونیشیا،متحدہ عرب امارات ،قطر ،کنیڈا،اندلس ،مراکش ،سوئٹزرلینڈ ،مقدونیہ ،ملاوی زامبیا،بارباڈوس ،ٹرینیڈاڈ اور ری یونین جیسے متعدد ممالک کے اسفار فرمائے ہیں ۔اس طرح باشندگان برطانیہ کے علاوہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو براہ راست آپ کے علوم وفیوض سے مستفیض ہونے کا موقع ملتا ہے ۔

علاوہ ازیں چند سالوں سے ماہ رمضان اور ایام حج حرمین شریفین میں مع اہل خانہ گزارنے کا آپ کا مستقل معمول ہے ۔

نوٹ:

حضرت مفتی صاحب کے متعدد بیانات، دروس اورافادات اس ویب سائٹ پرموجود ہیں:

www.islamicportal.co.uk

اخیر میں بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی عمر میں بعافیت برکت نصیب فرمائے اورآپ کے علوم و فیوض سے اہل برطانیہ کو بالخصوص اور پورے عالَم کو بالعموم مستفیض کرتا رہے۔آمین یارب العالمین

خلیل احمد قاضی
خادم مدینہ اکیڈمی، ڈیوز بری، انگلینڈ

مکتوب گرامی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

بنام

حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ

جیسے ہو عمر بھر کا اثاثہ غریب کا
کچھ اس طرح سے میں نے سنبھالے تمہارے خط

[وصی شاہ]

مکتوب

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

إجازة الحديث الشريف

الحمدلله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى.

فيقول العبد المفتقر إلى رحمة ربه القصوى عبده زكريا ابن العلامة حافظ القرآن و الحديث محمد يحيى الكاندهلوي نور الله مرقده: إنَّ أخاً لي في الدين المولوي شبير أحمد بتيل سَمِع مما قُرئَ عليَّ من الحديث المسلسل بالأولية و من أوائل الجامع الصحيح لأمير المؤمنين في الحديث الإمام البخاري و طلب مني إجازتهما و إجازة بقية الأمهات الستة، فأجيزه بشروط معتبرة عند أئمة الحديث، من استقامة العقائد و الأعمال على طريقة السلف من الصحابة و التابعين و أتباعهم، و أوصيه بتقوى الله و الاعتصام بسُنَّة سيد الأنام على صاحبها ألف ألف صلاة و سلام، و الاجتناب عن البدعات السيئة و التبعد عن صحبة المبتدعين، و التفريق بين المسلمين، و أن يحترز عن طلب لذات الدنيا و حماتها، و عن إساءة الأدب بأكابر الأمة و هُداتِها من الصحابة و التابعين و الفقهاء المجتهدين و المشايخ العارفين، و أن لا ينساني و مشايخي في دعواته الصالحة، و أسأل الله تعالى أن يوفقني و إياه لما يحب و يرضى.

ليلة الخامس و العشرين من رمضان ١٤٠٠هـ

بمعتكف مسجد دار العلوم، فيصل آباد، باكستان

آج تو ہمدم عزم ہے یہ کچھ ہم بھی رسمی کام کریں
کلک اٹھا کر یار کو اپنے نامۂ شوق ارقام کریں

[نظیر اکبر آبادی]

مکتوبات

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

بنــــام

حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ

عکس تحریر

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

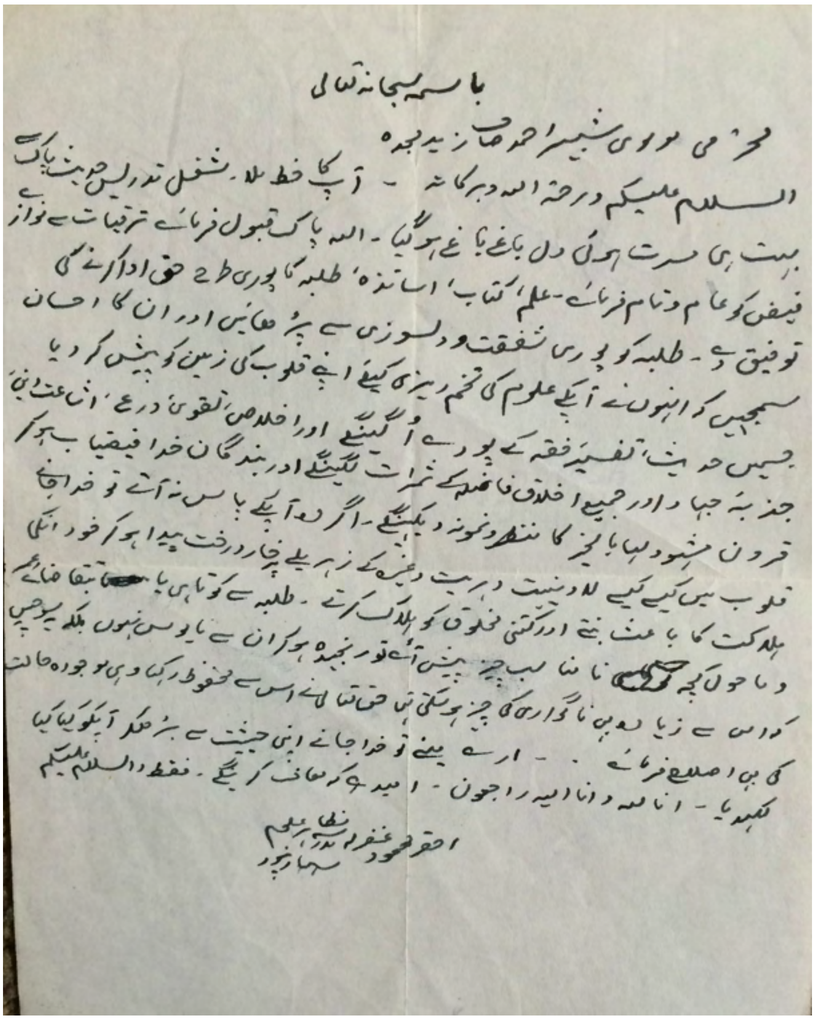

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

محترمی مولوی شبیر احمد صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — آپ کا خط ملا۔ شغل تدریس حدیث پاک سے
بہت ہی مسرت ہوئی دل باغ باغ ہوگیا۔ اللہ پاک قبول فرمائے ترقیات سے نوازے
فیض کو عام و تام فرمائے۔ علم، کتاب، اساتذہ، طلبہ کا پوری طرح حق ادا کرنے کی
توفیق دے۔ طلبہ کو پوری شفقت و دلسوزی سے پڑھائیں اور ان کا احسان
سمجھیں کہ انہوں نے آپ کے علوم کی تخم ریزی کیلئے اپنے قلوب کی زمین کو پیش کر دیا
جسمیں حدیث، تفسیر، فقہ کے پودے اُگیں گے اور اخلاص، تقویٰ، ورع، اشاعتِ دین،
جذبۂ جہاد اور جمیع اخلاق فاضلہ کے ثمرات لگیں گے اور بندگانِ خدا فیضیاب ہوکر
قرون مشہود لہا بالخیر کا منظر و نمونہ دیکھیں گے۔ اگر وہ آپ کے پاس نہ آتے تو خدا جانے
قلوب میں کیسے کیسے لادینیت دہریت وغیرہ کے زہریلے خاردار درخت پیدا ہوکر خود ان کی
ہلاکت کا باعث بنتے اور کتنی مخلوق کو ہلاک کرتے۔ طلبہ سے کوتاہی یا بتقاضائے عمر
وماحول کچھ نامناسب چیز پیش آئے تو رنجیدہ ہوکر ان سے مایوس نہ ہوں بلکہ یہ سوچیں
کہ اس سے زیادہ ناگوار کی چیز ہو سکتی تھی حق تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھا وہی موجودہ حالت
کی بھی اصلاح فرمائے۔ — ارے بیٹے تو خدا جانے اپنی حیثیت سے بڑھ کر آپ کو کیا کیا
لکھ دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ امید ہے کہ معاف کریں گے۔ فقط والسلام علیکم

احقر محمود غفرلہ مدرسہ مظاہر علوم
سہارنپور

مذکورہ بالا مکتوب گرامی صفحہ ۴۵ / پر دیکھا جاسکتا ہے۔

﴿ ۱ ﴾

﴿شغل تدریس حدیث پاک﴾

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

محترمی مولوی شبیر احمد صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، شغل تدریس حدیث پاک سے بہت ہی مسرت ہوئی، دل باغ باغ ہوگیا، اللہ پاک قبول فرمائے، ترقیات سے نوازے، فیض کو عام وتام فرمائے، علم، کتاب، اساتذہ، طلبہ کا پوری طرح حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ طلبہ کو پوری شفقت و دل سوزی سے پڑھائیں اور ان کا احسان سمجھیں کہ انھوں نے آپ کے علوم کی تخم ریزی کے لیے اپنے قلوب کی زمین کو پیش کر دیا، جس میں حدیث، تفسیر، فقہ کے پودے اگیں گے اور اخلاص، تقوی، ورع، اشاعت دین جذبۂ جہاد اور جمیع اخلاق فاضلہ کے ثمرات لگیں گے اور بندگان خدا فیضیاب ہو کر ''قرون مشهود لها بالخير'' کا منظر ونمونہ دیکھیں گے۔ اگر وہ آپ کے پاس نہ آتے تو خدا جانے قلوب میں کیسے کیسے لادینیت، دہریت وغیرہ کے زہریلے پرخار درخت پیدا ہو کر خود اُن کی ہلاکت کا باعث بنتے اور کتنی مخلوق کو ہلاک کرتے۔ طلبہ سے کوتاہی یا بتقاضائے عمر وماحول کچھ نامناسب چیز پیش آئے تو رنجیدہ ہو کر ان سے مایوس نہ ہوں؛ بلکہ سوچیں کہ اس سے زیادہ بھی ناگواری کی چیز ہوسکتی تھی، حق تعالیٰ نے اس سے محفوظ رکھا، وہی موجود حالت کی بھی اصلاح فرمائے۔ ارے! میں نے تو خدا جانے اپنی حیثیت سے بڑھ کر آپ کو کیا کیا لکھ دیا، إنا لله وإنا إليه راجعون۔ امید ہے کہ معاف کریں گے۔ فقط والسلام علیکم

احقر محمود عفی عنہ

مظاہر علوم سہارنپور

﴿۲﴾

﴿جس کو جس قدر تعلق ہے اس کو اتنا ہی صدمہ ہے﴾

باسمہ تعالیٰ

محترمی زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا، آپ نے حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کے متعلق جو کچھ غم وصدمہ لکھا ہے، یہ سب تعلق کا تقاضہ ہے، جس کو جس قدر تعلق ہے، اس کو اتنا ہی صدمہ ہے اور اس کا تقاضہ یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایصال ثواب کیا جائے اور ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ اللہ پاک آپ کو بھی توفیق دے، مجھے بھی۔

آپ حضرت مولانا یوسف صاحب کے پاس ہیں، آپ کو اِدھر اُدھر دیکھنے کی کیا ضرورت ہیں، ذکر کے متعلق جو کچھ پوچھنا ہو ان سے پوچھتے رہے۔ آپ کی تدریس سے بہت مسرت ہے، خدا تعالیٰ برکت دے، فیض کو عام فرمائے۔ عزیزم مولوی نوشاد سلمہ کو رسم المفتی ختم ہونے پر دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت ہی مستند عالم اور عمدہ مفتی بنائے، خدمت دین میں مشغول رکھے، ان کو اور مولانا ہاشم اور حافظ احمد صاحب کو اور جس جس کو آپ مناسب سمجھیں سلام کہہ دے۔

مولوی یعقوب صاحب نے ممکن ہے میرے لیے ٹکٹ بھیجا ہو، جس پر انھوں نے آپ کو میرے سفر برطانیہ کی خبر دی، مجھے کچھ معلوم نہیں، بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام۔ فقط والسلام

املاہ

العبد محمود غفرلہ

مظاہر علوم سہارنپور

﴿۳﴾

﴿ایک نااہل کو گوشۂ گمنامی میں پڑا رہنے دو﴾

باسمہ تعالی

مکرم محترم جناب مفتی شبیر احمد صاحب مدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ موجب منت اور باعث مسرت ہوا، اللہ تبارک وتعالی آپ حضرات کو ہمیشہ خوش رکھے، دین اور علم دین کی خدمت لے۔ حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ کو خط لکھ دیا تھا کہ آپ لوگ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے خطوط جو اس ناکارہ کے نام ہیں، ان میں زیادہ تر خصوصی حالات ہیں، یا پھر کتابوں پر اشکالات ہیں جن کے جوابات مرحمت فرمائے۔ یہ چیزیں منظر عام پر آئیں گی نہیں، نہ عام لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا اور اب تو سہارنپور سے سامان دیوبند منتقل کیا وہ خطوط بھی میری نظروں کے سامنے نہیں، اس لیے مجھے معاف ہی فرمائے۔

جیسا کہ سوانح مرتب فرمانے سے پہلے سوال نامہ کے جواب میں بھی لکھا تھا کہ ایک نااہل کو گوشہ گمنامی میں پڑا رہنے دے، امید کہ اس مرتبہ درخواست قبول فرمائیں گے، میری طرف سے ان کی خدمت میں نیز دیگر حضرات مولانا اسلام الحق صاحب، مولانا ہاشم صاحب، مولانا بلال وغیرہم کی خدمت میں بہت بہت سلام، دعا کی درخواست۔ مظاہر علوم کے لیے بھی خاص طور سے دعا فرمائیں کہ معاملہ عدالت میں پہنچ گیا۔ فقط والسلام

املاہ

العبد محمود غفرلہ

چھتہ مسجد دارالعلوم دیوبند، سہارنپور، یوپی

﴿۴﴾

﴿کاش کہ آپ کی خیریت اور حالات تدریس کا پتہ چل جاتا﴾

باسمہ تعالی

محترمی زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ یکم جمادی الاولی کالکھا ہوا ربیع الثانی میں پہنچا۔ اللہ کی قدرت ہے، ڈاک کی رفتار بہت تیز ہے، عافیت معلوم ہو کر بہت ہی مسرت ہوئی، بار بار دل میں تقاضہ تھا کہ آپ کی خیریت اور حالاتِ تدریس کا پتہ چل جاتا، سوتدریس کا پتہ تو اَب بھی نہیں چلا، خیریت معلوم ہونا بھی غنیمت ہے۔

الحمدللہ! یہاں خیریت ہے، خدائے پاک آپ کے فیوض سے مخلوق کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے اور ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔ حضرت مولانا یوسف صاحب مدظلہ کی خدمت میں بہت سلام مسنون، دعا کی درخواست۔ فقط والسلام

املاہ

العبد محمود غفرلہ، سہارنپور

﴿۵﴾

﴿خدا اسلام کی روشنی سے کفر کی ظلمت کو دور کرے﴾

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم ومحترم مولانا مفتی شبیر صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا، حالات سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے، مدرسہ کو ترقی دے، مسجد کو مکمل کرائے، طلبہ کو بیش از بیش نفع دے، وہاں کے مقامی لوگوں کو بھی فیضیاب فرمائے، اسلام کی روشنی سے کفر کی ظلمت کو دور کرے، یہاں سب طرح خیریت ہے۔ آئندہ ماہ میں شاید مولانا طلحہ صاحب بھی تشریف لے آئیں۔

مولانا ہاشم صاحب تو غالباً سفر میں ہوں گے، جیسا کہ انھوں نے لکھا تھا، اگر وہ اِدھر تشریف لائے تو ممکن ہے کہ زیارت ہوجائے، جملہ واقفین کو حسب صواب دید سلام مسنون ہو۔

احقر محمود غفرلہ

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

ہمارا ان سے تعلق بھی مثال شمس و قمر ہے
اک رابطہ مسلسل اک فاصلہ مسلسل

مکتوب گرامی

فدائے ملت حضرت مولانا سید محمد اسعد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

بنام

حضرت مولانا یوسف متالا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عکس تحریر

فدائے ملت حضرت مولانا سید محمد اسعد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

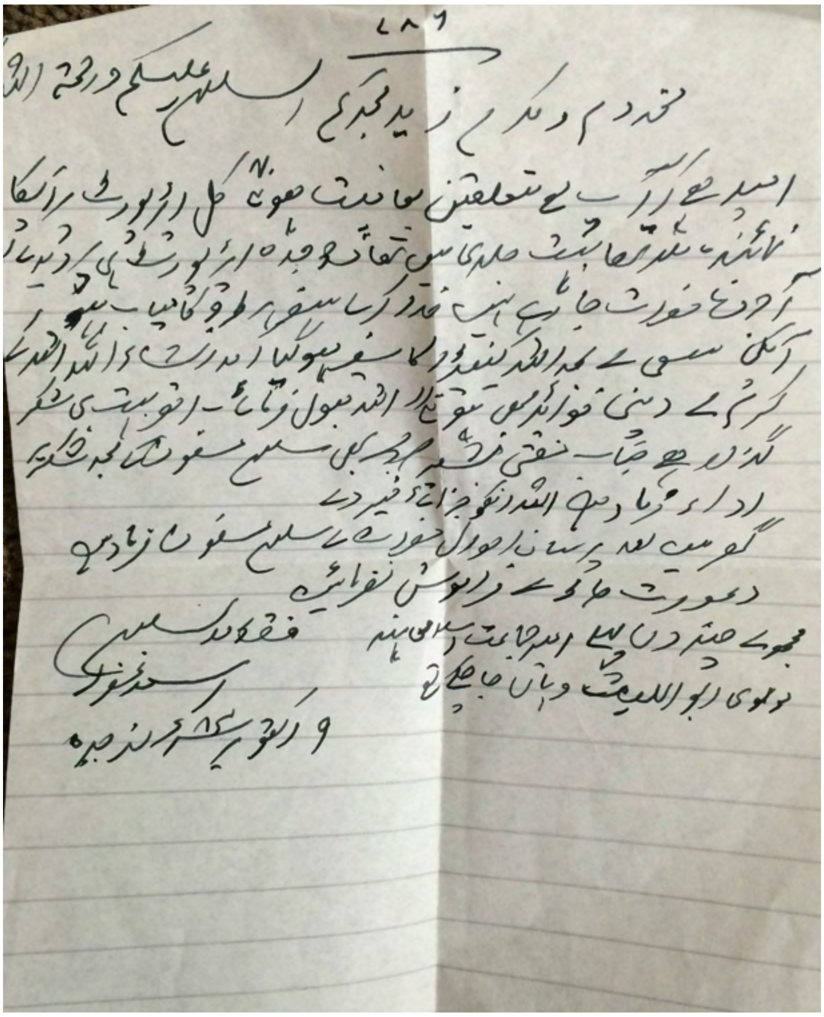
۷۸۶
مخدوم و مکرم زید مجدکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ

فقط والسلام
اسعد غفرلہ

مذکورہ بالا مکتوب گرامی صفحہ ۵۳/ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

مکتوب

﴿آپ کی سعی سے بحمدللہ کینڈا کا سفر ہوگیا﴾

۷۸۶

مخدوم ومکرم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع متعلقین بعافیت ہوں گے کل ایئر پورٹ پر آپ کا نمائندہ ملا تھا، بہت جلدی میں تھا، خط جدہ ایئر پورٹ ہی پر دے دیتے تو آج وہ حضرات جارہے ہیں، خدا کرے سفر ہر طرح کامیاب ہو، آپ کی سعی سے بحمدللہ کینیڈا کا سفر ہوگیا اور ان شاء اللہ، اللہ کے فضل وکرم سے دینی فوائد بھی ہوں گے، اللہ قبول فرمائے۔

احقر بہت ہی شکر گزار ہے، جناب مفتی شبیر صاحب کا بھی سلام مسنون کے بعد شکریہ ادا فرمادیں، اللہ ان کو جزائے خیر دے۔

گھر میں اور پُرسان احوال حضرات کو سلام مسنون فرمادیں، دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں۔ مجھ سے چند دن پہلے امیر جماعت اسلامی ہند مولوی ابو اللیث وہاں جاچکے تھے۔ فقط والسلام

اسعد غفرلہ

۹/اکتوبر ۱۹۸۴ء

جدہ

[یہ مکتوب حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے نام تحریر کیا گیا تھا]

کافی ہے مرے دل کی تسلی کو یہی بات
آپ نہ آسکے آپ کا پیغام تو آیا

[شکیل بدایونی]

مکتوبات

محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

بنــــام

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ

عکس تحریر

محدث عصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

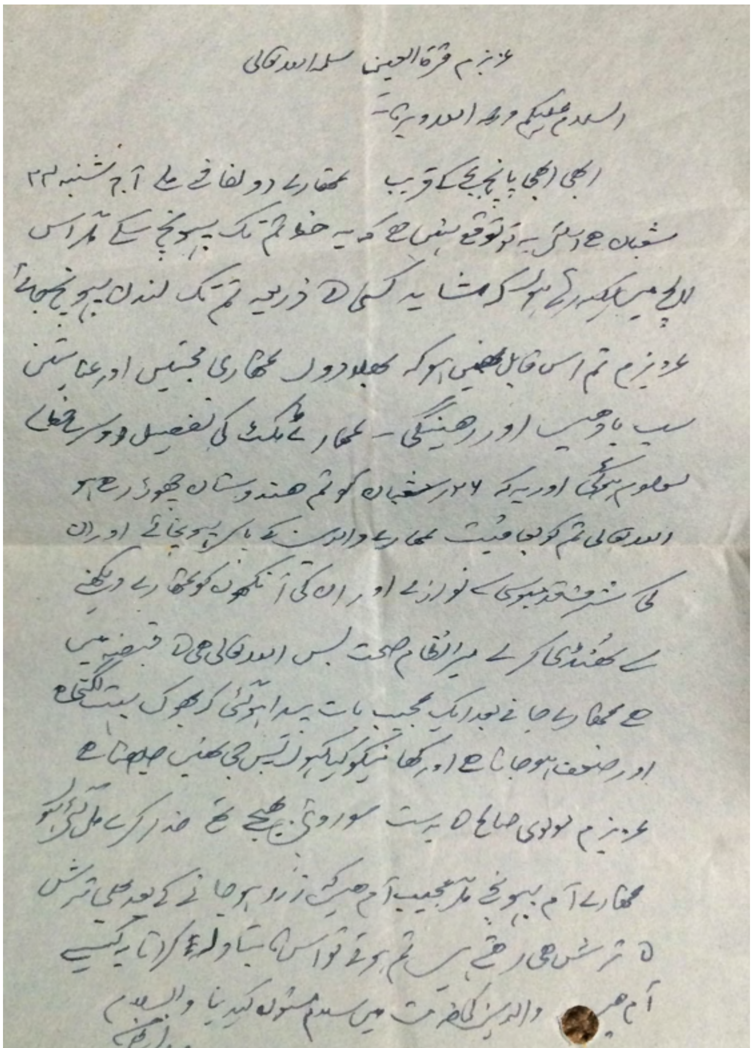

عزیزم قرۃ العین سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی پانچ بجے کے قریب تمہارے دو لفافے ملے آج شنبہ ۲۲
شعبان ہے اس لئے یہ تو توقع نہیں ہے کہ یہ خط تم تک پہونچ سکے مگر اس
لالچ میں لکھ رہا ہوں کہ شاید کسی کے ذریعہ تم تک لندن پہونچ جائے
عزیزم تم اس قابل نہیں ہو کہ بھلا دوں تمہاری مجلسیں اور علمی باتیں
سب یاد ہیں اور رہینگی ۔ تمہارے ٹکٹ کی تفصیل دوسرے خط سے
معلوم ہوگئی اور یہ کہ ۲۶ شعبان کو تم ہندوستان چھوڑ رہے ہو
اللہ تعالیٰ تم کو بعافیت تمہارے والدین کے پاس پہونچائے اور ان
کی شفقتوں محبتوں سے نوازے اور ان کی آنکھوں کو تمہارے دیکھنے
سے ٹھنڈی کرے میرا انتظام صحت بس اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں
ہے تمہارے جانے کے بعد ایک عجیب بات پیدا ہوگئی کہ بھوک بہت لگتی ہے
اور ضعف ہوجاتا ہے اور کھانے کو کیا کہوں کسی چیز کو بھی جی نہیں چاہتا ہے
عزیزم مولوی صاحب کا بہت سوروپے بھیجے تھے خدا کرے مل گئی ہو
تمہارے آم پہونچے مگر عجیب آم ہیں کہ زرد ہو جانے کے بعد بھی ترشی
کا ترشی ہی رہتی ہے تم ہوتے تو اس کا [illegible]
آم بھیجے [illegible] والدین کی خدمت میں سلام مسنونہ کہدینا والسلام
محمد یونس

مذکورہ بالا مکتوب گرامی صفحہ ۱۳۷ / پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

﴿ ۱ ﴾

﴿بطن مادر میں تربیت فرمانے والی ذات گرامی پر توکل﴾

عزیز گرامی قدر سلمہ اللہ تعالیٰ و کرمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اس سے پہلے دو خط بھیج چکا ہوں، امید ہے کہ کل مل چکے ہوں گے، یا آج مل جائیں گے، کل تو تمہاری عادت قدیمہ کے پیش نظر بڑا شدید انتظار تھا کہ تمہارا خط دہلی اسٹیشن سے لکھا ہوا تیسرے یا چوتھے روز مل جائے گا؛ مگر تم نے کوئی پرچہ بھی نہ لکھا، مصلیٰ اور کنگھا اسی طرح سلیپنگ بیگ بھیج رہا ہوں، اول دو تو تمہارے لیے ہے، مصلی والدہ کے لیے، کنگھا تمہارے لیے اور سوم تمہاری ملک ہے، اس کے متعلق تمہاری رائے تھی کہ چچا جان کو دینا ہے کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ تم نے موسیٰ سلمہ کو کیوں نہ دے دیا۔ خیر! اس کی مصلحت تم کو زیادہ معلوم ہوگی۔ اپنی دعوات صالحہ میں یاد رکھنا، خاص طور پر رمضان المبارک کی مبارک ساعات میں۔

اپنی صحت کا حال وہی ہے جو پہلے تھا، آج صبح غسل کرنا تھا، کوئی بیدار نہیں تھا، خیال کرتا تھا کہ خود بالٹی میں پانی بھرلوں، چند مرتبہ نل چلانے سے ساری باہیں دکھ گئیں؛ مگر قہر درویش برجانِ درویش، چاروناچار خود ہی کرنا پڑا، پھر پانی گرم ہونے پر صوفی زید بیدار ہوا، آج وہ بھی جارہا ہے، صرف عزیز یوسف رہ گیا ہے؛ لیکن بطن مادر میں تربیت فرمانے والی ذات گرامی پر اصلی اعتبار ہے، ان شاء اللہ العزیز کوئی صورت راحت کی ضرور ظاہر ہوگی۔ سو روپئے ارسال کر رہا ہوں، اسے خرچ کرلیں اور اطلاع دیں۔ صحت کے لیے خصوصاً قلب و جسد کے امراض ظاہرہ و باطنہ کے دور ہونے کی دل سے دعا کی بہت عاجزانہ درخواست ہے۔

ناکارہ روسیاہ محمد یونس عفی عنہ

۲۰ رشعبان ۱۴۰۱ھ

﴿۲﴾

﴿میرا معمول ایک مرتبہ جوڑنے کے بعد توڑنے کا نہیں ہے﴾

عزیزم قرۃ العین سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل تمہارے دو خطوط ملے، دونوں کا جواب لکھ دیا تھا اور شاید تم کو جوگواڑ میں مل گیا ہو، میں نے اس میں ایک بات لکھی تھی کہ آم پکنے کے بعد بھی ترش تھے، یہ دو آموں میں پیش آیا، پھر تیسرا کاٹا تو وہ شرین تھا، غالباً دو یا تین قسم کے آم ہوں گے۔

تمہارا اس ناچیز کو ہمہ وقت یاد رکھنا واقعۃً تمہاری محبت کی بات ہے اور میرے پیارے! مجھے تو تجھ سے اپنے دل وجان سے محبت ہے، اور تمہاری صلاح وفلاح کا متوقع رہتا ہوں، برابر خطوط لکھتے رہنا، اگر میری طرف سے تاخیر ہو تو بیماری یا بہت ہی مصروفیت پر محمول کرنا، میرا معمول ایک مرتبہ جوڑنے کے بعد توڑنے کا نہیں ہے۔

آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں چارپائی پر لیٹا ہوں اور تم نیچے بیٹھے اور تمہارے ہونٹوں پر کچھ تنکا سا لگا ہے اور میں انہیں انگلیوں سے صاف کر رہا ہوں، صبح بیدار ہونے پر یہ خیال آیا کہ اب تم سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے، میں سہارنپور ہوں اور تم بروز بدھ ۲۸/ شعبان کو لندن اڑنے والے ہو۔

آج صبح ساڑھے گیارہ بجے عزیزم احمد لندنی سلمہ آئے اور تمہارا سلام پہنچایا، تم نے ان کو مٹھائی کے لیے ۱۵/روپئے دیے، وہ عجلت میں خرید نہیں سکے اور مجھے ہی دے دیا، فوراً جانے کو کہہ رہے تھے، میں نے کہا: کھانے کا وقت ہے، اس لیے کھانا کھا کر جاؤ، تمہاری بات تو کہاں، میں تو روٹی سبزی کھلا دوں گا اور یہ کہہ دیا ہے کہ جب تک عزیز موسی نہ آئے جب بھی تم

آ ؤ، تو میرے یہاں کھانا کھانا۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تم نے ان کو کہہ دیا ہے کہ جب پاکستان جائیں تو مجھ سے مل کر جائیں، یہ سب تمہارے تعلق کی بات ہے۔جزاکم اللہ

عزیزم! لندن بہت دور ہے اور آنا جانا کارے دارد؛ ورنہ لکھ دینا کہ تھوڑے دن بعد مل جاتا، اب تو بس ملنا خط ہی ہے، جو خط واثر ہی تلک محدود ہوتا ہے، عین نہیں ہوتا" ولکنه أثر العين"۔رمضان شریف میں خاص طور سے دعاؤں میں یاد رکھنا، اللہ تعالی میرے قلب وروح وقالب سب کی ظاہری و باطنی اصلاح فرمادے۔

امید ہے کہ صالح سے ملنے کے بعد میرا پرچہ مل گیا ہوگا اور عزیزم موسی کے بہ دست ایک پرچہ بھیجا تھا وہ بھی ملا ہوگا۔

اپنے والدین اور تمام برادران کو سلام مسنون۔والسلام

احقر محمد یونس عفی عنہ

۲۵ رشعبان ۱۴۰۱ھ

﴿۳﴾

﴿ گجرات کے آم پر طبعی ظرافت ﴾

﴿ تمہارے احسانات ہر وقت تمہاری یاد تازہ کرتے رہتے ہیں ﴾

باسمہ سبحانہ وتعالی

عزیز گرامی قدر و منزلت قرۃ العین

مولوی شبیر احمد صاحب لندنی سلمہ اللہ تعالی و بارک في علومه وعرفانه

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج یکم رمضان المبارک بروز شنبہ مطابق ۴؍جولائی ۱۹۸۱ء کو تمہارے دو محبت نامے ایک ۲۴؍شعبان اور دوسرا ۲۷؍شعبان- جس کو تم نے عجلت میں ۲۷؍رجب لکھ دیا- روانہ کیے ہوئے ملے، اول چاسا سے اور دوسرا جوگواڑ سے۔ تمہاری محبت وخدمت ساری ہر وقت آنکھوں کے سامنے ہے، چاسا سے تم نے جو خط بھیجا معلوم نہیں اس کو جتنی مرتبہ اٹھاتا ہوں طبیعت بہت متأثر ہوتی ہے۔

تم ایسے نہیں ہو کہ جلدی بھول جاؤ، خیال ہے کہ ساری عمر ہی یاد رہو گے۔ تمہارے بھیجے ہوئے آم پہنچ گئے، بعض ترش اور اکثر نہایت شریں تھے؛ مگر چھلکے گجراتی نہایت سخت اور موٹے تھے، مٹھائی تو نہیں پہنچی، ہاں البتہ مولوی احمد لندنی سلمہ نے اس کی جگہ تمہارے پندرہ روپیے یہ کہہ کر دیے کہ عجلت کی وجہ سے مٹھائی نہ لے سکا، میں نے وہ روپیے رکھ لیے، تمہارے روانہ کردہ روپیے مل گئے، میں نے بھی عزیز مولوی صالح سلمہ کے بدست کچھ پیسے بھیجے تھے، شاید مل گئے ہوں، علم مقصود ہے، اس لیے تم کو اگر مل گئے ہوں تو ضرور لکھ دینا۔ آنکھ کی دوا کو یاد رکھنا اور پھر اس کے لیے تگ و دو کرنا تمہاری دلی محبت کی بات ہے، جزاکم اللہ تعالی۔

تم نے یہ تو لکھ دیا کہ ایک چمچہ نصف پیالی پانی میں پی جاوے گی؛ مگر یہ نہیں لکھا کہ کس وقت اور کتنی مرتبہ؟ یہ دوا وہاں لندن سے بھی بھیج دینا اگر مل سکے اور میرے حساب میں ہو تو بہتر ہے، ویسے تم کو اختیار ہے۔

دوسرے طالب علم کے ذریعہ نہ معلوم کیا چیز بھیجی، جس کا فارسی زبان میں تم نے نام لکھا ہے، اب تک نہیں ملی، تمہارا بھوریا سے لکھا ہوا خط نہیں ملا اور باقی ۱۷ر تا ۲۷ر جتنے خطوط بھیجے وہ تقریباً سارے ہی مل گئے، شاید ایک آدھ نہ ملا ہو۔تمہارے جہاز اڑنے سے پہلے پہلے امید ہے کہ میرا ایک خط ملا ہوگا، جو میں نے تمہارے خطوں کے جواب میں لکھا تھا جس میں آم کی ترشی کا تذکرہ کیا تھا، اگر تم اس کے متعلق کچھ لکھتے تو اندازہ ہوتا؛ مگر تم مہمل آدمی ہو، کوئی بات کہیں اور کوئی کہیں! ترتیب وار کوئی بات نہیں لکھتے۔

تمہارے لیے دل سے ہمہ وقت دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نہایت عافیت وسہولت کے ساتھ وطن پہنچاوے اور اپنے دین کی خدمت لے۔

عزیزمن! میری تو دلی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے حدیث شریف اور بخاری شریف پڑھانے کی خدمت لے؛ مگر کیا کروں اپنی روسیاہی کی وجہ سے ڈرتا ہوں، ویسے اس کریم آقا کے کرم کی ہر وقت امید رکھتا ہوں، یہاں تک کل رات لکھا تھا، اب یہاں سے آج عصر کے بعد لکھ رہا ہوں۔کلی طور سے ہمہ وقت تم کو یاد رکھتا ہوں اور تمہارے لیے ہر صلاح وفلاح کا خواہاں ہوں، اللہ تعالیٰ تمہیں ترقیات سے نوازے اور تمہارے ذریعہ دین کی خدمت مقبولہ لے اور اس ناکارہ کے لیے تو تمہاری ترقی عین مقصود ہے۔

میں نے تم سے زبانی کہا تھا کہ جب علامہ تقی الدین السبکی کو یہ اطلاع دی گئی کہ ان کے صاحبزادہ علامہ بہاء الدین احمد السبکی کا درس ان سے اچھا ہوتا ہے تو بے حد خوش ہوئے اور برجستہ ایک شعر پڑھا:

دروس أحمد خيرٌ مِن دروس علي
وذلک عند أبیہ منتھی أمل

ایک خط عزیزم مولوی احمد لندنی کے خط میں لکھا ہے جو غالباً تم کو مل چکا ہوگا، وہ لندن کے پتہ پر ہے۔

یہاں پر بارش کی قلت ہے اور بہت ضرورت محسوس کی جارہی ہے، سنا ہے کہ بندہ کے وطن میں بارش کی بڑی کثرت ہے، اللہ تعالیٰ ہر جگہ حسب ضرورت بارش نازل فرمائے۔

میری صحت بحمدللہ پہلے سے بہتر ہے۔تمہارے روانہ ہونے سے دو دن پہلے جب تمہارے ساتھ ڈاکٹر کے یہاں جانا ہوا تھا اور اس نے دوا تجویز کی تھی وہ دوا بہت ہی موافق آئی الحمدللہ! چکر نہیں آتا، ہاں! ضعف ضرور ہے۔جب ڈاکٹر سے یہ بات کہی گئی تو اسے جیسے تعجب سا ہوا اور اس نے دوا کو دیکھا اور کہنے لگا: پھر ایک ہفتہ یہی دوا اور چلنے دو، پرسوں منگل کو پھر جانا ہے، دیکھو کیا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ صحت تامہ عاجلہ کاملہ عطا فرمائے اور اس موذی مرض اور تمام امراض قبیحہ مولمہ سے ہر مسلمان کی ہمہ وقت حفاظت فرمائے۔

تمارے لیے اور تمہارے والدین اور تمام گھر والوں کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سب کو صلاح وفلاح عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے نبی پاک ﷺ کے دین کے مطابق پوری طرح زندگی گزار کر اپنے وقت پر حسنِ خاتمہ سے نوازے اور ہمیشہ ہر جگہ ہر شخص کے ہر شر وفتنہ سے حفاظت فرمائے۔

تم نے کہا ہے کہ آپ کے احسانات یاد آتے رہتے ہیں، میرا کیا احسان ہوتا، تمہارے ہی احسانات ہیں جو ہر موقع پر یاد آتے رہتے ہیں اور تمہاری یاد ہر وقت تازہ کرتے رہتے ہیں، اب تو تم میں اور مجھ میں بعد المشارق والمغارب ہوگیا ہے، دیکھیے! کب ملاقات ہو۔

اپنے والدین اور بھائیوں، مولوی ہاشم کو سلام مسنون اور سب کو دعائی درخواست ہے۔

رمضان کی مبارک ساعات میں بہت اہتمام سے اس ناکارہ کے لیے دعا کرتے رہنا اور یہ بھی لکھنا کہ تمہارے یہاں رمضان انگریزی کی کس تاریخ کو شروع ہوا اور تم لوگ یہاں سے کتنے دن آگے ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ تمہارا تعلق میرے لیے ذریعہ خیر و ترقیات ثابت ہو، تم سے بھی بہت ہی لجاجت کے ساتھ دعا کی درخواست ہے۔

بندہ حقیر
محمد یونس عفی عنہ
۲؍رمضان شریف ۱۴۰۱ھ مطابق ۵؍جولائی ۱۹۸۱ء بروز یکشنبہ

﴿۴﴾

﴿حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے والد کی بیماری پر قلق﴾

باسمہ سبحانہ وتعالی

عزیز گرامی قدر ومنزلت سلمہ اللہ تعالی

ابھی عین انتظار میں تمہارا محبت نامہ بخیر رسی کی خبر سے دلی مسرت ہوئی، اللہ تعالی بخیر ہی رکھے۔

کل بندہ مولانا کفایت اللہ صاحب کے ساتھ جلال آباد (یہی املا صحیح ہے) گیا تھا، وہاں عزیزم احمد لندنی سلمہ سے ملاقات کی اور میں نے پوچھا کہ عزیزم قرۃ العین مولوی شبیر احمد صاحب کا کوئی خط تو نہیں آیا، انہوں نے نفی میں جواب دیا، میں نے کہا کہ اس نے مجھے بھی کوئی خط نہیں لکھا، اور آج مولوی یوسف لندنی صبح کشمیر سے آئے تو ان سے بھی یہی کہا، دونوں نے جواب دیا کہ عامۃً آٹھ نو دن خط پہنچنے میں لگ جاتے ہیں۔ اس سے قبل دو خط لندن کے پتہ پر روانہ کرچکا ہوں، ایک عزیز احمد لندنی کے لفافہ میں اور دوسرا ایروگرام، امید ہے کہ دونوں خط ملے ہوں گے۔ جوگواڑ کا خط مل گیا اور ممبئی کا کارڈ بھی، تم نے بہت مختصر خط لکھا، تمہارے تفصیلی خط کا شدید انتظار ہے۔

تمہارے والد صاحب کی ناسازی تو پہلے ہی ناساز تھی؛ مگر تمہارے خط سے شدت ناسازگی کا حال معلوم ہوکر دلی رنج ہوا، اللہ تعالی ہی صحت عاجلہ کاملہ مستمرہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ عاطفت خیریت کے ساتھ تمہارے لیے دراز فرمائے، اپنی والدہ ماجدہ اور برادران کو میرا بھی سلام کہہ دیں۔

تم نے وہاں کے متعلق یہ نہیں لکھا کہ وہاں انگریزی حساب سے رمضان کی پہلی کب

ہوئی اورتم رمضان کی کس تاریخ میں پہنچے،تمہارے خط پر ۲۹؍شعبان لکھا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اور یہاں کی تاریخیں متفق ہیں جو بعید از عقل ہے،اس کی تفصیل ضرور لکھنا۔

کل احمد لندنی سے میں نے یہ کہا تھا کہ اگر عزیزم شبیر احمد کی کتابیں آ جائیں تو لندن ایئر پورٹ حجرہ نمبر ۱؍ دارالطلبہ قدیم میں پہنچا دینا، بندہ کا ارادہ پہلے ہی سے یہ ہے کہ اگر کتابیں مل گئیں تو میں قبضہ کرلوں گا،اطلاعاً تحریر ہے،امید ہے کہ تم بھی دل سے راضی ہوں گے۔

میری صحت بہ نسبت سابق بحمدللہ سبحانہ وتعالیٰ اچھی ہے،اس وقت اور کوئی نئی بات نہیں ہے،البتہ ایک نئی چیز ابھی ایک نو وارد سے معلوم ہوئی کہ ہمارے شہر میں یعنی جونپور میں اختلاف ہوگیا،معلوم نہیں صحیح ہے یا نہیں،بہرحال! دل سے دعا کرنا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور تمام اختلافات کو ختم فرمائے۔والسلام

احقر محمد یونس

۸؍رمضان ۱۴۰۱ھ

رمضان کی مبارک ساعات میں اس ناکارہ کو دل سے یاد رکھنا اور فلاح دارین علمی وعملی اور روحانی ترقی کے لیے دعا کرنا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبین اور مقبولین میں شمار فرمائے،فقط۔

محمد یونس

ابھی ابھی یعنی دوشنبہ ۱۰؍رمضان کو تمہارے بھیجے ہوئے چوڑے (Snacks) پہنچ گئے،جزاکم اللہ۔

بھوریا کا خط مل گیا جس سے تفصیل معلوم ہوگئی، یہ خط ۸ / رمضان ہی کو لکھ لیا تھا؛ مگر چوں کہ لندن کی ڈاک دوشنبہ کو نکلی ہے، اس لیے روک لیا تھا کہ شاید دوشنبہ تک تمہارا کوئی مفصل خط آجائے؛ مگر جب نہیں آیا تو اسے سپرد ڈاک کر رہا ہوں، کل تم بہت زیادہ یاد آئے حتی کہ عصر کے بعد تو ایک تمہاری جیسے شبیہ سامنے آ گئی، دعاؤں میں خاص طور سے یاد رکھنا۔

مولوی یوسف بیٹھے ہیں، سلام مسنون کہتے ہیں، کل وہ سورت جا رہے ہیں۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

﴿۵﴾

﴿موطّئین کی اِسناد اور اجازت﴾

عزیز القلب قرۃ العین مولوی شبیر احمد لندنی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج بڑے شدید انتظار کے بعد تمہارا لفافہ دوپہر کو ملا۔ رات میں نے خواب دیکھا تھا کہ تم آئے ہو تو خیال ہوا کہ شاید تمہارا خط آئے، خیریت معلوم ہو کر۔ خصوصاً یہ کہ مجموعی طور پر صحت عمدہ ہے۔ بہت ہی خوشی ہوئی؛ لیکن نزلہ اور آشوب چشم کی تکلیف کی خبر سے دلی رنج ہوا، اللہ تعالی جلد از جلد شفائے تامہ عطا فرمائے۔

تمہارے خط سے تمہارے اسباق کی تفصیل معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔ موطأ محمد اور موطأ مالک دونوں کی سندین مؤلفین تک دوسرے ورق پر نقل کر دی ہیں، اگرچہ تم نے تو صرف موطأ محمد بن الحسن کی سند شاہ ولی اللہ صاحب تک معلوم کی تھی؛ مگر تمہاری سہولت کی خاطر پوری سند لکھ دی اور تم نے تو موطأ مالک کی سند نہیں مانگی تھی؛ مگر اس لالچ پر لکھ دی کہ بندہ بھی اس خیر میں شریک ہو جائے اور باقی کتب حدیث کی روایت کی جو اربعین سعید بن سنبل میں مذکور ہیں تم کو بندہ کی طرف سے روایت کی اجازت ہے۔ اور سعید بن سنبل کی اربعین بندہ نے من اولہ الی آخرہ حضرت اقدس حضرت شیخ دامت برکاتہم سے پڑھی ہے، وہ مکمل تو غالباً مئو، اعظم گڑھ سے ملے گی اور اس کا اختصار جو مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نے کیا تھا، مدینہ منورہ میں مولوی عبد الحفیظ المکی نے چھاپا ہے، بہتر ہے کہ عزیز موسی سلمہ کے ذریعہ مکمل مسند نسخہ مئو سے مل جائے۔

اس ناچیز کے ہدیہ پر تمہارے والد کا اظہار خوشی کرنا بڑی بات ہے، ہدیہ ہی کیا تھا۔ تمہارے یہاں کا روزہ تو رات دن کا ہے، اللہ تعالی ہی قوت عطا فرمائے۔

میں تم کو تین خط لکھ چکا ہوں، دو ایروگرام اور ایک احمد لندی کے خط میں، امید ہے کہ سب ہی مل جائیں گے۔ آنکھوں کی دوا اب تک نہیں ملی ہے، اگر موسی نے نہ بھیجی ہو تو اب ڈاک سے نہ بھیجے؛ بلکہ خود لے کر آئے؛ لیکن راستہ میں ضائع نہ ہو جائے۔

تمہارے والدین خاص طور سے والد صاحب کی صحت کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، ان کے ضعف سے فکر ہے، اللہ تعالی ان کی عمر میں صحت کے ساتھ طول دے۔ تم نے اپنی شادی کے متعلق کوئی بات نہیں لکھی، کیا ہوا کیا ہو رہی ہے اور کب؟

تمہارے اسباق کی سہولت کے لیے دل سے دعا ہے۔ جلالین کے لیے اس کا حاشیہ اہتمام سے دیکھنا اور جمل، صاوی منگوانے کی فکر کرنا۔

ایک جگہ جلالین میں بضمیرہ المنتقل یا اس کے قریب ہے، المنتقل، الراجع کے معنی میں ہے، یاد رکھنا۔

اپنی بہنوں اور بھائیوں اور والدین سے میرا بھی سلام مسنون کہہ دیں اور دعا کے لیے کہہ دیں۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

۱۷ر رمضان شریف ۱۴۰۱ھ

عصر کی نماز قریب ہے، اس لیے ختم کرتا ہوں؛ ورنہ جی تو چاہ رہا تھا کہ دل بھر کر لکھوں۔ تمہاری محبت آمیز دعا کا اثر کہ جب سے تم نے آم بھیجے اب تک مسلسل آم کھا رہا ہوں، کہیں نہ کہیں سے بحمد للہ سبحانہ آ ہی جاتے ہیں، اور تم بے حد یاد آتے ہو، بعض کھانا مشکل ہو جاتا ہے، اس کو مبالغہ کے طور پر نہیں لکھ رہا ہوں۔

إسنادي إلى الإمام محمد رحمه الله تعالى

قرأت كتاب الموطأ لمحمد بن الحسن الشيباني على مولانا منظور أحمد السهارنفوري المتوفى ١٣٨٨ه، عن مولانا خليل أحمد السهارنفوري المهاجر المدني شارح أبي داود، عن الشاه عبد الغني المجددي المحدث المهاجر المدني، عن الشاه محمد إسحق المحدث الدهلوي المهاجر المكي، عن الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوي، عن أبيه الإمام ولي الله الدهلوي وخاله مولانا محمد عاشق الفلتي، كلاهما عن مفتي بلد الله الحرام تاج الدين القلعي، سماعاً له طرفا منه من لفظه، وإجازة سائره عن الشيخ حسن بن علي العجيمي المكي الحنفي، عن الشيخ خير الدين بن أحمد الرملي الحنفي، إجازة عن الشيخ أحمد بن أمين الدين، عن والده الشيخ أمين الدين بن عبد العالي الحنبلاطي، عن الشيخ سري الدين عبد البر، عن والده الشيخ محب الدين محمد بن الشحنة إجازة عن الإمام أكمل الدين محمد بن محمد البابرتي، عن العلامة محمد بن محمد البخاري المعروف بقوام الدين الكاكي، عن العلامة حسام الدين السغناقي، قال: أخبرنا الإمام حافظ الدين الكبير محمد بن محمد بن نصر البخاري، عن شمس الأئمة محمد بن عبد الستار الكردري، عن الإمام برهان الدين أبي المكارم المطرزي، قال: أخبرنا الإمام الخطيب موفق الدين المكي، قال: أخبرنا الإمام أبو القاسم محمود بن عمر الزمخشري بمكة عند باب بني شيبة، قال: حدثنا الشيخ الزكي الحافظ أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي، عن أبي الحسن علي بن الحسين بن أيوب، قال: أخبرنا أبو علي محمد بن أحمد بن الحسن بن الصواف، قال: أخبرنا أبو علي بشر بن موسى بن صالح

الأسدي، قال: أخبرنا أحمد بن مهران، قال: أخبرنا محمد بن الحسن، قال: أخبرنا مالك بن أنس وغيره من مشايخ محمد بأسانيده.

إسنادي لكتاب الموطأ برواية يحيى بن يحيى المصمودي

قرأت كتاب الموطأ لمالك برواية يحيى المصمودي على شيخن مولانا أمير أحمد الكاندهلوي المتوفى١٣٨٤هـ إلى كتاب الحج والباقي إجازة، قال: قرأت على مولانا منظور أحمد السهارنفوري، عن الشيخ العلامة خليل أحمد المهاجر المدني، إجازة عن الشاه عبد الغني المجددي عن الشاه محمد إسحق، عن الشاه عبد العزيز، عن أبيه الإمام ولي الله الدهلوي وخاله محمد عاشق الفلتي، كلاهما قَرَءَا على الشيخ محمد وفد الله المكي المالكي بن الشيخ محمد بن محمد بن سليمان المغربي، رواية له عن والده الشيخ محمد بن محمد بن سليمان، وعن الشيخ حسن العجيمي، وعن الشيخ عبد الله بن سالم البصري المكي، أما ابن سليمان فسنده مذكور في صلة الخلف، وأما الآخران أعني: الحسن العجيمى وعبد الله بن سالم، فكلاهما سمعاه عن لفظ الشيخ عيسى المغربي المكي، بقراءة لجميعه على الشيخ سلطان محمد بن أحمد المزاحي، قال: قرأته بتمامه على الشيخ أحمد بن خليل السبكي، قال: قرأته بتمامه على النجم الغيطي، قال: أخبرنا به الشرف عبد الحق بن محمد السنباطى سماعاً لجميعه، قال: أخبرنا به أبو محمد الحسن بن محمد بن أيوب النسابة سماعاً لجميعه، وسمع ابن أيوب لجميعه على أبى عبد الله محمد الوادي آشي، بسماعه على أبي محمد القرطبي، قال: أخبرنا به أحمد بن يزيد القرطبي سماعا، قال: أخبرنا محمد بن عبد الحق بقراءتي عليه، قال أخبرنا الفقيه محمد بن فرج مولى

بن الطلاع سماعا ، قال: أخبرنا به أبو عيسى يحيى بن عبدالله سماعا ، قال: أخبرنا به عم والدي عبيدالله بن يحيى، قال: أخبرنا به والدي يحيى بن يحيى الليثي سماعاً، قال: أخبرنا به إمام دار الهجرة أبو عبدالله الإمام مالک بن أنس إلا أبواباً ثلاثة من آخر الاعتكاف، فرواها عن زياد بن عبدالرحمن المعروف بشبطون عن الإمام مالک.

لكم مني إجازة وإن لم أكن أهلاً رواية الكتابين، وكذا رواية جميع كتب الحديث الأربعين التي في أربعين لسعيد بن سبنل بالشروط المعتبرة عند أهل هذا الشأن.

﴿۶﴾

﴿فصل مکانی نے فصل قلبی پیدا کر دیا﴾

عزیز گرامی قدر و منزلت سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

امید ہے کہ تم بخیریت ہوں گے تمہارا رمضـان میں صرف ایک خط آیا، خیال تھا کہ دوسرا خط بھی فوراً آئے اور مزید تفصیل معلوم ہوتی؛ مگر تم بہت جلدی ہی بھول گئے، فصل مکانی نے فصل قلبی پیدا کر دیا، ''وذلک قد تقع''۔

عزیزم مولوی محمد یوسف لندنی سلمہ کے بہ دست ایک عطر کی شیشی بھیجی ہے، امید ہے کہ عزیز موصوف تم کو دے دیں گے، اور میں نے تمہارے نام تین ایروگرام بھیجے ہیں، امید ہے کہ مل گئے ہوں گے، ایک تو تمہارے خط کا جواب ہے اور دو اِس سے پہلے بھیجے تھے۔

اپنے والدین اخوہ واخوات کو سلام مسنون کہہ دیں اور دعاؤں میں یاد کرتے رہیں۔

والسلام

محمد یونس عفی عنہ

۲۵؍رمضان ۱۴۰۱ھ

﴿۷﴾

﴿شرح معانی الآثار پرتبصرہ﴾

عزیزی و محبی مولوی شبیر احمد سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا ۱۱/شوال کا لکھا ہوا لفافہ ۱۷/کو ملا، اس میں دارالعلوم بری کے بناء اور حالات ونصاب کی بھی تھی اور شجرہ ونظم یعنی مرثیہ شہیداں بھی۔

اس سے پہلے کا خط یعنی عید سے دو دن کا خط نہیں ملا۔ تمہاری کتابوں کی تفصیل معلوم ہوکر مسرت ہوئی، میں نے تو شاید پہلے بھی کہا تھا کہ تم کیا طحاوی پڑھاو گے، تم نے لاعلمی ظاہر کی تھی۔ طحاوی اگر چہ حدیث کی کتاب ہے؛ لیکن واقعۃً وہ ایک فقہ حنفی کا مجموعہ ہے جس میں مخصوص مسائل پر احناف اور ان کے مخالفین کے دلائل فراہم کرکے احناف کی تائید کی گئی ہے، اگر تم امام محمد کی الموطا اور کتاب الآثار اور کتاب الحجج دیکھو، تو تمہیں معلوم ہوگا کہ طحاوی نے روایات میں تو محدثین کا طرز لیا ہے؛ لیکن استدلال اور خاص طور سے نظری بیان میں پابندی کی ہے۔ یہ میں نہیں کہتا کہ ان کی اپنی کوئی نئی بات نہیں ہے،، بہت سی اپنی ہیں اور بہت جگہ امام محمد کی کتابوں کا کلام اصل ہے، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اتحاف النبیہ میں موطئین کو فقہیات کے ضمن میں لیا ہے، ایک مفتی کو فقہ ہی کے متعلقات رکھنے چاہیے۔

وہ غیر شعوری طور پر تمہارے یہاں جمع ہوگئے؛ مگر اپنی رائے تو یہ ہے کہ حدیث خالص تمہارے پاس ہوتی؛ مگر بھائی! تم نے ہی لائن پسند کی، ویسے دلی خواہش یہی ہے کہ صحاح میں سے کوئی کتاب تمہارے پاس ہو تو مناسب ہے۔

یہاں پر بھی عید اتوار کو ہوئی اور رمضان ۲۹/کا ہوا، امسال یہاں اندرونِ ملک کے

طلبہ کو دورہ میں نہیں لیا گیا ہے، بیرونی مستثنیٰ ہیں؛ لیکن کوئی ہے نہیں۔

حضرت شیخ دامت برکاتہم کے متعلق یہاں پر خبریں آتی رہتی ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت کے سفر کو تمام مسلمانوں کے لیے موجب خیر و برکت بنائے اور دین کی فضاؤں کو عام فرمائے اور ہم سب کی ہدایت تامہ کے فیصلے فرمائے، اپنا بنائے۔

آنکھوں کی دوا دو شیشی عبدالحق لائے اور سنا ہے تین شیشی موسیٰ لائے تھے، دوا استعمال کر رہا ہوں اور خیال ہے کہ ڈاکٹر کو پھر اطلاع دوں یا اگر کوئی موقع ہو تو علی گڑھ ہو جاؤں، دیکھو کیا مقدّر ہے۔

الحمدللہ! قلب کی حالت ٹھیک ہے، ڈاکٹر صاحب نے اپنا کچھ نہ کچھ دوا کا سلسلہ باقی رکھا ہے۔

تمہارے بھانجے کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کا حفظ بعافیت سہولت سے تکمیل کو پہنچائے اور پختہ ہو جائے، اس کی والدہ کو میرا ابھی سلام کہہ دو، میری طرف سے اپنے والدین کو میرا اسلام کہہ دینا، پُرسان احوال کو سلام مسنون۔

حضرت اقدس کی آمد پر میرا اسلام کہہ دینا اور دعا کے لیے درخواست کرالینا۔

بندہ کے لیے دل سے دعائیں ظاہری و باطنی صحت اور میرے صلاح و فلاح کے لیے۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ
۲۱ر شوال ۱۴۰۱ھ

﴿۸﴾

﴿سابقہ مکتوب کا تکملہ﴾

عزیزی وحبیبی سلمہ اللہ تعالی و بارک فی علمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل ایک خط لکھا ہے؛ لیکن بعض باتیں رہ گئیں، اس لیے آج پھر یہ پرچہ لکھ رہا ہوں، تم نے جو کتاب عزیزم موسی کو لکھی تھی وہ اس نے خرید لی ہے، ایک بلکہ دو کتابوں کا اضافہ میں نے کرادیا ہے، ایک نیل الامانی شرح مختصر المعانی اور دوسرے حیات طحاوی مصنفہ مولوی سعید پالن پوری اور میں نے کہہ دیا ہے اس کی قیمت میں ادا کردوں گا۔

دوم امر یہ ہے کہ تمہارے روپیے ممبئی سے آ گئے ہیں، ان کا کیا کرنا ہے، کس کو دینا ہے یا اگر دینا ہے تو یکمشت یا بالاقساط، اس کی تفصیل فوراً لکھو، دعاؤں میں خاص طور سے یاد رکھنا۔

اس وقت کچھ میں پریشان بھی ہوں، بڑے اہتمام سے دعا کرنا، پُرسان احوال کو سلام مسنون۔

معلوم ہوا کہ کتاب آ گئی، ابھی بعد الجمعہ قیمت دے دی۔

بندہ

محمد یونس عفی عنہ

یوم الجمعہ ۴؍ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

﴿۹﴾

﴿دفتری کام علمی مشغولی میں بہت زیادہ حارج بنتا ہے﴾

﴿کتاب ''حیات طحاوی'' کے بعض اوہام کی وضاحت﴾

عزیز گرامی قدر سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط بڑے انتظار کے بعد ملا، تفصیلی حالات معلوم ہوئے، حضرت اقدس مدظلہ کی بیماری سے قلق ہوا، اللہ تعالیٰ حضرت کو تادیر صحت کے ساتھ زندہ سلامت رکھے، وہاں کے قیام سے لوگوں کو فائدہ ہونا ایک کھلی بات ہے، حضرت کی ذات گرامی ہی ایسی ہے کہ جہاں تشریف لے جاتے ہیں فائدہ ہی ہوتا ہے۔

تمہارے والد صاحب کی بیماری سے رنج ہے، ان کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، اللہ تعالیٰ ہی شفائے تامہ عطا فرمائے۔

تمہارے اسباق کی تفصیل سے بہت ہی خوشی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اخلاص و برکت سے نوازے۔ تمہارے پہلے خطوط سے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ طحاوی کے ساتھ موطا مالک ومحمد بھی تمہارے یہاں ہے؛ مگر اس آخری خط سے معلوم ہوا کہ دونوں نہیں ہے، اس کا کیا سبب ہے؟ کیا اسباق کی کثرت کی وجہ سے تخفیف ہوئی یا دفتری کام سپرد ہونے کی وجہ سے؟ اللہ تعالیٰ تم کو حساب کتاب کے چکر سے نجات دے۔ یہ کام علمی مشغولی میں بہت زیادہ حارج بنتا ہے۔

یہاں سے حیات طحاوی بھجوائی تھی، اس میں ایک جگہ طحاوی کے پہلے شارح کا نام محمد منبجی لکھا گیا ہے جو وہم ہے، صحیح ابو محمد ہے جیسا کہ علامہ کوثری ؒ نے الحاوی میں لکھا ہے، اسی طرح تقدمہ نصب الرایہ میں لکھا ہوا ہے، ان کا نام علی بن ابراہیم بن مسعود ہے، تمہارے پاس غالباً

نصب الرایہ ہوگی، جہاں حفاظ حنفیہ کا ذکر ہے اس میں ان کا تذکرہ ملے گا، اسی طرح اس میں اور بھی بعض اوہام ہیں، جب کوئی بات بیان کرنا تو حتی الوسع اپنی صحت کی رعایت کرتے ہوئے اصل ماخذ کو دیکھنے کی کوشش کرنا۔

صحت کا ضرور خیال رکھنا۔ میری صحت آج کل اچھی نہیں ہے، نزلہ بخار کا اثر ہے اور خون کی خرابی سے الگ پریشانی ہے، دل سے دعا کرتے رہو، نیز میری علمی وعملی وروحانی ترقیات کے لیے دل سے دعا کرتے رہنا، اللہ تعالی تمام فتن سے ہمیشہ حفاظت میں رکھے۔

تمہارے لیے میں ہمیشہ دل سے دعا کرتا ہوں۔ تمہاری ترقی میرے لیے باعث مسرت ہے، اللہ تعالی مزید بر مزید فرمائے، ایک چھوٹا سا رسالہ اوائل بھیجا ہے، امید ہے کہ مل جائے گا۔

میرے پیارے! میں نے تمہارے روپیوں کے متعلق لکھا تھا؛ مگر تم نے جواب میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں کیا، مجھے اس کا بہت فکر ہے، امانت سے میں بہت ڈرتا ہوں، میرا حجرہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے، تم جانتے ہی ہو، فوراً اس کے متعلق لکھو، یک مرتبہ دے دوں یا بالاقساط؟

تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے، موقع پاتے ہی لکھا کرو، تاخیر نہ کرو، مجھے وہاں کے حالات اور تمہارے اسباق وغیرہ کا خیال رہتا ہے۔ اس وقت اور کوئی بات قابل ذکر نہیں ہے، حُجّاج حج کو جارہے ہیں، مفتی عبدالعزیز، مفتی عبدالقیوم بھی کل ہوائی جہاز سے حج کے لیے روانہ ہوگئے، اللہ تعالی سب کو حج مبرور سے نوازے۔

اپنے والدین اخوہ واخوات اور پرسان احوال کو سلام مسنون و درخواست دعا۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

۲۵ /ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

﴿۱۰﴾

﴿عیدالاضحی اور قربانی کے بارے میں دریافت احوال﴾

﴿مظاہر علوم میں ایک طالب علم کی ناگہانی وفات کا حادثہ﴾

عزیزم سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارے خط کے جواب میں ایک خط عزیز موسی سلمہ کے لفافے میں بھجوایا تھا، امید ہے کہ مل گیا ہوگا اور خیال تھا کہ تم خود ہی جواب لکھو گے، تاامروز کوئی خبر نہ ملی اور میں مسلسل انتظار ہی میں رہا، خاص طور سے انتظار کا باعث تمہارے پانصد (پانچ سو) روپئے ہیں، جو بمبئی سے آ گئے، لینے والے صاحب کے بھائی عبدالرحمن بھائی آئے تھے اور دے گئے، وہ رکھے ہوئے ہیں کس کو دوں؟ کیا کروں؟ سخت انتظار ہے، خط ملتے ہی فوراً اس کے متعلق لکھو۔

تمہارے یہاں عیدالاضحی کس دن ہوئی؟ یہاں تو ۹/اکتوبر بروز جمعہ ہوئی ہے، دونوں تاریخوں میں ایک دن کا فرق چل رہا ہے، تم نے قربانی کی یا نہیں؟ اگر کی تو کیا صورت ہوئی، اپنے گھر یا مذبح میں؟ تم نے عید گھر کی یا مدرسہ پر؟ کس نے عید کی نماز پڑھائی؟

ایک رسالہ ''الاوائل لمحمد سعید بن سنبل'' ہوائی جہاز سے بھجوایا تھا جو ملا ہوگا۔ بندۂ خدا! اس کی رسید ہی لکھ بھیجتا، امسال سر میں درد رہتا ہے اور ہر وقت تبخیر، دعائے خیر کرنا۔

کل سے اسباق شروع ہو جائیں گے، دعاؤں میں اہتمام کرنا اور دل سے دعا کرتے رہنا۔ تمہارے اسباق کہاں تک ہو گئے؟ خیریت وعافیت ضرور لکھتے رہنا۔ ہاں! ایک بات لکھنی تھی وہ بھول گیا تھا۔ تم نے لکھا تھا کہ حضرت اقدس مدظلہ کے سامنے تم نے مسلسل بالاولیۃ قراءت کی، اس سے بے حد خوشی ہوئی، اللہ مبارک کرے۔

یہاں تک کل شام کولکھا تھا اور خیال تھا کہ شاید آئندہ کل تمہارا کوئی خط آجائے تو باقی پھر لکھوں گا؛ لیکن آیا ہی نہیں ، شاید عزیز موسی کے نام ہو وہ آج کہیں گیا ہے۔

آج میری طبیعت خراب ہو رہی ہے، سر میں خوب درد ہے اور نزلہ وزکام کے ساتھ حرارت بھی ہے۔ آج بروز منگل تعطیل عید الاضحی ختم ہو رہی ہے، کل بدھ سے پھر اسباق شروع ہوں گے، برکت کی خوب دعا کرنا۔ بلا مبالغہ تمہارا ہر وقت خیال لگا رہتا ہے، تمہارے خط کا اور تدریسی تفصیل کا انتظار رہتا ہے۔

یہاں ایک طالب علم کا- جو کافیہ پڑھتا تھا- ۸/ ذی الحجہ کو عجیب طرح انتقال ہو گیا، مغرب کے قریب اپنے حجرہ میں ایک بچے سے باتیں کر رہا تھا، مغرب کی اذان ہونے لگی تو اس بچے نے کہا کہ نماز کو چلو، وہ اٹھا دو قدم چلا کہ پشت کی طرف کو گرا اور چند منٹ میں سانس بند ہو گیا۔ ہم لوگ نماز میں تھے، فراغت کے بعد معلوم ہوا، سارا مدرسہ مدرسین وطلبہ جنازہ میں شریک ہوئے، اللہ تعالی مغفرت فرمائے۔

آج رات موسی آ گیا، اس نے تمہارا خط دیا، خوشی ہوئی اور موطئین کی خبر سے بہت ہی خوشی ہوئی، میں تمہارے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔ تمہارے خط میں تمہارے روپیوں کا کوئی تذکرہ نہیں ہے، مجھے تو خیال تھا کہ تم اس خط میں ضرور تفصیل لکھو گے، مجھے تشویش ہے، اپنے روپیوں کا مصرف لکھو۔

تمہارے پاس ''فیض الباری'' ہے یا نہیں؟ معلوم ہوا کہ دیوبند والوں نے فوٹو لے کر چھاپا ہے، اگر نہ ہو تو خرید کر یہاں سے روانہ کرادی جائے، دعاؤں میں یاد رکھنا، خاص طور سے بخاری شریف کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہنا، والسلام۔

محمد یونس عفی عنہ

۱۵/ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

﴿١١﴾

﴿"أقيموا صُفوفكم" کو "الجماعة للفائت من الصلاة" ترجمہ سے کیامناسبت ہے؟﴾

نسائی شریف میں صفحہ نمبر ۱۳۵/ پر ترجمہ "الجماعة للفائت من الصلاة" کے تحت حضرت انسؓ کی حدیث "أقيموا صُفوفكم" کو ترجمہ سے کیامناسبت ہے؟

احقر کے ذہن میں ایک توجیہ آئی ہے کہ ممکن ہے کہ حدیث کے عموم سے ترجمہ ثابت کیاہو۔

شبیر احمد لندنی

جواب از حضرت جونپوریؒ:

حضرت انسؓ کی حدیث مرفوع "أقيموا صفوفكم وتراصوا فإني أراكم من وراء ظهري" حمید کے طریق سے امام احمدؒ (ص: ۱۸۲/ ۳،ص: ۲۶۳/ ۳) اور امام بخاریؒ (ص: ۱۰۰) نے تخریج کی ہے اور یہ حدیث ایک ہی سند سے نسائی کے مصری و ہندی نسخوں میں دوجگہ ملتی ہے، اول: ترجمہ "حثُّ الإمام على رصّ الصفوف والمقاربة بينها" کے تحت (ص: ۱۳۱/ ۱) اور دوسرے: "الجماعة للفائت من الصلاة" کے تحت (ص: ۱۳۵/ ۱)۔

یہ تکرار کسی ناسخ کا کارنامہ معلوم ہوتا ہے۔ حافظ جمال الدین المزیؒ نے تحفۃ الاشراف (ص: ۱۷۷/ ۱) میں نسائی کی طرف منسوب کی ہے؛ لیکن یہ نہیں لکھا کہ یہ حدیث امام نسائیؒ

نے دو جگہ روایت کی ہے؛ حالاں کہ ان کی عادت تنبیہ کرنے کی ہے اور بظاہر پہلی ہی جگہ صحیح ہے، دوسری جگہ ناسخ کی غلطی سے درج ہوگئی ہے۔

اس کے تین قرائن ہیں: اول تو یہ کہ دوسری جگہ بعض نسخوں میں یہ حدیث نہیں کما ذکرہ صاحب الحاشیۃ السلفیۃ (ص:۹۷/۱) اور دوسرا قرینہ یہ ہے کہ علامہ سندیؒ نے اپنے حاشیہ میں صرف پہلی جگہ اس کے بعض الفاظ سے تعرض کیا ہے اور تیسرا قرینہ یہ ہے کہ یہ روایت پہلے ترجمہ کے تو مطابق ہے اور دوسرے ترجمہ کے نہیں۔

اور اگر بالفرض مان لیں کہ دوسری جگہ امام نسائیؒ ہی نے درج کی ہے تو پھر ترجمہ عموم حدیث سے ثابت ہوگا؛ کیوں کہ "أقیموا صفوفکم" جماعت کو خطاب ہے اور یہ اپنے عموم کی وجہ سے حضر وسفر، اداء وقضاء سب کو شامل ہے جیسا کہ تم نے لکھا ہے۔

محمد یونس عفی عنہ
۲۶/محرم الحرام/ ۱۴۰۲

﴿۱۲﴾

﴿مسلم شریف کی سند﴾

﴿تخریجات احادیث﴾

عزیز گرامی قدر سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا مفصل خط بڑے انتظار کے بعد بہت تاخیر سے ملا؛ لیکن مجھے جواب کا فوری موقع نہیں ملا، اسی دن مجھے دہلی جانا تھا، حضرت اقدس (شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی) مدظلہ دہلی جاچکے تھے، وہاں چار روز قیام کے بعد پانچویں دن صبح واپس ہوا، بارہ بجے سہارنپور پہنچا، ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت ۱۷ / جنوری کو دہلی سے مکہ مکرمہ روانہ ہوں گے۔ شاید پھر جانا ہو جائے، حضرت اب بہت ہی کمزور ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ قوت وصحت عطا فرمائے اور ان کے فیوض سے ہم سب کو پوری طرح مستفیض فرمائے۔

عزیزم مولوی بلال سلمہ کی اجازت کی خبر سے دلی خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، تمہاری مفصل تعلیمی حالت معلوم ہو کر دل بے حد مسرور ہوا، اللہ تعالیٰ ترقیات سے نوازے اور اس سے اگلے زینہ پر آسانی کے ساتھ چڑھائے۔

مسلم شریف کی شروح میں نووی کے علاوہ علامہ ابو عبداللہ الابیؒ کی "الإکمال" (إکمال الإکمال) اور اس کے ذیل میں "مکمّل الإکمال" للسنوسی حجاز میں چھپ چکی ہے، وہ ضرور منگوالو، پاکستانی مطبوعہ مسلم پر علامہ سندیؒ کا حاشیہ بھی چڑھا ہوا ہے، دیوبند میں فتح الملہم کی جلد اول ہی دوبارہ طبع ہوئی تھی بعد میں بظاہر اہل مطبع نے تکمیل کا ارادہ ملتوی کر دیا، اگر تمہارے پاس فتح الباری ہو تو بہت مفید ہوگی، افسوس ہے کہ میں تم سے بہت دور رہوں،

آسانی سے تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا، ویسے میں تمہاری ہر طرح کی خدمت کے لیے حاضر ہوں۔
خیال ہے کہ مقدمہ مسلم میں عنعنہ کی بحث میں جن معنعن روایات کو امام مسلمؒ نے یہ سمجھ کر استدلال کیا ہے کہ سماع راوی ومروی عنہ کی تصریح کے ساتھ ان کا کہیں وجود نہیں ہے اوران میں سے بعض پر بندہ کے تعقبات ہیں کسی سے نقل کرواکر بھیجوں گا، مسلم شریف کی سند درج کررہا ہوں۔

أخبرنا شيخنا العلامة مولانا منظور أحمد السهارنبوري المتوفى ليلة الاثنين لسبع بقين من جمادى الأولى سنة ثمان وثمانين وثلث مائة وألف بقراءة أكثره مني وبعضها بقراءة غيري وأنا أسمع، وأخبرنا شيخنا العلامة المحدث مولانا محمد زكريا الكاندهلوي ثم المهاجر المدني بقراءة أوله والباقي إجازة، كلاهما عن مولانا العلامة المحدث خليل أحمد السهارنبوري المهاجر المدني، عن مولانا محمد مظهر النانوتوي، عن مولانا مملوك العلي النانوتوي، عن شمس العلماء مولانا رشيد الدين خان البخاري، عن محدث الدهر الشاه عبدالعزيز الدهلوي، عن أبيه مسند العصر الإمام ولي الله وخاله مولانا محمد عاشق الفلتي، كلاهما عن أبي طاهر الكردي، عن أبيه إبراهيم الكردي، عن الشيخ سلطان بن أحمد المزاحي، عن الشيخ شهاب الدين أحمد بن خليل السبكي، عن النجم الغيطي، عن الزين زكريا الأنصاري، عن الحافظ ابن حجر العسقلاني، عن الشيخ صلاح بن أبي عمر المقدسي، عن الشيخ فخر الدين أبي الحسن علي بن أحمد المقدسي المعروف بابن البخاري، عن الشيخ أبي الحسن مؤيد بن محمد الطوسي، عن فقيه الحرم أبي عبدالله محمد بن فضل الفراوي، عن الإمام أبي الحسين عبدالغافر بن محمد الفارسي، عن أبي أحمد محمد بن عيسى الجلودي النيسابوري، عن أبي إسحاق إبراهيم بن محمد بن سفيان

الفقيه الجلودي، عن صاحب الكتاب الإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري.

حضرت سہارنپوری کی بعض اسانید اوجز کے مقدمہ میں دیکھ لو! مسلم شریف کے درس میں شرح نووی اہتمام سے دیکھنا اور انہوں نے جو ابواب وتراجم منعقد کیے ہیں اس پر نظر رکھنا، استخراج مسئلہ میں معین ہوگا۔

اصول حدیث میں تدریب الراوی، توجیہ النظر، فتح المغیث ضرور منگوالینا۔ شروح حدیث میں فتح الباری، عمدۃ القاری، قسطلانی، کرمانی، اکمال الاکمال للابی، تحفۃ الاحوذی، ضرور منگوالو۔ اپنی صحت کا بہت خیال رکھنا۔

محنت حسب گنجائش ہی کرنا۔ تمہارے اسباق بہت زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ ہی پوری مدد فرمائے۔ عزیزم مولوی یوسف سلمہ سے سلام مسنون کے بعد اگر مناسب سمجھو تو تمہارے اسباق سے میری مسرت کا اظہار کردینا۔ تم نے عزیز موسیٰ سلمہ کو کوئی پرچہ نہیں لکھا، آئندہ جب مجھے خط لکھو تو اس میں عزیز موسیٰ کو بھی خط لکھا کرو۔ تمہارا ہر وقت خیال لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ پوری مدد فرمائے۔ تم بھی میرے لیے دل سے دعا کرتے رہو۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

شب جمعہ ۱۸ربیع الاول ۱۴۰۲ھ م ۱۵رجنوری ۱۹۸۲ء

بعد میں پھر دہلی جانا ہوا، حضرت والا جمعہ کے دن مغرب بعد طیارہ باکی سے کراچی اور وہاں سے شنبہ کی رات میں جدہ سے مکہ روانہ ہوگئے۔

۲۳رجنوری شنبہ

قوله ص ٢٢/سطر ١٨: (إن أيوب السختياني): أخرجه النَّسائي.

قوله ص ٢٢/ ١٨: (وجماعة غيرهم): كحمَّاد بن سلمة عند الدّارمي ص ٢٢٧.

قوله ص ٢٢/ ١٨: (الليث بن سعد وداود العطّار): رواية الليث عند النّسائي ٢/ ١١ والدّارمي ص ٢٢٧. ورواية داود العطّار عند أبي عوانة، ف (فتح الباري) ١٠/ ٣١٢.

قوله ص ٢٢/ ١٩: (ووهيب بن خالد): حديث وهيب أخرجه البخاري ص ٨٧٨.

قوله: (أبو أسامة): ص ٣٧٨ (أي أخرجه مسلم ص ٣٧٨).

قوله ص ٢٢/ ١٩: (عن هشام قال أخبرني هشمان بن عروة): وذكر الحميدي (ص ١٠٦) عن سفيان بن عيينة أن عثمان بن عروة قال له: ما روى هشام بن عروة هذا الحديث إلا عنّي.

قوله ص ٢٢/ ٢٠: (وروى الزّهري): أخرجه النسائي كما في النووي (ص ٢٣).

قوله ص ٢٣/ ١: (مالك بن أنس): أخرجه المصنف ص ١٤٢).

قوله ص ٢٣/ ١: (فقال يحيى بن أبي كثير): أخرجه المصنف ص ٣٥٣ والدارمي ص ٢١٧.

قوله: (وروى ابن عيينة): فيما أخرجه النسائي ٢/ ١٩٩ والترمذي.

قوله ص٢٣/٢: (فرواه حماد): أخرجه المصنف ص١٥٠ والبخاري ص ٦٠٦، ص ٨٣٠، وأبو داود ٣٥٤/٤ والنسائي كلهم من طريق حماد بن زيد، وقال النسائي: لا أعلم أحدًا وافق حمادًا على ذلك، يعني ذِكر محمد بن علي بين عمرو بن دينار وجابر. ومال الترمذي أيضا إلى ترجيح رواية ابن عيينة، وقال: سمعت محمدًا يقول: ابن عيينة أحفظ من حماد. قال الحافظ (٥٥٩/٩): لكن اقتصر البخاري ومسلم على تخريج طريق حماد بن زيد.

قوله ص٢٣/٢: (من قبل في فساد الحديث): كذا في النسخ الهندية، وفي النسخة التي على هامش القسطلاني ص٢٣٢: "فساد الحديث" بحذف كلمة "في"، وعلى هذا فهو خبر "كانت".

قوله ص٢٣/٤: (لمكان الإرسال): في المصرية التي على ناصية شرح السنوسي٤٣/١: "إمكان الإرسال".

قوله ص٢٣/١٠: (وليس في روايته عنهما ذكر السماع): عند البخاري في المغازي: عبد الله بن يزيد سمع أبا مسعود.

قوله ص٢٣/١٠: (وليس في روايته عنهما ذكر السماع): قلت: حديث عبد الله بن يزيد عن أبي مسعود: "نفقة الرجل على أهله صدقة"، أخرجه المصنف في الزكاة ص ٣٢٤. وأخرجه البخاري في مواضع: في الإيمان ص ١٣، وفي المغازي ص ٥٧١، وفي النفقات ص ٨٠٥، ولفظ المغازي: حدَّثنا مسلم حدَّثنا شعبة عن عدي، عن عبد الله بن يزيد سمع أبا مسعود البدري، عن النبي صلى الله عليه

وسلم قال: "نفقة الرجل على أهله صدقة". ف (فتح الباري) ٧/٢٤٦.

قوله ص ٢٣/١٢: (يضعف): صوابه: "بضعف".

قوله ص ٢٣/١٣: (ممن يهن): صوابه: "مما يهن"، كما في النسخة التي على هامش القسطلاني ١/٢٣٥.

قوله ص ٢٣/١٤: (أبو عثمان النهدي): سيأتي حديث أبي عثمان النهدي عند المصنف ص ٢٣٥، وأخرجه أبو داود ١/٣١٤.

قوله ص ٢٣/١٤: (قد أسند كل واحد منهما): حديث أبي رافع أخرجه أبو داود ٣/٣٩٤.

قوله ص ٢٣/١٤: (أنهما عاينا أبيا): قلت: قد وقع تصريح سماع أبي عثمان النهدي عند أحمد ٥/١٣٣ حيث قال: حدثني أبي بن كعب.

قوله ص ٢٤/١: (وأسند أبو عمرو الشيباني): أخرجه مسلم في الجهاد ٢/١٣٧.

قوله ص ٢٤/١: (أبو معمر): حديث أبي معمر أخرجه المصنف في الصلاة ص ١٨١: كان عليه السلام يمسح مناكبنا في الصلاة. وحديثه الثاني: لا تجزئ صلاة الرجل حتى يقيم ظهره في الركوع والسجود، أخرجه أبو داود ٢/٧١، والترمذي ١/٣٦، والنسائي ١/١٦٧، ١٥٨، وابن ماجه ص ٦٧، والدارمي ص ١٥٨، والدارقطني ص ١٣٣ وقال: هذا إسناد صحيح ثابت، والبيهقي وابن الجارود ص ١٠٤، وحمزة بن يوسف السهمي في تاريخ جرجان ص ٦١.

قوله ص٢٤/٢: (أسند عبيد بن عمير): أخرجه مسلم في الجنائز ص٣٠: لمَا مات أبو سلمة قلت: غريب في أرض غربة، لأبكين بكاء يتحدث عنه.

قوله ص٢٤/٣: (ثلاثة أخبار): أخرجها الشيخان.

قوله ص٢٤/٢: (وأسند قيس بن أبي حازم عن أبي مسعود ثلاثة أخبار): قلت: الأول منها: إن الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد من الناس..... الحديث، أخرجه البخاري ص ١٤١، ص ١٤٤، ص ٢٩٥، والمصنف ص ٢٩٩. وقد وقع التصريح بسماع قيس عن أبي مسعود عند البخاري في أول الكسوف، قال: حدثنا شهاب بن عباد، أخبرنا إبراهيم بن حميد عن إسماعيل عن قيس قال: سمعت أبا مسعود يقول: قال النبي ﷺ: "إن الشمس ".........الحديث.

ومنها حديث: قال رجل: "إني لأتأخر عن صلاة الغداة من أجل فلان مما يطيل بنا"، أخرجه البخاري ص ١٩، ص ٩٧، ص ٩٨، ص ٩٠٢، ص ١٠٦٠، ومسلم ص ١٨٨، وقد صرح قيس بن أبي حازم بالإخبار عن أبي مسعود عند البخاري في الصلاة، قال: حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا إسماعيل سمعت قيسا قال: أخبرني أبو مسعود أن رجلا قال: والله إني لأتأخر يا رسول الله.....الحديث.

ومنها حديث: إن الإيمان ههنا وأشار إلى اليمن، أخرجه البخاري ص ٤٦٦ ومسلم ص ٥٢، ولم أقف في الصحيحين على تصريح السماع، وهذا لا يضر على مذهب البخارى لما ثبت السماع وإن كان في حديث آخر.

قوله ص٢٤/٣: (وأسند عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أنس بن مالك):

أخرجه مسلم ٢/١٧٩.

قوله ص٢٤/٣: (وقد حفظ عن عمر بن الخطاب): قال ابن كثير ١/٥٤٥: وقد حكم مسلم في مقدمة كتابه بسماع ابن أبي ليلى عن عمر، وقد جاء مصرحاً به في هذا الحديث وفي غيره، وهو الصواب إن شاء الله، وإن كان يحيى بن معين وأبو حاتم والنسائي قد قالوا: إنه لم يسمع منه. والحديث الذي أشار إليه هو ما أخرجه أحمد والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه وأبو يعلى عن ابن أبي ليلى عن عمر قال: صلاة السفر ركعتان... الحديث. وقد صرح أبو يعلى بسماعه عنه في بعض طرقه كما ذكره الزيلعي ٢/١٩٠، وقد ثبت سماع ابن أبي ليلى عن عمر في غير واحد من الأحاديث كما بسطه المحشي في هامش نصب الراية ٢/١٨٩.

قوله ص٢٤/٤: (وأسند ربعي بن حراش ... عن أبي بكرة): أخرجه المصنف في الفتن ٢/٣٨٩، وأشار إليه البخاري ص١٠٤٩.

قوله ص٢٤/٥: (عن أبي شريح الخزاعي) أخرجه المصنف في الإيمان ص٥٠.

قوله: (وأسند النعمان بن أبي عياش عن أبي سعيد الخدري ثلاثة أحاديث): الأول حديث: من صام يوما في سبيل الله باعد الله وجهه من النار سبعين خريفاً، أخرجه البخاري في الجهاد ص ٣٩٨، ومسلم في الصوم ص ٣٦٤، عنه عن أبي سعيد.

وأما الثاني: إن في الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع

مائة عام ما يقطعها، أخرجه البخاري في الرقاق ص ٩٧٠، ومسلم في صفة الجنة ص ٣٧٨. قال مسلم: حدثنا إسحاق بن إبراهيم الحنظلي أنا المخزومي نا وهيب عن أبي حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها، قال أبو حازم: فحدثت به نعمان بن أبي عياش الزرقي، فقال حدثني أبو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن في الجنة شجرة... الحديث، وأخرجه البخاري فقال: قال إسحاق بن إبراهيم، وقال أخبرني أبو سعيد الخدري، فهذا الحديث قد صرح فيه النعمان بن أبي عياش بتحديث أبي سعيد الخدري وإخباره له، فثبت بذلك السماع في كل روايته عن أبي سعيد على مذهب البخاري، وهذا من العجائب أن مسلما ينفي سماعه منه وقد أخرج بنفسه الإسناد المصرح بتحديثه إياه، والله الموفق.

وأما الثالث فما أخرجاه البخاري في صفة الجنة ص ٩٧٠ ومسلم أيضا فيه ٣٧٨/٢ من طريق أبي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن أهل الجنة ليتراءون الغرف في الجنة كما تراءون الكوكب في السماء، قال أبو حازم: فحدّثت النعمان بن أبي عياش فقال: أشهد لسمعت أبا سعيد يحدث، ويزيد فيه: كما تراءون الكوكب الغابر في الأفق الشرقي والغربي، ولفظ مسلم: فقال سمعت أبا سعيد ولم يذكر: أشهد، وهذا الحديث من قبيل الحديث السابق حيث أخرجه مسلم مصرحاً بالسماع ونفاه في المقدمة.

وسيأتي حديث رابع في الإيمان ص ١١٥ وليس فيه تصريح السماع.

قوله ص٢٤/٥: (وأسند عطاء بن يزيد الليثي عن تميم الداري عن النبي صلى الله عليه وسلم حديثا) قلت: هو حديث: الدين النصيحة، أخرجه مسلم في الإيمان ص٥٤، وقد صرح عطاء بن يزيد بسماعه عن تميم الداري عند ابن خزيمة، كما في الفتح تحت: باب الدين النصيحة. وكذا وقع تصريح سماعه عند الطبراني في الكبير ٢/٤٢.

قوله ص٢٤/٦: (وأسند سليمان بن يسار عن رافع بن خديج): قلت: أخرجه المصنف في البيوع ٢/١٣.

یہ جلدی جلدی کچھ تو عزیزم مولوی سعید مظفرنگری سے نقل کرایا، باقی خود نقل کیا، بعض روایتوں میں سماع کی تصریح نہیں ہے؛ لیکن حاشیہ پر تخریج تھی، تمہارے لیے لکھ دی۔

میری صحت کے لیے اور علم وعمل واخلاص وتفوق میں ترقی کی دعا کرتے رہنا۔

عزیزانم مولوی محمد یوسف ومولوی بلال سلمہما سے سلام مسنون، مولوی ہاشم اور اپنے والدین واخوہ واخوات سے حسب مصلحت سلام مسنون اور بچوں کو دعوات، والسلام

محمد یونس عفی عنہ

﴿۱۳﴾

﴿سفر عمرہ کے دوران معمولات کی ہدایات﴾

﴿حدیث ومتعلقات حدیث کی اہم کتابیں﴾

عزیز گرامی قدر سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمھارا خط ملنے سے چند منٹ پیشتر تمہارے نام بلیک برن کے پتہ پر ڈاک کے حوالے کر چکا تھا، اس خط سے بہت خوشی ہوئی، تمھارے سفر حجاز ومدینہ منورہ سے بے حد مسرت ہے، اللہ تعالیٰ اس سفر کو قبول فرمائے اور مثمر ثمرات و برکات بنائے، وہاں کی برکات سے نوازے اور بے ادبی سے محفوظ رکھے۔

ماہ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے؛ بلکہ تمام کتب سماویہ؛ تورات وزبور وانجیل بھی اسی ماہ میں نازل ہوئی ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے؛ اس لیے عام اوقات تلاوت میں صرف ہو اور باقی اوقات درود شریف میں۔

روضۂ اطہر علی صاحبہا الصلوۃ والسلام پر اس ناکارہ وروسیاہ کا بھی صلوۃ وسلام پیش کرنا، جی یہ چاہتا ہے کہ اگر صورت بن جائے تو تم حج کر کے ہی واپس جاؤ۔ اگر حضرت نور اللہ مرقدہ حیات ہوتے تو شاید اُن کی برکت سے ہماری بھی اس رمضان المبارک میں حاضری ہوگئی ہوتی؛ مگر اب تو بظاہر امکان نہیں ہے۔ میں نے جن امور کے لیے دعا کرنے کو لکھا ہے اور زبانی بھی کہا تھا ضرور دعا کرتے رہنا۔

میں نے فہرست بہت لمبی لکھ دی ہے اگر سب خرید سکو تو کیا کہنا! ورنہ کرمانی، فتح القدیر، خصائص کبریٰ، المحلی لابن حزم، الاحکام لہ (لابن حزم) الجمہرہ لہ (لابن حزم)، اتحاف السادۃ،

لسان المیزان،خلق افعال العباد،تحفۃ الاحوذی،حلیۃ الاولیاء،موارد الظمآن للھیثمی،جزء الرفع،جزء القراءۃ کلھا للامام البخاری،العلل لابن ابی حاتم،کتاب الاسماء والصفات للبیہقی،کتاب الرد علی الجھمیۃ لعثمان الدارمی ولابن ابی حاتم،کتاب السنۃ لأحمد،وفاء الوفاء،مجمع الزوائد،مشکل الآثار للطحاوی،الالماع،الجامع للخطیب،محاسن الاصطلاح،کشاف جس کے آخر میں تخریج احادیث بھی ہے،امثال الحدیث للرامہرمزی،فتاوی حدیثیہ،کتاب الزواجر کلاھما لابن حجر المکی،جمع الوسائل مع المناوی ورنہ مجرد،اور جن کتابوں کے آگے گول دائرہ بنا ہوا ہے ضرور لے لیں اور جو تم مناسب سمجھو مثلاً: متن حدیث پر کوئی نئی کتاب ہو یا تاریخ حدیث ورجال پر،تاریخ یحییٰ بن معین جو ابھی چھپی ہے،میرے پاس ہے،میرے کچھ روپیے مولوی اسماعیل صاحب بدات خلیفہ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے پاس ہے لے لینا۔

دعاؤں میں خاص طور سے یاد رکھنا،اگر مناسب سمجھو تو بھائی طلحہ،مولانا عاقل،بھائی ابوالحسن،قاضی عبدالقادر،عزیزم مولوی حبیب اللہ،مولوی نجیب اللہ،مولوی نذیر الدین،صوفی اقبال،مولوی شاہد وغیرہم کو سلام کہہ دینا۔

کتابیں ضرور خرید لینا اور بعد میں مولوی حبیب اللہ کو اطلاع کر دینا،یہ بھی معلوم کر لینا کہ ان کے پاس یہ نئی کیا کیا کتابیں ہیں،کہیں تکرار نہ ہو جائے۔عزیزم مولوی عبدالحفیظ اگر ہوں تو ان سے بھی سلام کہہ دینا اور دعا کے لیے کہنا،مولوی یوسف متالا کو سلام کہنا اور دعا کے لیے کہنا۔

تمہارے مولوی موسی اس وقت ہر دوئی ہے،آنے کی خبر نہیں۔والسلام

محمد یونس عفی عنہ

۸؍رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

(۱) كرماني شرح البخاري

(۲) جمع الوسائل شرح الشمائل، بر حاشيه شرح المناوي

(۳) الإيمان لأبي عبيد القاسم بن سلام

(۴) البدور السافرة للسيوطي

(۵) التمهيد لابن عبد البر

(۶) تحفة الأحوذي للمباركفوري مع مقدمه

(۷) حلية الأولياء لأبي نعيم الأصبهاني

(۸) العلل لابن أبي حاتم مكمل

(۹) العلل للإمام أحمد بن حنبل جمع ابنه عبد الله

(۱۰) كتاب الرد على الجهمية لابن أبي حاتم

(۱۱) كتاب الرد على الجهمية لعثمان الدارمي

(۱۲) كتاب الأسماء و الصفات للبيهقي

(۱۳) كتاب السنة للإمام أحمد

ممکن ہے کہ دارمی اور ابن ابی حاتم کی کتابیں کتاب السنۃ کے نام سے چھپی ہوں۔

(۱۴) خصائص كبرى للسيوطي

(۱۵) شرح الصدور للسيوطي

(۱۶) أمثال الحديث للرامهرمزي

(۱۷) التطفيل للخطيب

(۱۸) الجامع لآداب الراوي و السامع للخطيب

(۱۹) الإلماع للقاضي عياض

(۲۰) محاسن الاصطلاح للبلقيني

(۲۱)

(۲۲) ديوان الضعفاء للذهبي

(۲۳) المغني في الضعفاء للذهبي

(۲۴) لسان الميزان

(۲۵) جذوة المقتبس ●

(۲٦) أحكام عبد الحق ●

(۲۷) التنقيح لابن الجوزى ●

(۲۸) أسد الغابة لابن الأثير ●

(۲۹) الإصابة ●

(۳۰) الاستيعاب ●

(۳۱) الإلمام لابن دقيق العيد ●

(۳۲) إحياء العلوم در چار جلد مع تخريج العراقي ●

(۳۳) اتحاف السادة المتقين شرح إحياء العلوم للزبيدي

(۳۴) كتاب الزواجر لابن حجر المكي

(۳۵) فتاوى حديثية لابن حجر المكي بر حاشيه الدرر المنتشرة (ورنہ مجرد)

(۳٦) كتاب سوالات الآجري أباداود السجستاني

(۳۷) مشكل الآثار للطحاوي

(۳۸) المحلى لابن حزم

(۳۹) الإحكام لابن حزم

(۴۰) الفصل في الملل والأهواء والنحل لابن حزم

(۴۱) جمهرة الأنساب لابن حزم

(۴۲) لباب الأنساب لابن الأثير

(۴۳) المنتقى لابن الجارود ●

(۴۴) وفاء الوفاء للسمهودي

(۴۵) مجمع الزوائد للهيثمي

(۴۶) كشاف (در چار جلد و در جلد اخیر تخریج احادیث کشاف)

(۴۷) زاد المسير لابن الجوزي

(۴۸) تفسير المعالم للبغوي جامع *جو تفسیر خازن کے ساتھ ہو*

(۴۹) سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني (*جتنی جلدیں ہوں، اول میرے پاس ہے*)

(۵۰) صحيح الجامع الصغير للألباني

(۵۱) ضعيف الجامع الصغير للألباني

(۵۲) صحيح أبي داود

(۵۳) ضعيف أبي داود

(۵۴) مشكوة بتعليق الألباني

(۵۵) المصباح المنير للفيومي (*لغت*) ●

(۵۶) قاموس (*در چار جلد جس پر نصر الهورینی کا حاشیہ ہے*) ●

(۵۷) فتح القدير لابن الهمام مع تكملة

(۵۸) اللآلئ المصنوعة للسيوطي ●

(۵۹) الأسرار المرفوعة للقاري بتعليق عبد الفتاح

(۶۰) شرح النقاية للقاري تحقيق عبد الفتاح

(۶۱) نصب الراية جديد

(۶۲) خلق أفعال العباد للبخاري

(۶۳) جزء القراءة للبخاري

(۶۴) جزء رفع اليدين للبخاري

(۴۵) موارد الظمآن في زوائد ابن حبان للهيثمي

(۴۶) المنتخب من المسند لعبد بن حميد (اگر چھپی ہو)

(۶۷) الضوء اللامع للسخاوي

(۶۸) النجوم الزاهرة لابن تغري بردي

(۶۹) طبقات خليفة بن خياط (یہ تاریخ خلیفہ کے علاوہ ہیں)

(۷۰) المدخل للحاكم

(۷۲) طبقات الشيرازي

(۷۳) توالي التأسيس لابن حجر

(۷۴) حسن المحاضرة للسيوطي

(۷۵) المنتظم لابن الجوزي

(۷۶) جامع كرامات الأولياء

(۷۷) سير النبلاء للذهبي

(۷۸) دول الإسلام له

(۷۹) وفيات الأعيان لابن خلكان

(۸۰) الوافي بالوفيات

(٨١)الديباج المذهب

(٨٢)الفهرست لابن نديم

(٨٣)طبقات القراء

(٨٤)الدسوقي (۴ جلد مذہب مالکی) ●

(٨٥)الكافي للموفق ابن قدامة ●

(٨٦)القول البديع للسخاوي ●

(٨٧)فضل الله الصمد ●

﴿۱۴﴾

﴿عقد مسنون طے ہونے پر مبارکباد اور دعا﴾

عزیز گرامی قدر سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑے انتظار کے بعد تمہارا خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ میرا خط تم کو نہیں ملا۔ میں نے تمہیں ایک مکان کے پتہ پر لندن بھیجا، اس کے بعد ہی اسی دن تمہارا خط آ گیا تو دوسرا تفصیلی خط مدینہ منورہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ وسلام روانہ کیا، جس میں مکمل فہرست بھی تھی اور بڑی امیدیں تھیں کہ تم میری کتابیں روانہ کرو گے؛ مگر مقدر کی بات وہ خط ملا ہی نہیں اور میں نے مولوی خالد سلمہ کو خط اس لیے نہیں دیا کہ ابھی قریب ہی میں خط لکھا تھا، مولوی خالد سلمہ تو مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کے قیام کے بعد پہنچے ہیں، یہ بھی خیال تھا کہ تم مدینہ طیبہ سے خط بھیجو گے؛ مگر تم میرے خط کے انتظار میں رہے، خیر! جو مقدر میں تھا پیش آیا، میں تم سے کیا ناراض ہوتا، اس سے بے حد خوشی ہوئی کہ تم نے اس ناکارہ کی طرف سے عمرہ اور متعدد طواف کیے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی رونق کی خبر سے خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ان دونوں مرکزوں کو بارونق ومنور ومحفوظ رکھے اور دین کو وہاں زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائے اور مخالفین کے ہر شر وفتنہ سے پوری حفاظت فرمائے۔

تمہارے اور دیگر مدرسین عزیزان مولوی یوسف ومولوی بلال ومولوی ہاشم کے اسباق کی تفصیل معلوم ہوئی، خوشی ہوئی، خاص طور سے تمہارے اسباق سے بہت جی خوش ہوا، اللہ بے حد مبارک فرمائے اور پوری مدد فرمائے، ترقیات سے نوازے اور تمہارا فیض جاری فرمائے۔

تمہاری شادی کے سلسلہ میں معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالی بہت ہی مبارک فرمائے، استخارہ مسنونہ ضرور کرتے رہنا، اللہ تعالی بہتر فرمائے، جب لڑکی عالمہ ہو رہی ہے اور باقی امور یعنی خلق و خلق قابل تعریف ہیں تو اللہ تعالی کا نام لے کر کر لینا چاہیے، زیادہ دیر کرنا مناسب نہیں ہے، اپنے والدین و اخوین کو میرا بھی سلام مسنون کہہ دینا۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ
۶/ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

مولوی موسی سلمہ نے کچھ وقت تو ہردوئی میں گزارا، سنا ہے کہ آج کل وہ حضرت اقدس مولانا علی میاں صاحب مدظلہ کے یہاں ہیں۔

ایک بات بطور راز کے لکھتا ہوں کہ موسی سلمہ نے بہت زیادہ قرض کر لیا ہے، تقریباً ڈیڑھ ہزار مولوی عزیز کا ہے، پانچ سو مولوی عبد اللہ سہارنپوری کے ہیں اور سنا ہے کہ اوروں سے بھی قرض لیا ہے، اللہ تعالی ہی رحم فرمائے، موسی کو خبر نہ ہو کہ میں نے تم کو کہا ہے، میرا مقصد تو یہ ہے کہ اس کے والد سے کہہ کر اس کی گلو خلاصی کراؤ۔ والسلام

تمہارا خط ۳۰/ شوال کو ملا تھا۔

﴿۱۵﴾

﴿ارسال کردہ چند ہدایا﴾

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ ہفتہ کے شروع میں؛ بلکہ جمعہ کو ایک لفافہ تمہارے خط کے جواب میں روانہ کیا ہے، امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔

عزیزم مولوی موسیٰ سلمہ کل گجرات جارہے ہیں، اگلے ہفتہ وہاں سے لندن روانہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ خیروخوبی سے پہنچائے اوران کے والدین کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ان کے ساتھ ان شاء اللہ دو شیشی عطر کی بھیجوں گا؛لیکن اچھی نہیں ایک تو گجرات سورت سے منڈروف ہے، ایک اور عطر ہے جو ایک صاحب نے دیا تھا، اپنے خیال میں اچھا معلوم ہوا اس لیے تمہیں روانہ کررہا ہوں، اللہ کرے تمہیں پسند آجائے۔ایک عدد شفر قلم بھیج رہا ہوں۔

تم نے جو بڑی ٹارچ بھیجی تھی خراب ہوگئی، میں نے دو دو گھنٹہ دو تین روز چلایا تھا، معلوم نہیں کیا ہوا، بہت ہی جلد اندر سے خراب ہوگئی، سنا ہے اس کے اندر دو بلب یا اس قسم کی کوئی چیز ہوتی ہے، وہ جل گئی۔تمہارے والد صاحب کے لیے ایک لنگی بھی بھیج رہا ہوں، تمہیں اختیار ہے چاہے تو استعمال کرلو۔

دعاؤں میں یاد رکھنا، امسال بہت جی چاہا کہ حج کی سعادت نصیب ہوجائے؛ مگر مقدّر نہیں تھی، ویسے کسی کو لکھا بھی نہیں، والدین واخوین سے سلام مسنون۔فقط والسلام

محمد یونس عفی عنہ

۱۷/ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

﴿ ۱۶ ﴾

﴿ نواس بن سمعان کلابیؓ کی حدیث کی تخریج ﴾

عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا مفصل خط تو تقریباً ایک ماہ پیشتر ہی مل چکا تھا؛ لیکن میں بہت زیادہ مصروف تھا اور پھر بیمار ہو گیا، اب کچھ طبیعت بحمد للہ مائل بصحت ہے، کل پرسوں سے طبیعت پر شدید تقاضہ ہے کہ تمہیں خط لکھوں اس لیے باوجود بیمار ہونے کے خط لکھ رہا ہوں۔

تمہارے اسباق کی تفصیل اور پھر سب کا باحسن وجوہ چلتے رہنا معلوم ہو کر دلی مسرت ہوتی ہے، اللہ تعالی ترقیات سے نوازے اور اخلاص وتقوی کی دولت سے بھرپور حصہ عطا فرمائے، دین کی ترویج کی توفیق دے، تمہارے اور تمہارے تمام گھر والوں کے لیے خاص طور سے تمہارے والدین واخوہ واخوات اور ان کے ابناء وازواج کے لیے صلاح وفلاح کی دل سے دعا کرتا رہتا ہوں، اللہ تعالی تمہارے اعزہ کو علم دین سے نوازے اور اس متاع گراں بہا کو عام کر کے ساری مخلوق کو سیراب کر دے۔

عزیزم! تم نے جو مسئلہ لکھا ہے وہ تم ہی دیکھ سکتے ہو، کیا کیا لکھوں؟ شروح حدیث میں اس مسئلہ کے متعلق مجھے کچھ یاد نہیں ہے، نواس بن سمعان کلابیؓ کی طویل حدیث مسلم میں ہے، اس میں "یوم کسنة" ہے، صحابی نے جب پوچھا کہ ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ تو فرمایا: "لا، اقدروا له قدره" اس کے تحت شرح مسلم (۲/۴۰۱) شرح المہذب (۳/۴۷) اور علامہ ابّی کی الاکمال دیکھ لو، اگر کوئی اور چیز نظر پڑی تو ان شاء اللہ تعالی بشرط یاد مطلع کروں گا۔

گھڑی کے ٹوٹنے کا مجھے بھی بے حد قلق ہے؛ مگر تمہارے یہاں بھیجنے کی کوئی صورت

بھی نہیں ہے،بس اللہ ہی اس کی کوئی صورت کردے اور درست فرمادے۔

میری ظاہری و باطنی صحت اور ہر شر وفتنہ سے پوری طرح حفاظت کی پوری توجہ سے دعا کرتے رہنا اور گاہ بگاہ خط ضرور لکھتے رہو، مجھے انتظار رہا کرتا ہے۔مرتضیٰ نیجری آئے،تم نے ایک پرچہ بھی نہ بھیجا۔

مولوی یوسف ومولوی ہاشم وعزیز مولوی بلال ،احمد سلمہ اوراپنے والدین واخوہ واخوات سے سلام مسنون کہہ دیں۔والسلام

دوسرا ملحقہ پرچہ عزیز موسیٰ کو دیدیں۔

محمد یونس

۲۳/صفرالمظفر/ ۱۴۰۳

﴿۱۷﴾

﴿علم حدیث اور متعلقات حدیث کی چند اہم کتابیں﴾

عزیز گرامی قدر مجی مفتی شبیر احمد صاحب سلمکم اللہ تعالی و بارک فیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ہی تمہارا محبت نامہ ملا، اس سے پیشتر رسالہ ملا تھا، حج کے متعلق کوئی خط نہیں ملا، اسی خط سے حج کا علم ہوا، بے حد خوشی ہوئی، دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالی تمہارے سفر کو کامیاب فرمائے اور حج مبرور نصیب فرمائے، وہاں کی برکات سے پوری طرح متمتع فرمائے اور ان امکنہ مقدسہ کے اعمال حقیقی عطا فرمائے، تمہاری روح کو اس سے متأثر و منتفع فرما کر اپنی محبت ومعرفت کی دولت سے مالا مال فرما کر بصحت وعافیت مدرسہ واپسی ہو۔

تمہاری تحریر سرسری دیکھی، ابھی اطمینان سے دیکھنے کا موقع نہیں ملا اور میں فلکیات سے کچھ مناسبت بھی نہیں رکھتا ہوں، تمہارے لکھنے کی وجہ سے یہ خیال ضرور ہے کہ کسی موقع پر اطمینان سے دیکھوں گا، وہاں پہنچ کر اس ناکارہ کو اپنی مستجاب دعاؤں میں یاد رکھنا۔

اللہ تعالی ظاہری و باطنی صحت عطا فرما کر اپنی قرب وحضوری سے نوازے، علم وعمل وتقوی میں اضافہ فرمائے اور برکت دے، شرور وفتن سے حفاظت فرما کر ہمیشہ بخاری شریف مکمل پڑھانے کی توفیق دے اور اپنی حفاظت میں رکھے، غیبی نصرت کے ساتھ ہمیشہ دستگیری فرمائے۔

وطن سے روانگی کے وقت تلاوت ونماز کا زیادہ اہتمام رکھنا اور مکہ مکرمہ میں طواف کا اہتمام کرنا اور ساتھ ہی قرآن پاک کے ختم کا بھی خیال رکھنا، مدینہ طیبہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ حاضری کے لیے جب روانگی ہو تو درود شریف کا مشغلہ ہو، وہاں کا سب سے اہم وظیفہ یہی ہے، مواضع مقدسہ کی زیارت بھی کرنا، اضاعت وقت سے اجتناب کرنا، اپنے والدین واخوہ

واخوات اور عزیزم مولوی یوسف سلمہ اور مولوی ہاشم وغیرہ کو سلام مسنون کہہ دینا۔

میرا بھی حج کو بہت جی چاہتا ہے، تم بھی دعا کرنا، اللہ تعالی مجھے بھی حج مبرور سے نواز دے اور ہر فتنہ سے حفاظت فرمائے۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

۱۷/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

(۱) المعجم الكبير للطبراني طبع بغداد

(۲) كتاب الأموال لأبي عبيد

(۳) الأمثال للرامهرمزي

(۴) السنة للإمام أحمد

(۵) كتاب الرد على الجهمية لابن أبي حاتم

(۶) كتاب الرد على الجهمية لعثمان الدارمي

(۷) كتاب الأسماء والصفات للبيهقي

(۸) الإيمان لأبي عبيد القاسم ابن سلام

(۹) الإيمان للامام أحمد

(۱۰) مشتبه الرجال للذهبي

(۱۱) تبصير المنتبه بتحرير المشتبه للحافظ ابن حجر

(۱۳) مشكل الآثار للطحاوي

(۱۴) موارد الظمآن للهيثمي

(۱۵) كشف الأستار للهيثمي

(۱۶) الخصائص الكبرى للسيوطي

(١٧)شرح الصدور للسيوطي

(١٨)البدور السافرة للسيوطي

(١٩)الفتاوى الحديثية لابن حجر المكي

(٢٠)سير أعلام النبلاء للذهبي

(٢١)العبر في خبر من غبر للذهبي

(٢٢)تجريد أسماء الصحابة للذهبي

(٢٣)الأفراد للدارقطني

(٢٤)العلل للدارقطني

(٢٥)العلل لابن أبي حاتم

(٢٦)العلل لأحمد بن حنبل

(٢٧)المراسيل لأبي داود

(٢٨)سؤالات الآجري

(٢٩)أسد الغابة لابن الأثير

(٣٠)الاستيعاب لابن عبد البر

(٣١)الإصابة لابن حجر

(٣٢)العلم لأبي خيثمة

(٣٣)المغني في الضعفاء للذهبي

(٣٤)ديوان الضعفاء للذهبي

(٣٥)خلاصة تهذيب الكمال للخزرجي

(٣٦)أخبار أصبهان لأبي نعيم

(٣٧)الاستذكار لابن عبدالبر

(٣٨)التمهيد لابن عبدالبر

(٣٩)الأمالي لابن حجر

(٤٠)زوائد البزار لابن حجر

(٤١)جذوة المقتبس.

(٤٢)إحكام الأحكام لابن حزم

(٤٣)تاريخ الخميس

(٤٤)الصواعق المرسلة لابن القيم

(٤٥)الإلماع للقاضي عياض

(٤٦)مشارق الأنوار للقاضي عياض

(٤٧)الجامع لآداب الراوي والسامع للخطيب

(٤٨)محاسن الاصطلاح للبلقيني

(٤٩)شرح شرح النخبة لعلي القاري

(٥٠)تنقيح الأنظار لليماني

(٥١)الروض الندية للشوكاني

(٥٢)السيل الجرّار للشوكاني

(٥٣)فيض القدير للمناوي

(٥٤)الكنى للدولابي

(٥٥)لباب الأنساب لابن الأثير الجزري

(٥٦)الكشاف مع تخريجه الكاف الشاف لابن حجر

(٥٧)اللآلئ المصنوعة للسيوطي

(٥٨)الأسرار المرفوعة لعلي القاري

(٥٩)المصنوع لعلي القاري

(٦٠)مسألة الاحتجاج بالشافعي

(٦١)جمع الوسائل لعلي القاري

(٦٢)الإلمام لابن دقيق العيد

(٦٣)مجمع الزوائد للهيثمي

(٦٤)القول البديع للسخاوي

(٦٥)اتحاف السادة للزبيدي

(٦٦)القاموس در ٤/جلد بحاشيه نصر الهوريني

(٦٧)معجم البلدان لياقوت الحموي

(٦٨)الصارم المنكي في الرد على السبكي لابن عبد الهادي

(٦٩)التذكرة شرح ألفية العراقي

(٧٠)سنن ابن ماجه بحاشية السندي

(٧١)سنن النسائي

(٧٢)دلائل النبوة للبيهقي

(٧٣)شعب الإيمان

(٧٤)دلائل النبوة لأبي نعيم

(٧٥)وفاء الوفاء للسمهودي

(٧٦)الرسائل المنيرية

(٧٧)مجموعة الأحاديث النجدية

(٧٨)تاريخ المدينة لعمر بن شبه

(٧٩)تفسير الفخر الرازي

(٨٠)تفسير الجمل على الجلالين

(٨١)تفسير الحاوي على الجلالين

(٨٢)مسلم بحاشية جديدة

(٨٣)الضعفاء للعقيلي

(٨٤)الضعفاء لابن الجوزي

(٨٥)الكامل لابن عدي

(٨٦)تاريخ يحيى بن معين رواية الدوري

﴿۱۸﴾

﴿**حدیث** ”ترکتکم علی مثل البیضاء لیلھا و نہارھا سواء“ **کے دو مطلب اور قول راجح**﴾

عزیزم سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارے خطوط آتے رہے، مستقل تو نہیں؛ لیکن کبھی کبھی عزیزم مولوی عبدالرحیم کے لفافے میں جواب بھی دیتا رہا، کچھ ایسے اعذار پیش آئے کہ مستقل لکھنا ناممکن سا ہوگیا، ۳؍شعبان کی شب میں فرزند کے تولد کی خبر مل کر دلی خوشی ہوئی، اللہ تعالی اس کی عمر صحت کے ساتھ دراز کرے اور عالم باعمل، مطیع وفرمانبردار بنائے اور تمہارا قرۃ العین رکھے، آمین۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو اور اہلیہ کو بھی مبارک باد دے دو، اس کا نام محمد رکھنا اور سنت کے موافق عقیقہ کرنا۔

تم نے ایک خط میں دو سوال لکھے تھے: ایک ابن ماجہ کی حدیث **”ترکتکم علی مثل البیضاء لیلھا و نہارھا سواء“** کا مطلب پوچھا تھا جو ابو الدرداءؓ سے مروی ہے، اور دوسرے ابن ماجہ کی سند معلوم کی تھی، میرا خیال تھا کہ اس کا جواب جا چکا؛ لیکن کاپی میں نقل نہیں، اس لیے تردد ہوگیا۔ اس حدیث میں ملت محمدیہ کو اس شاہراہ عام اور واضح راستے سے تشبیہ دی گئی ہے، جو رات دن میں یکساں واضح ہو، چلنے والے کو کوئی اشتباہ نہ ہو، بخلاف راستوں کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کے جن کو پگ ڈنڈی کہتے ہیں، ان پر دن میں چلنا آسان ہے؛ لیکن رات کثرت سے دھوکہ لگ جاتا ہے، خاص طور سے حجاز مقدس اور اور کوہستانی وریگستانی علاقوں میں۔ زمین حجاز کثیر الاودیہ والشعاب ہے، وہاں عام راستہ پر چلنا ہی مفید ہے، ہاں ان میں دشواری کم ہوتی ہے؛ لیکن رات میں خرّیت ماہر بھی بعض وقت پریشان ہوجاتا ہے اور غیر ماہر تو

بعض اوقات راستہ بھٹک کر کہیں سے کہیں پہنچ جاتے ہیں اور بسا اوقات ہلاک ہو جاتے ہیں؛ کیوں کہ وہاں تو میلوں تک ریگستان ہی ریگستان ہے، اگر راستہ چھوٹ جائے تو نہ معلوم کس بے آب وگیاہ میدان میں یا کس خطرناک مقام میں پہنچ جائے اور پھر جانبر نہ ہو، بڑا خطرہ ہوتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ اس ملت شریفہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ بالکل اس عام شاہراہ جیسی ہے جو رات و دن میں یکساں طور پر واضح ہو، بھٹکنے کا کوئی خطرہ نہ ہو اور اس پر چل کر منزل مقصود پر پہنچ جائے، اس کی ہر بات، ہر مسئلہ چاہے عقیدہ کا ہو یا اعمال واخلاق اور معاملات کا سب واضح ہی واضح ہے، صاف اور بے غبار ہے، اس میں کوئی کھٹک اور تردد نہیں۔

علامہ سندی نے ایک دوسرا مطلب تجویز کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ قلوب کی حالت بیان کی گئی ہے اور مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی برکت سے سب کے قلوب اصلاح پذیر ہو کر ایسے صاف ستھرے ہو گئے کہ اس کے بعد میل إلی الباطل کا خطرہ باقی نہیں رہا، اُن کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"قوله على مثل البيضاء ظاهره السوق أن هذا بيان لحال القلوب، لا لحالة الملة، والمعنى على قلوب هي مثل الأرض البيضاء ليلا ونهاراً. ويحتمل أن يكون لفظ المثل مقحماً والمعنى على قلوب بيضاء نقية عن الميل إلى الباطل، لا يميلها عن الإقبال إلى الله تعالى السراء والضراء، فليفهم." انتهى

لیکن یہ معنی بعید ہے، علامہ سندیؒ نے اس کے ظاہری سیاق وسباق پر نظر کر کے یہ لکھا ہے، یہی جملہ ایک دوسری حدیث میں وارد ہے، وہاں مطلب اول کے علاوہ اور کوئی مطلب نہیں ہوسکتا اور خود علامہ سندی نے پہلا ہی مطلب لیا ہے۔

فأخرج أحمد (١٢٦/٤) وابن ماجه (صفحه٢٠) وابن أبي عاصم في السنة (٢٧/١، ٣٦) والحاكم (٩٦/١) "عن العرباض بن سارية قال وعظنا رسول الله صلى

الله عليه وسلم موعظة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب، قلنا يا رسول الله! إن هذه لموعظة مودع، فما ذا تعهد إلينا؟ قال قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها، لا يزيغ عنها بعدي إلا هالک، ومن يعش منكم فسيرى اختلافاً كثيراً، فعليكم بما عرفتم من سنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهدين، وعليكم بالطاعة وإن عبداً حبشياً، عضوا عليها بالنواجذ، فإنما المؤمن كالجمل الأنف، حيثما انقيد انقاد، إسناده حسن."

اس سیاق میں دوسرے معنی مراد نہیں، علامہ سندی نے پہلا ہی مطلب یہاں لیا ہے، لکھتے ہیں: "قوله على البيضاء: أي الملة والحجة الواضحة التي لا تقبل الشبه أصلاً فصار حال إيراد الشبه عليها كحال كشف الشبه عنها ودفعها وإليه الإشارة بقوله ليلها كنهارها." انتهى

ابن ابی عاصم نے ابو الدرداءؓ کی حدیث بھی تخریج کی ہے اور دونوں حدیثوں پر جو ترجمہ منعقد کیا ہے اس کا خلاصہ بھی مطلب اول ہی ہے، لکھتے ہیں: باب ذكر قول النبي ﷺ: تركتكم على مثل البيضاء وتحذيره إياهم عن أن يتغيروا عما يتركهم عليه وأمره بسنته وسنة الخلفاء الراشدين بعده."

ابن ماجہ نے ابو الدرداءؓ کی حدیث پر "اتباع سنة رسول الله ﷺ" ترجمہ منعقد کیا ہے، علامہ منذری کے تراجم بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں۔

اور دوسرے ابن ماجہ کی سند یہ ہے: "أخبرنا الشيخ العلامة أمير أحمد الكاندهلوي بقراءة أكثره مني وبعضه من غيري وهو يسمع، قال أخبرنا مولانا منظور أحمد السهارنفوري، قال: أخبرنا مولانا ثابت علي الفورقاضوي، قال: أخبرنا مولانا محمد مظهر النانوتوي، وهو عن مولانا مملوک العلي، عن رشيد

الدين خـان الدهلـوي، عن الشـاه عبد العـزيز، عن الشاه ولي الله قدس سره وخاله محمد عـاشق الفـلتي، وهمـا عن الشيخ أبي طـاهر، عن أبيه إبـراهيم بن الـحسن الكـوراني الكـردي، عن الشيـخ أحمـد القـشاشي، عن أحمـد بن عبد القـدوس الشناوي، عن الشمس محمد بن أحمد الـرملي، عن الزين زكريا بن محمد، عن الحافظ ابن حجر، عن أبي الحسن علي بن أبي المجد الدمشقي، عن أبي العبـاس الحجـار، عن أنـجب بن أبي السعـادات، عن الحـافظ أبي زرعـة طـاهر بن طـاهر المقدسي، عن الفقيه أبي منصور محمد بن الحسن بن أحمد المقومي القزويني، عن أبي طلحة القاسم بن المنذر، عن أبي الحسن علي بن إبراهيم بن سلمة بن بحر القطان، عن مؤلف الكتاب أبي عبدالله محمد بن يزيد بن ماجه القزويني رحمهم الله تعالى."

بندہ محمد یونس عفا اللہ عنہ
یکم رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

﴿۱۹﴾

﴿والد مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کی درخواست﴾

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف متالا سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲۴ / ربیع الاول ۱۴۰۸ھ کی رات میں والد صاحب رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا، مسلسل ارادہ کرتا رہا کہ خط سے اطلاع کروں؛ لیکن امروز وفردا میں آج کا دن آ گیا، ان کے لیے دعائے مغفرت وایصال ثواب کی درخواست ہے۔

مولانا ہاشم صاحب اور عزیزان مولویان بلال وشبیر وعبد الرحیم، حافظ علی، قاری صاحب، مولانا اسلام الحق صاحب زید مجدہ، منشی جی اور اپنے خادم قاری صاحب، مولوی عمر، فضل حق، قاری اسماعیل، عزیز فاروق، یوسف کارا، جنید وغیرہم جملہ اسٹاف کو سلام مسنون کے بعد دعائے مغفرت وایصال ثواب کے لیے کہہ دیں۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا وامہا کو بھی سلام مسنون کے بعد اطلاع کر دیں، خدیجہ اور اس کی ماں کی صحت کے لیے دل سے دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بامراد کرے اور تمہارے مدرسہ میں ہر طرح عافیت رہے، آمین۔

یہ خیال نہ کرنا کہ دوسرے کے خط میں پرچہ لکھ رہا ہوں۔

والسلام

بندہ محمد یونس عفا اللہ عنہ

۱۲ / ربیع الثانی / ۱۴۰۸ھ

[یہ خط حضرت مولانا یوسف متالا صاحب ؒ کے نام لکھا گیا تھا]

﴿۲۰﴾

﴿والدِ محترم کا انتقال﴾

عزیزم مفتی شبیر احمد صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۲۴؍ربیع الاولیٰ کی رات میں والد صاحب نور اللہ مرقدہ کی وفات ہوگئی، میں وہاں پہنچ گیا تھا، ان کی مغفرت وایصال ثواب کا اہتمام کریں، خود بھی کرائیں اور اپنی فوج سے بھی والدین واہلیہ ومحمد وفاروق واحمد سیدات ومولوی موسیٰ ومولوی ہاشم اور مفتی الصبیان واخوہ ویحییٰ وغیرہم سے سلام مسنون کہہ دیں، محمد سلمہ اور اس کی بہن کو بہت بہت پیار کردیں اور تمہاری اہلیہ کی طبیعت ٹھیک ہوگئی یا نہیں؟ خدا کرے ہر طرح خیریت ہوں۔ والسلام

بندہ محمد یونس عفی عنہ

شب جمعہ ۱۸؍ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ

﴿۲۱﴾

﴿سحر کی تکلیف کے سبب بے چینی﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی قدر سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا پرچہ ملا، سب کی خیریت معلوم ہو کر خوشی ہوئی، میری صحت کئی سال سے کمزور ہوگئی ہے، ادھر سحر کی تکلیف بعض وقت بہت ہی شدت اختیار کر لیتی ہے، رات و دن بے چینی رہتی ہے۔مولوی کبیر الدین نے وہی حالت دیکھی تھی۔

اہلیہ و بچوں محمد سلمہ اور اس کی اخوات کو درجہ بدرجہ سلام و دعا کہہ دیں، محمد سے کہہ دیں کہ تمہارے لیے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ پاک فلاح دارین سے نوازیں، آمین۔

عزیزم گرامی قدر مولوی یوسف متالا کو سلام کہہ دیں ان کے لیے دل سے دعا بھی کرتا ہوں اور فکر بھی رہتی ہے۔اللہ پاک ولد صالح عطا کرے، آمین۔والسلام

محمد یونس

۲۷/۵/۱۴۱۸ھ

﴿۲۲﴾

﴿تیری یاد کا کوئی وقت مقرر جو نہیں ہے.....﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم مفتی شبیر احمد صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات امسال شعبان آنے سے پہلے ہی سے یاد آنے لگے؛ لیکن نہ خط ہی آیا اور نہ ہی آپ میں سے کوئی آیا۔

حافظ محمد احمد پٹیل صاحب آئے تھے، ان سے وہاں کے حالات معلوم ہوئے، آپ کی والدہ کی بیماری کا علم ہوا، اللہ پاک ان کو سکون دے اور آپ لوگوں کو ان کی خدمت کا دارین میں صلہ دے، آمین۔

میری صحت خراب ہے، دعا کرتے رہیں۔

اہلیہ بچوں کو درجہ بدرجہ سلام و پیار۔ والسلام

محمد یونس

۲۸/۸/۱۴۱۹ھ

﴿۲۳﴾

﴿حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی اولاد کے لیے دعا﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے بچوں کے خطوط بعض وقت ملتے رہتے ہیں، اللہ پاک سب کو ترقیات ظاہرہ وباطنہ سے نوازے اور ہر بلا سے بچائے، میرے لیے دعاء خیر کرتے رہیں۔ والسلام

محمد یونس

مظاہر علوم سہارنپور

۲/۷/۱۴۲۰ھ

﴿۲۴﴾

﴿ختم بخاری شریف کی اصل﴾

عزیز از جان سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا ایک خط بہت انتظار کے بعد ملا تھا؛ مگر اُس وقت اسباق کی مصروفیت کی وجہ سے باوجود ارادہ کے جواب لکھنے کی فرصت نہ ہوئی، ارادہ تھا کہ چھٹی کے بعد لکھیں گے؛ لیکن ایک ضروری مصروفیت پیش آ گئی، اس کے بعد ارادہ تھا کہ اچانک حضرت اقدس مرشد نوراللہ مرقدہ کے وصال کی خبر ملی کہ دوشنبہ کی رات میں ۸ ربج کر بیس منٹ پر ۲۹ ؍رجب کو حضرت مدینہ منورہ میں واصل الی اللہ ہوئے۔ اس خبر نے سب کو ہی بے جان کر دیا۔

اللہ تعالی حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کی مغفرت فرمائے اور درجات قرب سے نوازے، مقام صدیقین میں جگہ دے اور ہم سب کو حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کے طرز پر ظاہر و باطن کی اصلاح کر کے زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

ابھی تک حضرت قدس سرہ کے گھر والوں مولانا طلحہ اور ان کی والدہ واہلیہ کے متعلق کوئی طے شدہ بات معلوم نہیں ہوئی، قاضی عبدالقادر صاحب کی رائے ہے کہ وہ حضرات رمضان سہارنپور کریں، مسئلہ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب زیدہ مجدہ کی آمد پر موقوف ہے، وہ جو مشورہ دیں گے اسی پر عمل درآمد ہوگا۔

امید ہے کہ تمہاری کتابیں سب ختم ہوگئی ہوں گی، خدا پاک خیر وخوبی سے اختتام کو پہنچائے اور تمہارے علم میں برکت دے۔

تمہارا کوئی خط اِن چار ماہ میں نہیں آیا، بس ایک خط آیا جس میں تم نے دو باتیں معلوم کی ہیں: اول اشیاء مرسلہ کی فہرست اور ثانی ختم بخاری شریف کی اصل۔

فہرست حسب ذیل ہیں:

(۱) ٹارچ ایک عدد (۲) کیسٹ دو عدد (۳) عطر دو عدد: ایک والدصاحب کے لیے (۴) دوائیں (۵) پلنگ پوش (چادر) (۶) بادام (۷) روغن بادام (۸) ایک گرم کپڑا (۹) ایک پاجامہ اور دو کرتے کا کپڑا جس میں ایک تمہارے ناپ کا تھا، میں نے لالچ میں سلوالیا، اس کی آستین وطول تمہارے بدن کا تھا؛ مگر مارے بخل کے خود ہی پہن لیا۔ (۱۰) روز چاء (۱۱) نوٹ بک۔

دوسری چیز کا جواب یہ ہے کہ یہ تو معلوم نہیں ہوسکا کہ ختم بخاری شریف کا دستور کب سے چلا؛ لیکن علماء کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت قدیم زمانہ سے یہ طریق جاری ہے:

"قال القسطلاني ص ۲۹: قال الشيخ أبو محمد عبدالله بن أبي جمرة: قال لي من لقيت من العارفين عمن لقيه من السادة المُقَرّ لهم بالفضل: إن صحيح البخاري ما قرئ في شدة إلا فرجت، ولا ركب به في مركب فغرقت، قال: وكان مجاب الدعوة، وقد دعا لقارئه رحمه الله تعالى انتهى."

عارف ابن ابی جمرۃ کی وفات ۶۷۵ھ میں ہوئی ہے اور وہ متقدمین سے نقل کرتے ہیں۔

"وقال الحافظ ابن كثير في تاريخه ص ۲۴: كتابه الصحيح يستسقى بقراءته الغمام، وأجمع العلماء على قبوله وصحة مافيه، وكذالک سائر أهل الإسلام."

حافظ ابن کثیر کی وفات ۷۷۴ھ میں ہوئی۔

"وقال علي القاري في المرقاة (۱/۱۳) قيل: ويسمى (أي صحيح البخاري) الترياق المجرب، ونقل السيد جمال الدين عن عمه السيد أصيل

الدين أنه قال: قرأت البخاري مائة وعشرين مرة للوقائع والمهمات لي ولغيري، فحصل المرادات وقضى الحاجات، وهذا كله ببركة سيد السادات ومنبع السعادات، عليه أفضل الصلوات وأكمل التحيات انتهى."

سید اصیل الدین کی وفات آٹھ سو تراسی یا چوراسی ۸۸۳ھ یا ۸۸۴ھ میں ہوئی اور سید جمال الدین کی وفات ۹۳۲ھ میں اور ملا علی قاری کی ۱۰۱۴ھ میں ہوئی۔

"وقال محمد بن علان الصديقي الشافعي في دليل الفالحين (۱/۳۶) تحت ترجمة البخاري: "لم يقرأ كتابه في كرب إلا فرج، انتهى."

ابن علان کی وفات ۱۰۵۷ھ میں ہوئی۔

"شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۱ ر میں لکھتے ہیں: و بسیارے از مشائخ وعلماء ثقات از برائے حصول مرادات وکفایت مہمات وقضاء حاجات و دفع بلیات وکشف کربات و برائے صحت وشفاء بیماران و در مضایق وشدائد خوانده اند، و بمراد رسیده و مقصود خود را دریافته اند، وآنرا مانند تریاق مجرب دانسته، و این معنیٰ نزد علماء حدیث بمرتبہ شہرت واستفاضہ رسیده۔

میر جمال الدین محدث از استاد خود اصیل الدین رحمۃ اللہ علیہ نقل کرده که گفت قریب صد و بست بار صحیح بخاری را در وقائع ومہمات برائے خود و برائے مردم خوانده ام و بهر نیت که خوانده ام مقصود حاصل شده ومہم بکفایت انجامیده است۔ ومیان علماء این معنیٰ بحد شہرت رسیده است که صحیح بخاری را در ہیچ شدتے نخوانده اند الا که نجات وکشاد از اں شدت حاصل شده و در ہر کشتی و ہر خانہ که آں کتاب بوده خداوند تعالیٰ آنراں از غرق وحرق نگاه داشته۔ ونزد ثقات بثبوت رسید که بخاری مستجاب الدعوات بوده و در شان قاری صحیح خود دعاء خیر کرده"، انتہی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی وفات ۱۰۵۲ھ میں ہوئی۔

"وقال العلامة أحمد بن أحمد التكروري ثم التنبكتي الشهير ببابا في

نيل الابتهاج ص ٢٧٦: قال القاضي ابن الأزرق: أخبرني الفقيه القاضي الأجل خاتمة السلف أبو عبدالله الزلديوي نزيل تونس مكاتبة قال: كان ابن عرفة في العلوم كما دلت عليه تآليفه. أول ما لقيناه عام ثلاثة وتسعين وله سبع وسبعون سنة وقرأنا عليه جميع صحيح البخاري بقراءة شيخنا قاضي الجماعة أبي مهدي (الغبريني) وحضر هذه الختمة جميع أعلام تونس وعلماؤها وطلبتها صغاراً وكباراً، وكانت من الغرائب قراءة عالم على عالم وهما علماء وقتهما وذلک في رمضان أول عام من هذا القرن. وسبب القراءة ما أصاب أمير المؤمنين حجة الله على السلاطين أبا فارس بجبل أوراس فأمر بقراءته؛ لأنه ترياق الشدائد، فقرئ كذلک، ثم أجازا كل من حضر أبو مهدي بقراءته والشيخ الإمام بالقراءة عليه انتهى".

ابوعبداللہ محمد بن محمد بن عرفۃ الورغمی التونسی کی وفات جمادی الاولی ۸۰۳ھ میں ہوئی۔ یہ ابن عرفۃ علامۃ ابوعبداللہ محمد بن خلفہ الوشتانی الاَبّی شارح مسلم کے استاذ ہیں، جن کی وفات سن ۸۲۷ھ یا ۸۲۸ھ میں ہوئی۔ حافظ ابن حجر کو بھی ان سے اجازت ہے اور ابومہدی عیسیٰ بن احمد التونسی الغبرینی کی وفات ۸۱۵ھ میں ہوئی اور محمد بن محمد عیسی العقوی الزلدیوی کی وفات ۸۸۲ھ میں۔

اس تفصیل سے تقریباً آٹھ صدی سے علماء کا ختم بخاری عند الحاجات پر تعامل معلوم ہوتا ہے۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

﴿۲۵﴾

﴿فن حدیث دربارِ نبوت سے قرب کا ذریعہ ہے﴾

﴿علم حدیث کی چند کتب کے خصائص﴾

عزیز گرامی قدر سلمہ اللہ تعالی و بارک فی علومہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا محبت نامہ خلاف توقع بہت جلدی ملا، بڑی مسرت ہوئی۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم کی خیریت یہاں بھی معلوم ہوتی رہتی ہے، اللہ تعالی حضرت کے فیوض سے سب کو مستفیض فرمائے۔

حضرت کے رمضان کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے، دیکھیے کیا مقدر ہے۔ تمہارے درس کی تفصیلات معلوم ہو کر خوشی ہوتی ہے، میرے پیارے! لیکن مقدار بہت قلیل ہے، میرے یہاں بحمد اللہ مسلم جلد اول کل بروز جمعرات ۱۱ر فروری ختم ہوگئی، البتہ بخاری شریف بہ نسبت سالہائے گذشتہ کچھ کم ہوئی، کل ہی کتاب الجنائز کا اختتام ہوا ہے، تمہارے اسباق بہت ہیں، اپنی صحت کی بہت رعایت کرنا، اللہ تعالی تمہاری پوری مدد فرمائے اور تم سے حدیث پاک کا درس جاری فرمائے اور تم کو فن حدیث سے مناسبت عطا فرمائے۔

مناسبت دو طرح کی ہوتی ہے: ایک فطری، یہ تو کسی کے بس کی بات نہیں ہے، اللہ تعالی جس کو نواز دے، یہ محض اس کا فضل واحسان ہے۔ دوسری کسبی جو کثرت اشتغال اور توغل فی مطالعۃ کتب الحدیث سے پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ فن شریف نہایت مبارک ہے کہ اس کے ذریعہ دربار نبوت کا قرب نصیب ہوتا ہے اور ان کی چشم عنایت متوجہ ہوتی ہے، اتباع سنت کا اہتمام اور اس کا دلی جذبہ خوب ہونا چاہیے،

اگر کوئی کسی سے محبت کرے اور اس کی ہی باتیں کرتا رہے تو کتنی ہی کمی ہو محبوب اپنے مُحِب کی طرف نظر عنایت کرتا ہی رہتا ہے۔ جب عبد اللہ الملقب بحمار رضی اللہ عنہ کو شراب نوشی پر کوڑے لگائے گئے تو ایک صحابی نے کہہ دیا "اللّٰهم العنه ما أكثر مايؤتى به" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "لا تلعنوه فو الله ماعلمت أنه يحب الله و رسوله" اس فن ہی کو مطمح نظر رکھنا، بس چلے تو افتاء وغیرہ کی رسی کسی اور کے گلے میں باندھ دینا۔

جمع بین الصحیحین پر بہت کتابیں لکھی گئیں؛ لیکن اب نایاب ہیں، محمد فواد عبد الباقی نے -جو قریب ہی زمانہ کے عالم ہیں- ایک "اللؤلؤ و المرجان فيما اتفق عليه الشيخان" نامی کتاب لکھی ہے، مصر میں چھپی ہے، امید ہے کہ بلدین مکرمین یا مصر میں مل جائے گی۔

افراد مسلم پر کسی کا کام کرنا یاد نہیں، میں نے جب پہلے سال دورہ پڑھایا تو نسائی کے افراد کی تلاش ہوئی؛ کیوں کہ میرے یہاں ابوداؤد تھی تو سوچتا تھا کہ جو روایت ابوداؤد میں ہو اس پر تو ابوداؤد میں تفصیل سے کلام کروں گا اور جو افراد نسائی میں ہو اس پر نسائی میں؛ لیکن کہیں تو کیا ملتی خود ذخائر المواریث دیکھ کر اندازہ لگاتا تھا۔ بہرکیف! ذخائر المواريث في الدلالة على مواضع الأحاديث، صحاح ستہ کے اطراف پر ایک مختصر سی کتاب ہے جو مصر سے چھوٹی چھوٹی چار جلدوں میں چھپی تھی، میں نے حج میں دو مجلدات میں دیکھا تو عزیز مولوی حبیب اللہ سلمہ نے بھجوائی۔

اطراف کی سب سے مفصل کتاب "تحفة الأشراف" حافظ المزی کی تالیف ہے جو الدار القیمۃ بھیونڈی، بمبئی میں تقریباً بیس سال سے چھپ رہی ہے، میرے پاس گیارہ جلدیں آچکی ہیں، باقی ابھی نہیں آئی ہیں، غالباً بارہ تیرہ بھی چھپ چکی ہیں، اس کتاب سے طرق حدیث اور اس کے مواقع تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔ عینی وقسطلانی بھی بہت سی جگہ خصوصاً ابتداء میں

یہ بتاتے ہیں کہ حدیث کی کن کن کتابوں میں ہے۔ "**المعجم المفهرس لألفاظ الحديث**" بھی منگوالو "**تهذيب التهذيب**" بھی ہونی چاہیے، نصب الرایۃ اور تلخیص حبیر دیکھتے رہنا، مسند احمد منگوالو۔

طلبہ کے حسن استعداد کی خبر سے خوشی ہوئی، اللہ تعالیٰ مزید برکت دے، ابھی تو مولوی عزیز الحق سلمہ کا یہیں قیام ہے، افریقہ ہی جا کر ہو سکے گا۔

تمہاری بھانجی کے لیے دعا کرتا ہوں، اپنے والدین سے میرا بھی سلام کہہ دو، میں ان کی صحت کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں۔

میری طبیعت آج کل خراب ہے، کھانسی بہت ہے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، میرے لیے تم خاص طور سے دعا کرتے رہنا، والد صاحب مدظلہ کی طبیعت بحمداللہ ٹھیک ہے، تمہارا تذکرہ یہاں بار بار ہوتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ تمہارا تعلق خیر کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مولوی یوسف، مولوی ہاشم و عزیز مولوی بلال سلمہ سے سلام مسنون! والسلام

محمد یونس عفا اللہ عنہ

﴿۲۶﴾

﴿علم حدیث سے متعلق چند سوالات کے جوابات﴾

عزیز گرامی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ ہفتہ خط روانہ کرنے کے بعد تمہارا خط ملا، اس وقت تو فرصت نہیں تھی اور پھر چوں کہ قریب ہی میں خط بھیج چکا تھا؛ اس لیے قدرے جواب میں تاخیر کی۔

عزیز فضل حق سلمہ کا پرچہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی، یہ تمہاری کوشش ومحنت کا ثمرہ ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے اور اس کے علم میں برکت عطا فرمائے اور تم کو حدیث میں تجر عطا فرمائے۔

تمہاری بیماری سے قلق ہوا، دل سے صحت تامہ عاجلہ مستمرہ کی دعا کرتا ہوں۔ میرے پیارے! اپنی صحت کی رعایت کرکے محنت کرو، آہستہ آہستہ چلنے میں صحت بھی برقرار رہے گی اور جو مقصود ہے یعنی علم میں رسوخ وہ بھی حاصل ہو جائے گا، ایک دم سے بہت زیادہ زور دینا بعض وقت مضر ہوتا ہے، ایک حدیث ہے "إن هذا الدين متين فأوغل فيه برفق فإن المنبت لا أرضاً قطع ولا ظهرا أبقى." ذكره السيوطي في الجامع الصغير۔

اپنی صحت کا بہت خیال رکھنا اور آنکھ کا علاج اہتمام سے کرانا۔

اب چند چیزیں جوابات کے متعلق لکھتا ہوں تا کہ آئندہ تمہیں خیال رہے۔

جواب نمبر دو (۲) ابن الصلاح کا جواب نہیں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ جب بصرہ کے عامل تھے اس وقت ان کی عمر زیادہ سے زیادہ چالیس سال تھی۔

جواب نمبر تین (۳) بھی ابن صلاح کے کلام میں نہیں ہے، یہاں نووی کو دیکھ لے،

ان کی دوتوجیہہ ہے: ایک یہ کہ ازدحام کی وجہ سے ابن عباسؓ کی بات دوسروں تک نہیں پہنچ سکتی تھی تواس کو پہنچاتے، دوسری یہ کہ کلام مختصر ہوتا تھا اس کی وضاحت اور تشریح کرکے بتاتے تھے۔

جواب نمبر چار(۴) یہ ابن الصلاح کا جواب ثانی ہے جو ابن حجر نے نقل کیا ہے۔

لـه "أخذ الأجرة على التعليم" مالک وشافعی کے یہاں مباح ہے، یہی احمد کی ایک روایت ہے، ابوحنیفہ، احمد فی المنصوص عدم جواز یا کراہیت کے قائل ہے، تفصیل کے لیے حاشیہ لامع صفحہ ۳۳۴ دیکھو۔

ـلـه ابن التین کا کلام ابن بطـال کے جواب کی تائید ہے، مستقل جواب نہیں، ولذا نقله ابن حجر بعد جواب ابن بطال وعیاض۔

ـلـه شہادتین کے عدم وجوب کی دلیل مسند احمد کی روایت نہیں ہوسکتی۔ میں نے درس میں بیان کیا تھا کہ مسند احمد میں تو "فهذا ليس من الأربع" ہے؛ لیکن یہی روایت اس طریق سے مسلم میں ہے، اس میں یہ زیادتی نہیں ہے، یہ معمولی ہے، بخاری کی کتاب المغازی میں "الإيمان بالله شهادة أن لا إله إلا الله وعقد واحدة" ہے، جو صاف دلالت کرتا ہے؛ بلکہ نص ہے کہ "شهادة" اِحدی الأربع ہے۔

ـلـه سوال ثانی ۱ عبدالقدوس بن الحجاج روى عنه أحمد وابن معين وقال الدارقطني والعجلي: ثقة، ولم ينقل عن أحمد وابن معين توثيقه، ان کے رواۃ میں حافظ نے علی بن المدینی کا ذکر نہیں کیا۔

ـلـه الکلائی نہیں بلکہ الکلاعی بالعین ہے۔

بچہ بظاہر شوقین اور محنتی اور سمجھدار ہے، اللہ تعالی اس سے دین کی خدمت لے۔

میری ظاہری و باطنی صحت کے لیے دعا کرتے رہنااور ہر شر وفتنہ سے پوری حفاظت کے لیےتمہارے لیے میں ہمیشہ دل سے ترقیات کاخواہاں ہوں۔

اپنے والدین اخوہ واخوات مولوی یوسف سلمہ،مولوی ہاشم سلمہ،مولوی بلال سلمہ اور دیگر پرُسان احوال کوسلام مسنون کہہ دیں۔والسلام

دوسراپرچہ مولوی یوسف منگیراکو پہنچادو۔

محمد یونس عفی عنہ

﴿۲۷﴾

﴿احوال واسباق کی فکر﴾

عزیزم مولوی شبیر احمد صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون تمہارے خط کا کافی انتظار کیا؛ لیکن تم نے ایسا سکوت کیا جس کی حد نہیں، کئی دن سے مسلسل خیال آتا رہا اور امروز وفردا ہوتا رہا، دوسری کوئی خاص بات بھی قابل ذکر نہیں تھی؛ اس لیے کچھ سمجھ میں نہیں آیا کیا لکھوں۔ تمہاری خیریت اور اسباق وغیرہ کا انتظار رہتا ہے، اللہ کرے سب نہایت سکون وطمانیت سے چل رہے ہوں۔

معلوم ہوا کہ وہاں حضرت رحمہ اللہ کی سوانح کا کام ہو رہا ہے۔ مولوی یوسف کے دو خط آئے؛ مگر میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا لکھوں، کوئی بات قابل ذکر ہو تو لکھوں بھی۔

عزیزم موسیٰ سلمہ سے سلام مسنون کہہ دینا اور اپنے والدین اور دیگر پُرسان احوال سے بھی میری صحت کے لیے دعا کراتے رہنا۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

﴿۲۸﴾

﴿دستی گھڑی﴾

عزیزم مولوی شبیر احمد سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رات ہی ایک خط مولوی محمد ہاشم صاحب کے لفافہ میں رکھ چکا ہوں، یہ پرچہ اس لیے لکھ رہا ہوں کہ تمہیں ایک خبر دوں، میری گھڑی جو میں حجاز سے لایا تھا، وہاں سے دو بار اصلاح ہوکر آ گئی تھی؛ مگر ایک روز میرے ہاتھ سے گرگئی اور بالکل بند ہوگئی، اس کے بننے کی کیا صورت ہو؟ کیا ''اومیگا''(Omega) کی وہاں کوئی ایجنسی ہے؟ اگر وہاں کسی کے ذریعہ بھیجی جائے تو اصلاح میں کیا خرچ ہوگا اور وہاں سے بآسانی آنا ممکن ہوگا یا نہیں۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

مولوی ہاشم صاحب اور عزیزم رشید احمد سلمہ واخوانہ کو سلام، عزیزم مولوی موسی سے کہہ دیں کہ گھڑی تو آ گئی ہے؛ لیکن سست چلتی ہے۔

﴿۲۹﴾

﴿سہارنپور میں اعتکاف رمضان﴾

عزیزم سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۱؍شعبان کو ایک خط روانہ کیا تھا جس میں ختم بخاری شریف کی رسم کے متعلق تفصیل بھیجی تھی، جو امید ہے کہ مل گئی ہوگی، یہاں حضرت مفتی صاحب (مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی) ومولانا منور حسین صاحب نے اعتکاف کیا ہے، میں نے ناسازی طبع اور دوسرے عوارض کی وجہ سے اعتکاف نہیں کیا ہے اور ایک طالب علم سے اپنے حجرہ ہی میں قرآن پاک کی سماعت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ خیر وعافیت سے پورا فرمادے اور اس ماہ مبارک کی برکات سے نواز دے۔

امید ہے کہ تمہارے اسباق بخیر وخوبی پورے ہوگئے ہوں گے اور تم رمضان میں قرآن پاک سنا رہے ہوگے اور تم مع گھر والوں کے بخیر ہوں گے، دعاؤں میں یاد رکھنا۔ فقط والسلام

محمد یونس عفی عنہ

تم نے جو اشیاء بھیجی تھیں اس کی فہرست طلب کی تھی، وہ بھی گزشتہ خط میں درج کردی تھی۔

﴿۳۰﴾

﴿ہدیہ ملنے پر حصول علم نافع کی دعا﴾

عزیزم حافظ محمد بن مفتی شبیر احمد صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا پرچہ اور ہدیہ دونوں پہنچے، جزاکم اللہ تعالی۔ اللہ پاک تمہیں علم نافع سے نوازے اور عالم باعمل بنائے، دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے، آمین۔

آپ کے والدین کی صحت وعافیت نیز فلاح دارین کے لیے دل سے دعا ہے، اللہ قبول فرمائے، اپنے والدین کو سلام مسنون کہہ دو۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

﴿۳۱﴾

﴿فلکیات کی علمی مہارت کے ساتھ فقہی واقفیت بھی ضروری ہے﴾

عزیزم مولوی شبیر احمد صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑے انتظار کے بعد جب بالکل ناامید ہوگیا، تمہارا خط ملا، خیریت معلوم ہو کر خوشی ہوئی، پریشانیوں اور ذہنی الجھنوں کا اجمالی علم ہوا، دل سے ان کے ازالہ کی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی کنف عافیت میں رکھے۔

تم نے جو کام شروع کیا ہے بہت سخت ہے، آج کل عملی کساد بازاری ہے، اگر ایک کوئی بات کہہ گیا تو سب اس کے پیچھے چل پڑے ہیں اور اگر کوئی اس کے بعد اس کے خلاف کچھ کہے گو وہی حق ہو تو کوئی ماننے کو تیار نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت فرمائے۔

یہاں کوئی فلکیات کا واقف، ماہر میرے علم میں نہیں ہے اور صرف علمی مہارت شاید کافی بھی نہ ہو جب تک کہ اس کے ساتھ فقہ کی واقفیت؛ بلکہ مہارت نہ ہو، اگر تمہاری تحریر آئی تو اس کو دیکھنے کی کوشش کروں گا؛ لیکن میں فلکیات سے ناواقف ہوں اور اتنی فرصت نہیں کہ اس کی کتابوں کا مطالعہ کروں، حضرت مولانا عمر پالن پوری کو فلکیات سے مناسبت ہے، اگر مناسب سمجھو تو ان سے بھی تبادلہ خیال کرلو۔

آج ۱۷ رمضان ہے، ابھی تک مولوی یوسف متالا نہیں پہنچے، یہاں مجمع اچھا ہے، حضرت نور اللہ مرقدہ کے خلفاء میں قاضی عبد القادر صاحب، مولوی عبد الحفیظ مکی، مولانا کفایت اللہ صاحب، مولوی معین الدین صاحب، حاجی فتح محمد صاحب موجود ہیں۔ برادرم مولانا محمد طلحہ صاحب آخری عشرہ کا اعتکاف کریں گے، تم نے مدرسہ ہی میں اعتکاف کیا، اچھا کیا، اللہ تعالیٰ اپنی

معرفت و دائمی دے اور اپنے رسول ﷺ کی محبت اور ان کے اتباع کا صحیح جذبہ عطا فرمائے۔

اس ناکارہ کے لیے بھی دعا کرتے رہنا، اگر عزیز مولوی بلال سلمہ موجود ہو تو اس سے سلام مسنون کہہ دینا اور دعا کے لیے کہنا، والسلام۔

محمد یونس عفی عنہ

﴿۳۲﴾

﴿طحاوی شریف کی سند﴾

عزیز گرامی قدر سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا گیارہ شوال کا روانہ کردہ خط مل گیا تھا اور اس کا جواب بھی میں لکھ چکا ہوں، غالباً مل گیا ہوگا، تأمل اس لیے ہے کہ تم نے مولوی ہاشم صاحب کے مکان کا پتہ لکھا تھا، جو صاف نہیں تھا۔ عزیزم مولوی امانت علی سلمہ آئے ہوئے تھے، ان سے ہی پڑھوا کر پتہ نقل کرایا تھا، اس کے بعد عزیز موسی سلمہ کے لفافہ میں میرے نام کا پرچہ ملا، تمہارے اسباق کی تفصیل معلوم ہوکر مسرت ہوئی اور اس سے بے حد مسرت ہوئی کہ اسباق اچھی طرح جاری ہیں، اللہ تعالی برکت دے اور مدد فرمائے۔

اپنی صحت وقوت کی رعایت کرتے ہوئے محنت اور شفقت کے ساتھ پڑھانا اور اللہ پر ہمیشہ بھروسہ کرنا، اپنی حول وقوۃ سے براءت کرتے رہنا، سب اللہ تعالی ہی کے کرنے سے ہوتا ہے۔ میرے اسباق وہی ہیں، صرف شرح عقائد کی جگہ امسال رسم المفتی ہے، گذشتہ بھی میرے نام لکھ دی گئی تھی؛ مگر میں نے عذر کردیا تھا کہ اس کے بعد متصلاً بخاری شریف کا گھنٹہ ہے؛ مگر امسال زبردستی کی گئی، اللہ تعالی ہی مددگار ہے، بھرپور مدد فرمائے۔ میں اسباق مسجد ہی میں پڑھاتا ہوں، دارالحدیث میں گرمی بہت ہے۔

طحاوی شریف کے متعلق حضرت ناظم صاحب سے کبھی کچھ سننا یاد نہیں ہے، حضرت نے دورہ حدیث کی اکثر کتابیں حضرت سہارنپوری اور حضرت مولانا یحییٰ صاحب سے پڑھی ہیں، طحاوی کی باضابطہ کوئی سند معلوم نہیں ہے، بظاہر اجازت عامہ میں داخل ہوکر اس کی سند حسب ذیل بن جائے گی:

قرأتُ على مولانا محمد أسعدالله رحمه الله، وهو يروي عن مولانا السهارنبوري، عن مولانا محمدمظهر، عن مولانا مملوك العلي، عن مولانا رشيدالدين البخاري، وكذايروى عن مولانا محمديحيى، عن مولاناالكنكوهي، عن الشاه عبدالغنى، عن أبيه أبي سعيد والشاه محمد إسحق ثلثهم أعني: الشاه محمدإسحق والشاه أبو سعيد ومولانا رشيد الدين خان، عن الشاه عبدالعزيز، عن أبيه الشاه ولي الله، والله أعلم.

حضرت اقدس حضرت شیخ دامت برکاتہم تو اب تمارے یہاں پہنچ گئے ہوں گے اور خوب بہار آرہی ہوگی، اللہ تعالی آپ سب حضرات؛ بلکہ حضرت کے سارے ہی متوسلین کو حضرت کے فیوض سے پوری طرح مستفیض فرمائے اور ہماری ہدایت نامہ کے فیصلے فرمائے اور ہمیں بھی اپنا بنالے۔

عزیزم مولوی بلال سلمہ کے تدریس کتب میں منتقل ہو جانے سے بہت خوشی ہوئی، اللہ تعالی مبارک فرمائے اور مدد فرمائے اس کو میری طرف سے مبارک باد دینا۔

بندہ تم عزیزوں کے لیے دل سے ترقیات کی دعائیں کرتا ہے، تم بھی اس ناکارہ کے لیے دعا کرتے رہو، اللہ تعالی اس ناکارہ پر بھی نظر کرم فرمائے، علم وعمل وتقوی وحیات طیبہ سے نوازے اور علم میں برکت دے، بے برکتی کے اسباب سے اور خود بے برکتی سے حفاظت فرمائے۔ اگر یاد رہے تو عزیز مولوی یوسف اور مولوی ہاشم اور اپنے والدین واخوہ واخوات کو سلام مسنون کہہ دیں، خط کا جواب فوراً دینا، حضرت کے آنے کے بعد وہاں کی تفصیل بھی لکھنا۔ والسلام

محمد یونس غفرلہ

اپنا خط الگ کر کے دوسرا پرچہ مولوی سلمان یا مولوی شاہد کے ذریعہ حضرت تک پہنچا دینا، اگر خود پہنچا دو تو بھی مقصود حاصل ہے، اس کو تم پڑھ لینا۔

﴿۳۳﴾

﴿تم اس قابل نہیں ہو کہ بھلا دوں﴾

عزیزم قرۃ العین سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی پانچ بجے کے قریب تمہارے دو لفافے ملے، آج شنبہ ۲۴؍شعبان ہے، اس لیے یہ تو توقع نہیں ہے کہ یہ خط تم تک پہنچ سکے؛ مگر اس لالچ میں لکھ رہا ہوں کہ شاید کسی کے ذریعہ تم تک لندن پہنچ جائے۔

عزیزم تم اس قابل نہیں ہو کہ بھلا دوں، تمہاری محبتیں اور عنایتیں سب یاد ہیں اور رہیں گی۔

تمہارے ٹکٹ کی تفصیل دوسرے خط سے معلوم ہوگی اور یہ کہ ۲۶؍شعبان کو تم ہندوستان چھوڑ رہے ہو۔ اللہ تعالی تم کو بعافیت تمہارے والدین کے پاس پہونچائے اور ان کی شرف قدم بوسی سے نوازے اور ان کی آنکھوں کو تمہارے دیکھنے سے ٹھنڈی کرے۔

میرا انظام صحت بس اللہ تعالی ہی کے قبضہ میں ہے، تمہارے جانے کے بعد ایک عجیب بات پیدا ہوگئی کہ بھوک بہت لگتی ہے اور ضعف ہو جاتا ہے اور کھانے کو کیا کہوں؟ بس جی نہیں چاہتا ہے۔

عزیزم مولوی صالح کے بہ دست سو روپیے بھیجے تھے، خدا کرے مل گئے ہوں۔ تمہارے آم پہنچے؛ مگر عجیب آم ہیں کہ زرد ہو جانے کے بعد بھی ترش کا ترش ہی رہتے ہیں، تم ہوتے تو اس کا تبادلہ کراتا یہ کیسے آم ہیں؟ والدین کی خدمت میں سلام مسنون کہہ دینا۔ والسلام

محمد یونس عفی عنہ

﴿۳۴﴾

﴿حاصل شدہ ہدایا کی تفصیل﴾

عزیز گرامی قدر مولوی شبیر احمد صاحب سلمہ اللہ و بارک فیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

تمہارے خط کا جواب بلیک برن کے پتہ پر روانہ کرنے کے بعد مولوی یوسف متالا آئے، ان سے معلوم ہوا کہ تم نے اپنے اعزہ کی خواہش پر رمضان کینیڈا میں کیا، اس لیے جواب تو تمہیں آنے کے بعد ہی ملا ہوگا۔

تمہارے جملہ ہدایا تمہارے تلامذہ و احباب کے ذریعہ پہنچ گئے، دو عدد سوئٹر، دو عدد موزے، چار وز ویلیموں، چاکلیٹ، عطر، روغن بادام، متعدد صابن، ایک کیمرہ (خوردبین) کرتے کا کپڑا اور چار عدد کا بیان یعنی ۱/ ۳/ ۷/ اور ایک پر نمبر نہیں ہے، جو ترتیب میں ۶/ ہونا چاہیے، ۲/ ۴/ ۵/ اب تک دستیاب نہیں ہوئی، بچے بتاتے ہیں کہ تم نے ۶/ عدد فی کس دو دو کے حساب سے دی تھیں، اس لحاظ سے دو غائب ہیں، نیز مسئلہ طلوع وغروب سے متعلق تمہاری تحریر بھی نہیں ملی، اللہ تعالیٰ تمہیں دارین میں اس کی بہترین جزاء دے اور تمہارے علم وعمل میں برکت دے۔

بہت غور کیا کہ تمہیں کیا ہدیہ بھیجوں؛ لیکن میرے عزیز! کوئی چیز سمجھ میں نہیں آئی بجز اس کے کہ دعا کروں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ کی فتح الرحمن مولانا مفتی نظام الدین صاحب نے چھاپنی شروع کی ہے، اس کی پہلی جلد چھپ گئی ہے، جو سوا دو سو سے کچھ زائد صفحات پر مشتمل ہے، وہ ان شاء اللہ بھیجوں گا اور خیال ہے کہ حضرت نور اللہ مرقدہ کے تراجم ابواب خرید کر بھیج دوں؛ لیکن

ان کی تجلید عجلت کی وجہ سے نہ ہو سکے گی، تم خود ہی وہیں کسی طرح کرالینا۔

میرے لیے خاص طور سے دعا کرتے رہنا، اللہ تعالی فلاح دارین عطا فرمائے اور تمام شرور وفتن سے پوری طرح نہایت راحت وعزت کے ساتھ حفاظت فرمائے۔

اپنے والدین اور اخوہ واخوات سے سلام مسنون کہہ دو، مولوی ہاشم صاحب کی بیماری کی خبر مولوی یوسف متالا اور دیگر طلبہ سے معلوم ہو کر دلی قلق ہوا، اللہ تعالی رحم فرمائے، ان کو صحت وقوت سے نوازے۔

محمد یونس عفی عنہ

﴿۳۵﴾

﴿روپیہ نہیں بلکہ تمہارا خط زیادہ اہم ہے﴾

عزیز گرامی سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑے شدید انتظار کے بعد جب ناامید ہوگیا تھا؛ کیوں کہ تمہاری عادت دہلی سے ہمیشہ ایک خط لکھنے کی تھی اور دوسرا پہنچتے ہی، آج ۲۲؍شعبان کو ایک دستی خط اور آم اس طرح ملے کہ عزیزم مولوی یوسف سلمہ حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب مدظلہ العالی سے کل جلال آباد ملنے گئے ہوئے تھے تو وہاں مولوی احمد لندنی نے ان کے ذریعہ سے دونوں چیزیں پہنچائیں۔

روپیے بھیجنے کی ضرورت بالکل نہیں تھی، اس سے اہم اور بمقتضائے تعلق خط تھا، جس میں تم نے حد سے زیادہ تاخیر کی اور وہ بھی چند سطریں جس میں کوئی تفصیل نہیں۔

میں چار خطوط بھیج چکا ہوں، دو بذریعہ ڈاک اور ایک پرچہ عزیزم مولوی صالح سلمہ کے بدست، اس میں سو روپیے بھی رکھ دیے ہیں کہ تمہیں ضرورت کے وقت کام آئیں اور چوتھا پرچہ نہایت مختصر کل عزیزم مولوی موسی سلمہ کے بدست بھیجا ہے، ان کے ذریعہ سے مصلی، شانہ اور سلیپنگ بیگ بھی روانہ کردیے ہیں۔

تمہارا ڈاک کے ذریعہ بھیجا ہوا خط نہیں ملا، شاید آج کل میں مل جائے اور ممکن ہے کہ نہ پہنچے، اب آگے اللہ تعالی ہی مالک ہے، تم بھی اس ناکارہ کو رمضان شریف میں خاص طور سے دعاؤں میں یاد رکھنا۔ والسلام

احقر محمد یونس عفی عنہ

﴿۳۶﴾

﴿خواب میں مجھے حضرت شیخؒ کا علم عطا کیا گیا﴾

آج دوپہر بروز دوشنبہ ۱۲/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ کو ایک عجیب خواب دیکھا، ایک خط مولوی عبدالحفیظ مکی نے بھیجا ہے، جس میں یہ لکھا ہے کہ آپ کو حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کے علوم دیے اور یہ گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے اور اس خط میں یہ بھی ہے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں کہہ دوں کہ مجھے حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا علم عطا کیا گیا۔ اے اللہ میرے حضرت کے لوگوں کو اس سے بہرہ مند فرما اور دوسروں کو، اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

بندہ محمد یونس عفا اللہ عنہ

نامۂ یار لکھنے کو مجھے ارزاں ہے کاغذ
تول دے گر کوئی سونے کے برابر کاغذ

[امام بخش ناسخ]

مکتوب گرامی

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب سہارنپوری دامت برکاتہم

بـنـــــام

حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب زید مجدہ

عکس مکتوب

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب سہارنپوری دامت برکاتہم

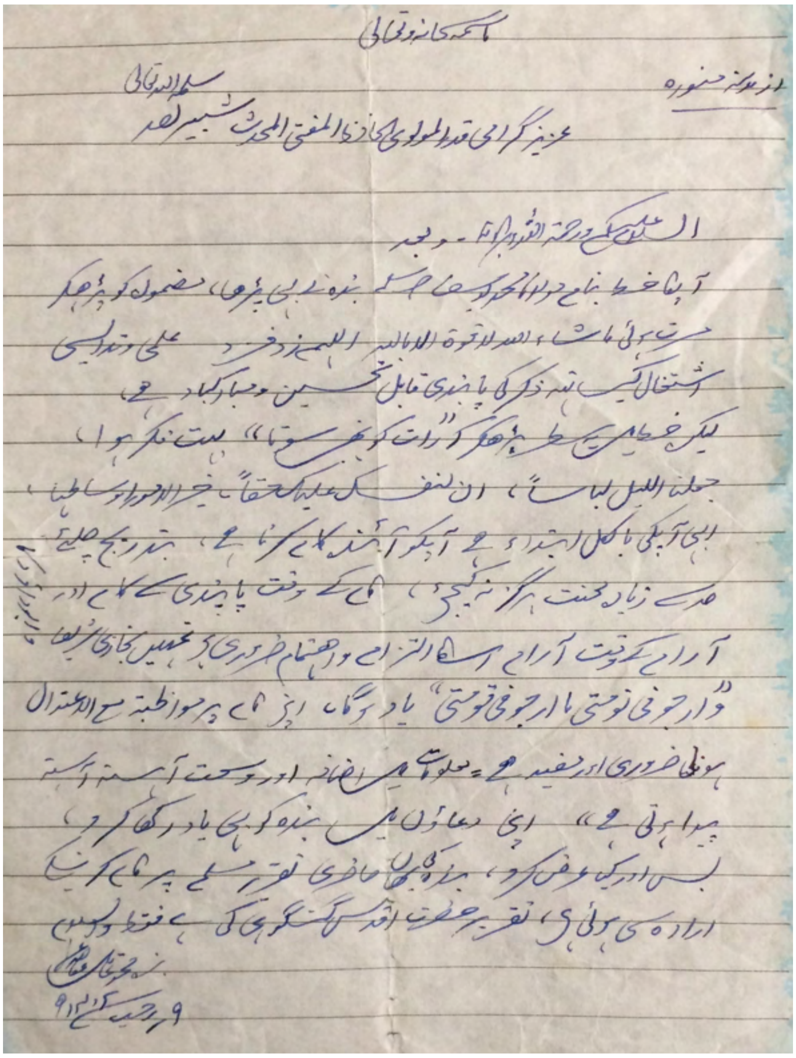

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

از مدینہ منورہ

عزیز گرامی قدر المولوی الحافظ المفتی المحدث شبیر لطفہ سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ وبعد

آپکا خط بنام حرا المحرم کے ملا جسکو بندہ نے بھی پڑھا، مضمون کو پڑھکر
مسرت ہوئی ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ اللھم زد فزد علمی وتدریسی
اشتغال کیساتھ ذکر کی پابندی قابل تحسین ومبارکباد ہے،
لیکن خط میں یہ سطر پڑھکر کہ "رات کو نہیں سوتا" بہت فکر ہوا،
جعلنا اللیل لباساً، ان لنفسک علیک حقاً، خیر الامور اوسطہا،
ابھی آپکی بالکل ابتداء ہے آپکو آگے بہت کام کرنا ہے، بتدریج چلئے
حد سے زیادہ محنت ہرگز نہ کیجئے، ہر کام کے وقت پابندی سے کام اور
آرام کیجئے آرام اس کا التزام واہتمام ضروری ہے، تحسین بخاری میں لکھا
"وار جو فی نومتی یا ارجو فی قومتی" یاد ہوگا، اخیر [illegible] بمواظبۃ مع الاعتدال
ہونا ضروری اور مفید ہے معلومات میں اضافہ اور برکت آہستہ آہستہ
پیدا ہوتی ہے" اپنی دعاؤں میں بندہ کو بھی یاد رکھا کریں،
بس اور کیا عرض کروں، بندہ کا ابھی حاضری [illegible] پر جانے کا
ارادہ ہی ہوا ہے، تقریر حضرت اقدس گنگوہی کی ہے [illegible] والسلام

بندہ محمد عاقل عفی عنہ
۹ رجب ۱۴۴۱ھ

مذکورہ بالا مکتوب گرامی صفحہ ۱۴۵ / پر دیکھا جاسکتا ہے۔

مکتوب

﴿کام میں مواظبت مع الاعتدال بہت ضروری ہے﴾

باسمہ سبحانہ وتعالی

از مدینہ منورہ

عزیز گرامی قدر المولوی الحافظ المفتی المحدث شبیر احمد سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد! آپ کا خط بنام مولانا محمد یوسف صاحب سلمہ بندہ نے بھی پڑھا، مضمون کو پڑھ کر مسرت ہوئی، ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ، اللہم زد فزد۔

علمی وتدریسی اشتغال کے ساتھ ذکر کی پابندی قابل تحسین ومبارک باد ہے؛ لیکن خط میں یہ سطر پڑھ کر ''رات کو نہیں سوتا'' بہت فکر ہوا ''جعلنا الليل لباسا، إن لنفسک علیک حقا، خیر الأمور أوساطها'' ابھی آپ کی بالکل ابتداء ہے، آپ کو آئندہ کام کرنا ہے، بتدریج چلیے، حد سے زیادہ محنت ہرگز نہ کیجیے، کام کے وقت پابندی سے کام اور آرام کے وقت آرام، اس کا التزام واہتمام ضروری ہے، تمہیں بخاری شریف اور ابوداؤد کا ''وأرجو في نومتي ماأرجو في قومتي'' یاد ہوگا، اپنے کام پر مواظبت مع الاعتدال ہونا ضروری اور مفید ہے۔ معلومات میں اضافہ اور وسعت آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے، اپنی دعاؤں میں بندہ کو بھی یاد رکھا کرو، بس اور کیا عرض کروں، بندہ کی یہاں حاضری تقریر مسلم پر کام کرنے کے ارادہ سے ہوئی ہے، تقریر حضرت اقدس گنگوہیؒ کی ہے، فقط والسلام۔

بندہ محمد عاقل عفا اللہ عنہ

۹؍رجب ۱۴۱۲ھ

ہم بھول سکے ہیں نہ تجھے بھول سکیں گے
تو یاد رہے گا ہمیں ہاں یاد رہے گا

[ابن انشا]

مکتوبات

قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بنام

حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب زید مجدہ

عکس مکتوب

قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

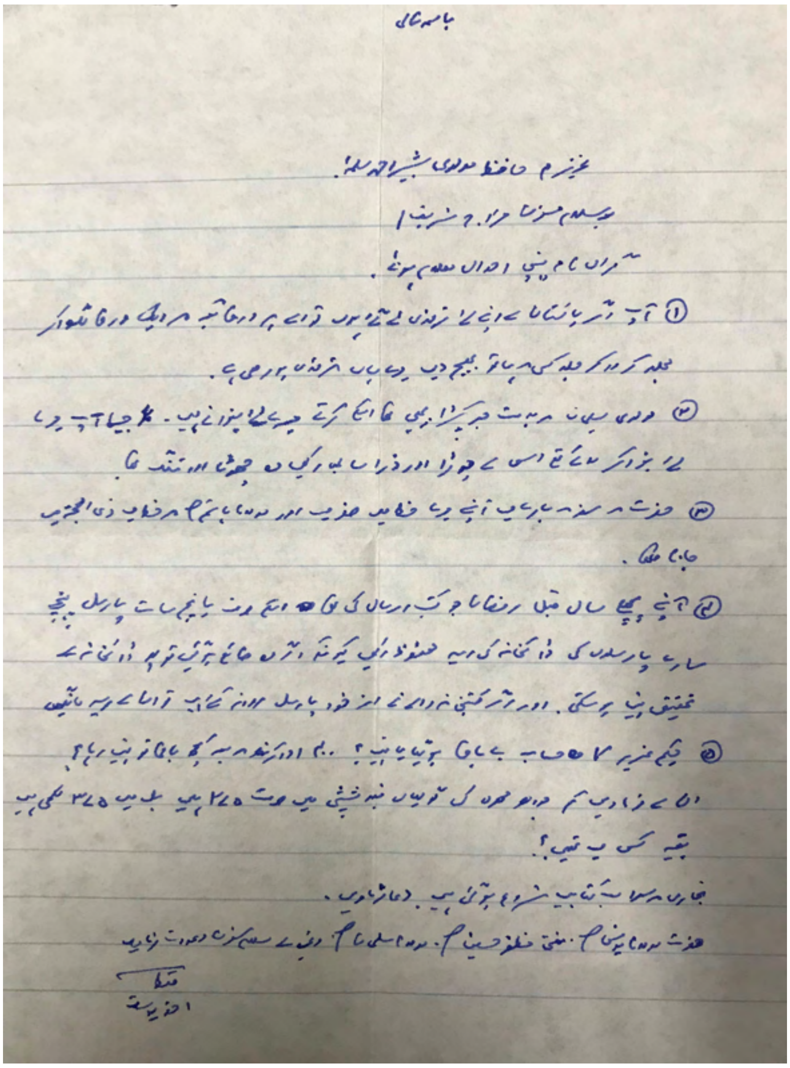
باسمہ تعالیٰ

عزیزم حافظ مولوی بشیر احمد سلمہٗ!

بعد سلام مسنون مزاج شریف!

گرامی نامہ پہنچا احوال معلوم ہوئے۔

[illegible]

فقط
احقر یوسف

مذکورہ بالا مکتوب گرامی صفحہ ۱۸۷/ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

﴿ ۱ ﴾

﴿ دارالعلوم بری میں ۱۶/ سال سے کم عمر کے بچوں کا داخلہ ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم حافظ شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج گرامی! آپ کی مرسلہ کتب بھی پہنچ گئی تھی، نیز خط بھی پہنچا تھا جس میں مولانا یونس صاحب کا بھی گرامی نامہ تھا، اسے بعد ملاحظہ ان کی خدمت میں پیش فرمادیں؛ لیکن خط کے پڑھنے کو ان کے سامنے ظاہر نہ کریں، خط پڑھ کر ان پر کیا اثر ہوتا ہے لکھیں۔

آپ کا گراں قدر ہدیہ خمیرہ بھی صحیح سالم پہنچا، جزاکم اللہ خیرا۔

وہ کرتے کا کپڑا آپ کی خدمت میں ہدیہ ہے۔ بلا تاخیر اسے سلوا کر میرا تبرک سمجھ کر استعمال فرمالیجیے۔ مولوی عزیر کی معرفت میں تو مستورات سے سلواتا تھا وہ اچھا سیتی ہیں، پورے کرتے کی ہاتھ سلائی کرتی ہیں۔

۳/ اپریل سے ٦ تک طلبہ کا تحریری امتحان ہے، اس کے بعد ایک ہفتہ کی چھٹی ہے۔ دو ہفتہ تک میں ان شاء اللہ حجاز مقدس روانہ ہو جاؤں گا، اس خط کا جواب آپ وہیں کے پتہ پر تحریر فرمائے۔

یوسف ص،ب ۱۱۰۱ مدینہ منورہ السعودیۃ

آپ کے حکم کے مطابق حاجی یعقوب صاحب کو میں نے خط لکھ دیا ہے۔ اپنی بقیہ رقوم آپ انہیں خط لکھ کر منگوا لیجیے۔

نیز دارالعلوم میں اپریل سے ۱٦ سے کم عمر کے طلبہ کو داخل کیا جا رہا ہے، تقریباً کل تعداد ۱۷۵/ ہوگی؛ کیوں کہ موجود طلبہ کی تعداد ۷۵/ ہے، سو ۱۰۰/ مزید آئیں گے، دعا فرمادیں۔

آپ کے والد صاحب کی طبیعت اب ماشاء اللہ اچھی ہے، مولانا سلمان صاحب، مولانا عاقل صاحب، مفتی صاحب، مفتی مظفر صاحب وغیرہ سے سلام مسنون، درخواست دعا۔

مولوی اسماعیل جوگواڑی سے بعد سلام مسنون و نیاز۔ فقط

احقر یوسف

۱۷ مارچ / ۷۹

﴿۲﴾

﴿ گلہ بھی تجھ سے بہت ہے مگر محبت بھی...... ﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم بے وفا حافظ شبیر احمد سلمہ اللہ تعالی وعافاہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! ایسی شدید بیماری اور کمزوری کی حالت میں آپ نے مجھے مطار پر چھوڑا تھا؛ مگر اس کے باوجود جانے کے بعد سے اب تک کوئی خط بھی نہیں لکھا، میں نے کسی اور کو لکھ کر خیریت معلوم کی، اس بے وفائی کی اللہ تعالی آپ کو سزا نہیں؛ بلکہ جزائے خیر عطا فرمائے۔

چوں کہ میری بیماری کا آپ کو کوئی فکر نہیں، آپ اس سے غیر متعلق رہنا چاہتے ہیں تو میں بھی خوامخواہ بیمار کمزور ہاتھوں کو اس کی تفصیل کے لیے کیوں تکلیف دوں۔ صرف اتنا لکھ دیتا ہوں کہ قلب کی اختلاجی کیفیت کی وجہ سے تین ہفتہ سے بولٹن کے ایک بنگلہ میں مقیم ہوں، دارالعلوم والوں کو حتی کہ مولانا ہاشم صاحب کو بھی پتا نہیں کہ کہاں ہوں؛ کیوں کہ ہر شخص پر خبر سے وحشت ہوتی تھی، اب تین ہفتہ یہاں قیام اور دوا علاج کے بعد قدرے سکون ہے، گذشتہ کل پھر وہی کیفیت ہوگئی تھی۔

آپ سے دعا کی درخواست شاید بے کار جائے؛ لیکن ڈوبتا تو تنکے کا بھی سہارا لیتا ہے؛ اس لیے آپ نیک ہے، طالب علم ہے، میری ظاہری اور باطنی دونوں بیماریوں سے شفا کی دعا فرمائے۔ آج ہی خط کا جواب لکھیے۔

الف۔ مفتی صاحب مدظلہم کلکتہ تشریف لے گئے ہیں تو وہاں کا پتہ کیا ہے؟

ب۔ مرسلہ خط پڑھ کر عید کے دن دیوبند چلے جائیے، مولانا اسعد مدنی صاحب کو میرا

عریضہ اور ڈابھیل کے مہتمم صاحب کے نام والا خط دونوں پہنچا دیجیے، اگر زبانی کچھ فرمائے تو مجھے لکھیے، اگر وہ نہ مل سکے تو کسی معتبر آدمی کے سپرد کریں کہ وہ آنے پر انہیں پہنچا دیں، اب ان کا خط میں نہیں بھیج رہا، براہ راست انہیں بھیجوں گا؛ اس لیے لفافے میں ان کا خط تلاش نہ کیجئے۔ مائنڈ چینج ہوگیا (ارادہ بدل گیا)۔

ج۔ میری کل کون کونسی کتابیں آپ نے روانہ فرمائی ہیں تحریر فرمائیں؛ کیوں کہ وہ سب مدرسہ کی کتابوں کے ساتھ گڈ مڈ ہے، جلد لکھیں تا کہ میں انہیں نکال لوں اور صحت ہو جانے پر کچھ لکھنا پڑھنا شروع کروں۔

د۔ مظاہر کی نظامت اور بخاری اور دو تین متوفی سرپرستان کے بارے میں کیا فیصلے ہوئے ضرور بالتفصیل تحریر فرمائیں، معلوم نہ ہو تو مولانا شاہد وغیرہ سے پوچھ کر لکھیں، ناظم کون بنا؟ نائب ناظم کون؟ اور سرپرست کون؟

ھ۔ آپ کے بھائی صاحب کو تقریباً پچاس یا ساٹھ پاؤنڈ دیے تھے کہ آپ کو بھیج دیں، اس کے ملنے پر ان میں سے نو سو روپے مولانا احمد صاحب گودھرا والے کو بھیج دیں، ان کا پتہ یہ ہے:

مولانا احمدادا صاحب

محمدی محلہ، آزاد روڈ، گودھرا

انہیں خط لکھ کر پوچھ لیں کہ بھیجنے کی کیا صورت کریں؟ ممکن ہے کہ ڈاک میں گڑبڑ ہو جائے۔ پھر کتنے پیسے بچتے ہیں، اس کے معلوم ہونے پر اس کا مد بھی لکھ دوں گا۔ باذن اللہ

و۔ ایک سو روپے تقریباً بچیں گے، تو ایک سو قاری سید کو دے دیں جو رمضان میں آیا کرتے تھے، جو جامع مسجد میں مدرس ہیں، ان سے زبانی فرمادیں کہ آپ کا خط ملا ہے۔

ابھی بھی بیمار ہوں، ٹھیک ہونے پر جواب لکھوں گا اور مولانا عبدالرحیم صاحب کو پیام بھی پہنچا دوں گا۔ ان کا خط بھی ہمراہ ارسال ہے، انھیں پہنچا دیں۔

ز۔ مولوی عزیر صاحب کا حساب شاید پھر رہ گیا، ان سے پوچھ کر آپ ان کے پیسے ادا کر دیں، شاید ۱۴۰/ یا شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ کتنے ہیں؟ مجھے تو بالکل یاد نہیں، ادا کر کے مجھے لکھ دیں، نیز اُن سے فرما دیں کہ پچھلے سال انہوں نے آپ کے توسط سے جو خمیرہ بھیجا تھا وہ بہت شاندار تھا، رمضان والا تو ویسے ہی ہے، اس جیسا بننے کی امید ہو اور عنبر، زعفران اور دیگر اجزاء بہتر کہیں سے آجائے تو مطلع کریں، اسی جیسا بنا دیں تو ضرور بنوالیں گے، نیز اُن کے خط کا جواب میں کچھ کمزوری دور ہونے پر لکھوں گا۔ ان کے نام خط ارسال ہے پڑھ کر انہیں دے دیں۔

آپ کا یہاں تک خط لکھتے ہوئے ہاتھ میں اتنا زیادہ درد ہوتا رہا کہ پانچ سات دفعہ درمیان میں ہاتھ دبوانا اور انگلیاں مسلوانی پڑیں۔

یہاں ایک طالب علم کے ساتھ تنہا اکیلا پڑا رہتا ہوں، نہ کوئی مشغلہ ہے نہ ہمت ہے، نہ باہر نکلتا ہوں، صاحب مکان اپنے دوسرے مکان میں- جہاں دوکان ہے- رہتے ہیں دونوں وقت کھانا دینے آتے ہیں۔

فرصت مل جائے، یاد آجاؤں تو صحت ظاہری و باطنی اور جسمانی و روحانی قوت کے لیے ضرور دعا فرمائیں، اب صرف اختلاجی کیفیت کبھی کبھی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ ہاتھ کانپنے لگتے ہیں، یہی ایک تکلیف رہ گئی ہے، نیز جب اختلاجی کیفیت ہوتی ہے تو نیند بھی نہیں آتی۔

مولانا طلحہ صاحب، مولانا سلمان صاحب، مولانا عاقل صاحب، مفتی صاحب وغیرہم سے سلام مسنون گزارش دعا۔ اسماعیل جوگواڑی سے سلام نہ کہیے، کہہ دیجیے کہ یہی لکھا ہے۔ بقیہ پُرسان حال احباب سے سلام دعا۔ فقط

یوسف

۲۴/۱۰/۷۹

﴿۳﴾

﴿سحر کے اثرات سے شفایابی﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم حافظ قاری شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! آپ کے یکے بعد دیگرے تین گرامی نامے پہنچے۔ جزاکم اللہ خیراً

اس یادفرمائی، کرم فرمائی، بندہ نوازی کا بہت بہت شکریہ۔

آپ کی دعاؤں نیز آپ کی کروائی ہوئی دعاؤں کے طفیل اللہ کے فضل و کرم سے میں مکمل طور پر صحت یاب ہوگیا ہوں۔

مولانا عبدالرحمن صاحب کی شروع ہی سے رائے تھی کہ مجھے مرض نہیں، اس کے بعد تین ہفتہ قبل حضرت مفتی صاحب کا گرامی نامہ بھی اسی مضمون کا آیا کہ تمہیں جسمانی مرض کوئی نہیں، ساتھ ہی انہوں نے علاج کے لیے تعویذات بھی بھیجے تھے، وہ بھی کیا تو الحمدللہ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ حکیم عزیر صاحب سے وہ دوائی بنوا کر جلد بھیج دیں؛ تاکہ اب کچھ قوت آئے، آپ نے خمیرہ ابریشم کو لکھا وہ ابھی پہنچا نہیں۔

قاری صاحب کے لیے میں نے رقم آپ کے بھائی صاحب کو دی تھی، معلوم نہیں پہنچی یا نہیں؟ پہنچ جائے تو انہیں دے دیں۔

امسال امتحان سالانہ کے فوراً بعد مفتی محمود صاحب کی خدمت میں چلے جائیں، بقرہ عید تک ان کی خدمت میں رہ کر بقرہ عید بعد یہاں آجائیں، اپنا اور کوئی پروگرام اس کے سوا نہ بنائیں۔

اب تو حضرت مولانا یونس صاحب بھی پہنچ گئے ہوں گے اور بخاری شریف خوب ہو رہی ہوگی۔ ان کی خدمت عالیہ میں بعد سلام مسنون گزارش دعا۔

پرانی طباعت کی شرح عقائد نسفی ایک عدد کہیں سے مل جائے تو ضرور بھیج دیں۔ فقط

یوسف

۲/۱۲/۷۹

﴿۴﴾

﴿ہندوستان سے کتابوں کی ترسیل﴾

باسمہ تعالی

عزیزم حافظ شبیر احمد سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! اس سے قبل ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا، امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔

۱۔ جس میں دوائیں بنوانے کے لیے لکھا تھا کہ وہ جو چار پانچ قسم کی دوائیں اس سے پہلے میں نے لکھی تھیں وہ حکیم صاحب سے بنوالیں۔

۲۔ دوسرے یہ کے مولانا سعید صاحب پالن پوری سے فرمادیں کہ ہمارے نصاب کے سوا اردو کی کوئی کتاب نہ بھیجیں، کچھ پارسل ابھی پہنچے جن میں معارف الحدیث آئی ہے، صرف علمی کتابیں چاہیے، فقہ وحدیث سے متعلق جو بھی عربی کتاب دستیاب ہو ضرور بھیج دیں۔

۳۔ ابن مولانا اسماعیل کنتھاروی کے ہاتھ جو آپ نے خمیرہ اور جڑیں بھیجی وہ پہنچ گئی، جزاکم اللہ۔ اس خمیرہ کی قیمت بقیہ دواؤں کے ساتھ ادا کر کے کل رقم مجھے تحریر فرمادیں۔ نرولی میرے پیسے ہیں، وہاں سے آپ کو پہنچ جائیں گے۔

۴۔ مارچ کے اخیر میں ان شاء اللہ افریقہ اور پھر وہاں سے مدینہ کے سفر کا ارادہ ہے، دعا فرمادیں اللہ تعالی آسان فرمادے۔

اب میری طبیعت بہت ہی اچھی ہے۔ اب تو جلد جلد کتابیں نصاب تک پہنچانے کا فکر ہے کہ بقرہ عید تک جو اسباق چھوٹ گئے اس کی کسر نکالنی ہے۔

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ، مفتی صاحب، مولانا سلمان صاحب وغیرھم سے سلام مسنون ودعوات کی درخواست ۔آپ سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے ۔فقط

احقر یوسف

۱۱/۱/۸۰

مرسلہ کتب کا حساب آج ہی پہنچا، جزاکم اللہ ۔ دوائیں عثمان کے پاس بھیج دیں اور اسے تاکید کردیں کہ جلد بھیج دے ۔موزہ کے لیے میرا پاؤں نو نمبر کا ہے، اس حساب سے بنوالیں ۔ عربی کتب جس قدر مل سکیں خرید کر بھیجتے رہیں، اردو نہ بھیجیں ۔

﴿۵﴾

﴿بل کی ادائیگی﴾

باسمہ تعالی

مکرم محترم مولانا حکیم عزیر صاحب زید مجدکم

بعد سلام مسنون مجھے بہت ہی ندامت ہے کہ آپ کے خطوط کا میں جواب نہیں دے سکا، معاف فرمائیں، مولوی شبیر احمد صاحب بل کی ادئیگی جلد ہی کر دیں گے، فکر نہ فرماویں۔

دارالعلوم کی وجہ سے ہفتہ بھر وہاں ٹھہرنا مشکل تھا؛ اس لیے گھر پہنچ کر آج ۲۴/ اگست اتوار کو میں لندن جاتے ہوئے یہ عریضہ لکھ رہا ہوں، قبلہ والد صاحب، بھائی صاحبان اور سب گھر والوں سے سلام مسنون، دعوات۔ فقط

احقر یوسف

۱۲۴گست ۸۰

[یہ خط حضرت مولانا حکیم عزیر صاحب کے نام تحریر کیا گیا تھا۔]

﴿۶﴾

﴿طلسماتی اثرات﴾

عزیزم مولوی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! گرامی نامہ ملا تھا۔ موزے ایک بڑا ایک چھوٹا مل گئے، ایک میں نے اور دوسرا اہلیہ نے لیا۔ میرا موزہ قدرے تنگ ہے مگر بلا موزے کے پہنا جاسکتا ہے۔ مولانا عبد الرحیم صاحب نے ایک ہزار بھیج دیے ہوں گے۔

آپ اگر عید یہاں آ کر کرلیں تو بہتر ہے؛ تاکہ حضرت کے سفر کے وقت بھی آپ یہاں موجود ہوں۔

میری طبیعت کئی روز سے پہلے دو سال قبل جیسی خراب ہوئی تھی، وہی کیفیت ہے، ہمارے گھر میں خالی برتنوں میں دو دفعہ ہندوستانی گھی اور تکیوں پر خون پایا گیا، اُس وقت سے زیادہ خراب ہے۔

مفتی صاحب کے نام والا پرچہ پڑھ کر جلد اُن کی خدمت میں پیش کر کے تعویذات لے کر ارسال خدمت کریں۔

آپ بھی دعا فرمادیں، بڑی پریشانی ہو رہی ہے، اللہ ہی رحم فرمادیں، کتابیں بھی جلد ختم کرانی ہے؛ کیوں کہ ایک ماہ بعد سفر کا ارادہ ہے اور طبیعت زیادہ خراب ہے، معلوم نہیں کیا بنے گا؟

اساتذہ کرام بالخصوص حضرت مولانا محمد یونس صاحب، مفتی صاحب، مولانا عاقل صاحب، مولانا سلمان صاحب وغیرہ سے سلام کہنا اور دعاؤں کی درخواست۔ فقط

احقر یوسف

۲۸/۴/۸۱

﴿۷﴾

﴿حضرت شیخؒ کے سفر برطانیہ کی اطلاع﴾

عزیزم مولوی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! آنجناب کو تو جواب کی فرصت نہ ملی؛ البتہ مفتی محمود صاحب کا گرامی نامہ ملا، اس سے معلوم ہوا کہ میرا خط آپ نے ان کی خدمت میں پہنچا دیا، انہوں نے تعویذ بھی بھیجا ہے، اس عریضہ کے ہمراہ مولانا گورا صاحب لیسٹر والے کے لیے دوا کا نسخہ ہے، حکیم الطاف سے بنوا کر لے آویں یا کسی کے ہاتھ بھیج دیں۔

حضرت کا سفر لندن شروع شوال میں ہوگا، امید ہے کہ آپ وہاں تک میں پہنچ جاویں گے۔

آج کل یہاں حرم مکہ کے شیخ الحدیث شیخ طٰہٰ برکاتی آئے ہوئے ہیں، بڑے جلسے ہو رہے ہیں، مولانا مسیح اللہ خان صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔

باقی احوال بخیر ہیں۔ دارالعلوم اور میری صحت کے لیے ضرور دعا فرماتے رہیں۔

پُرسان حال احباب بالخصوص اساتذۂ کرام بالاخص حضرت مولانا یونس صاحب، مولانا مفتی مظفر حسین صاحب سے سلام مسنون و گزارش دعا۔ فقط والسلام

احقر یوسف

۸۱/۵/۲۵

﴿۸﴾

﴿دارالعلوم بری میں ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء میں دارالافتاء کا قیام﴾

لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں نے مختلف ملکوں سے برطانیہ کی طرف ہجرت کی اور وہ اس ملک میں مستقل طور پر آباد ہو گئے ہیں۔ اُن کے اور آئندہ آنے والی نسلوں کا اسلام پر بقاء کے لیے جہاں مدارس ومساجد ومکاتیب کے قیام کی ضرورت تھی وہاں ایک ایسے دارالافتاء کی بھی ضرورت تھی کہ جہاں سے انہیں اپنے روزمرہ کی عبادات ومعاملات وغیرہ کے جمیع مسائل میں رہنمائی ملتی رہے۔

بحمداللہ تعالیٰ کئی سال سے یہاں پر لندن اور ویمبلڈن (Wimbledon) میں حضرت مولانا عبدالباقی صاحب اقامت پزیر تھے اور دینی مسائل میں مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے تھے؛ مگر ایک عرصہ سے وہ معذور ہو چکے ہیں، اس لیے ضرورت تھی کہ دارالعلوم میں دارالافتاء کا شعبہ کھولا جائے جہاں سے مسلمانوں کو اپنے دینی سوالات کا جواب ملتا رہے۔

اس ضرورت کو اہل دارالعلوم نے محسوس کر کے دارالعلوم کے ایک ذی استعداد طالب علم جنھوں نے اس ملک میں رہ کر سکینڈری سرکاری اسکول میں تعلیم حاصل کی اور حفظ قرآن، نحو، صرف، فقہ، ادب وغیرہ یہاں دارالعلوم کے اساتذہ سے پڑھا اور انہیں مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے ایشیا کی اپنی نوعیت کی منفرد عظیم درسگاہ مظاہر علوم سہارنپور بھیجا، جہاں انھوں نے دو سال حدیث پڑھی اور سند فراغت حاصل کی، اس کے بعد اہل دارالعلوم کے مشورے سے مظاہر علوم ہی میں مزید قیام کر کے انہوں نے افتاء (مفتی) کے نصاب کو پورا کر کے مفتی کی سند حاصل کی اور وہ بحمداللہ مظاہر علوم سے عالم اور مفتی کی سند حاصل کر کے اب یہاں دارالعلوم میں

درس حدیث دیتے ہیں اور آنے والے سوالات کا جواب بھی لکھتے ہیں، جن کا اسم گرامی مفتی شبیر احمد صاحب ہے۔

موصوف اردو، گجراتی، انگریزی تینوں زبانیں لکھ پڑھ لیتے ہیں؛ اس لیے قارئین سے درخواست ہے کہ دینی مسائل میں مفتی صاحب کی طرف رجوع فرماویں۔

سوال مع جوابی لفافے کے ارسال فرمادیں، ایک خط میں تین سے زیادہ سوالات نہ لکھیں۔ فقط

خادم دارالعلوم

(مولانا) یوسف متالا (صاحب مدظلہ العالی)

﴿۹﴾

﴿اہتمام دارالعلوم کے سلسلہ میں چند ہدایات﴾

آج کل مولانا عاقل صاحب یہاں تشریف فرما ہیں، صحیح مسلم پر حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب نور اللہ مرقدہ کی ضبط فرمودہ حضرت گنگوہیؒ کی تقریر صحیح مسلم کو طباعت کے لیے مرتب کر رہے ہیں، انہوں نے بھی پرچہ دینے کے لیے فرمایا ہے۔ آپ کی ماہ مبارک میں یہاں کی حاضری کے لیے بھی بہت اہتمام سے دعائیں کر رہا ہوں، نیز روضۂ اقدس پر بھی عرض کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ حاضری نصیب فرما کر اپنی رضا و محبت سے مالا مال فرماوے۔

۱۔ مولانا ہاشم صاحب سے فرما دیں کہ صرف ڈیوز بری کے اجتماع کے لیے جمعہ کی نماز کے بعد سے تعطیل رکھیں۔ بلجیم (Belgium) کے لیے کسی کو اجازت نہ دیں کہ دوسرا ملک ہے۔

۲۔ نیز حضرت جی کی آمد پر کسی کتاب کے ختم کا عنوان نہ رکھیں کہ پہلے آپ اسے بھگت چکے ہیں۔ ویسے بھی کتابیں کم ہوئی ہیں، اتنا جلد ختم کرانا مضر ہے۔

۳۔ رمضان میں مقیمین وتراویح وغیرہ کا انتظام ابھی سے کر لیں۔

۴۔ حسابات جو تیار ہیں یوسف بوبات صاحب یا کسی اچھے حساب داں کو جانچ کے لیے دے دیں، اس کے سرٹیفکٹ کے بعد شائع کریں۔

۵۔ میری قیام گاہ، دفتر وغیرہ اہم جگہوں پر تالے عبدالقیوم سے کبھی کبھی بدلوا دیا کرتا ہوں؛ اس لیے احتیاطاً اس سے بدلوالیں۔

۶۔ یوسف اسلام نے پچھلے سال چھٹیوں میں پندرہ ہزار دیے تھے، بنک کے کاغذ پر سے خود دیکھ کر نقل کر کے لکھو کہ کس نمبر کا چیک کس تاریخ کو کونسے بنک میں ڈالا گیا ہے۔

ان کا خاص قریبی آدمی یہاں آیا ہوا ہے شاید اس سے بات چیت مفید ہو۔

۷۔ حضرت شیخ الحدیث اکاؤنٹ میں یوسف غل کے ذریعہ معلوم کرا کر لکھو کہ اس میں حضرت کی کتنی رقم ہے۔

۸۔ میرے نام سے جرمانہ کی رقم ۷۵/ پاؤنڈ میری طرف سے یک مشت ادا کردیں، میں واپسی پر ادا کر دوں گا۔

ہمشیرہ و بھانجوں، نیز مولانا سے سلام مسنون، دعوات فرمادیں۔ فقط

آپ کا یوسف
۸۲/۵/۲

﴿۱۰﴾

﴿پریشان کن امور سے دور رہنا ذہنی سکون کا باعث ہے﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مفتی شبیر احمد سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، مزاج شریف، سہارن پور جانا نہ ہوسکا؛ اس لیے سہارنپور والا آپ کا گرامی نامہ اب تک نہیں ملا، بہت سوں کے خطوط، قاری صاحب (حضرت قاری یعقوب آڈیا صاحبؒ) کا فجر کی نماز میں پہنچنا معلوم ہو کر بہت ہی اطمینان ہوا اور میری موجودگی میں قاری صاحب بالکل فارغ البال رہتے ہیں، اس کی کچھ تلافی بوجھ اٹھا کر انھیں کرنی چاہیے جسے وہ ماشاء اللہ میری غیبوبت میں پیدا کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی اپنے شایان شان دونوں جہاں میں بہترین اجر عطا فرمائے۔

جلسہ ختم بخاری شریف بالکونی اور مدینۃ العلوم کا ذکر کرکے آپ نے تینوں کے اخیر میں تحریر فرمایا کہ تفصیل مولانا ہاشم صاحب سے معلوم ہوجائے گی، جزاءکم اللہ، ضرورت معلوم ہوئی تو تفصیل ان سے پوچھ لوں گا، البتہ بھائی احمد صاحب سے کہیں کہ ایک نظام الاوقات بنا کر دیں کہ اتنے دنوں میں دیواریں بنیں گی، پھر چھت، پھر فلاں اور فلاں کام جیسا کہ دفتر دروازہ سے دائیں ہاتھ پر بڑا چارٹ اشورتھ (Ashworth) نے شروع میں بنا کر دیا تاکہ پتہ چلے کہ شوال میں وہ مکمل کر پائیں گے اور پھر کام کی رفتار کی ہیئت بھی معلوم ہوتی رہے گی۔

معمولات کی پابندی سے بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب خاص سے نوازے، مقربین کی بارگاہ میں قبول فرمائے، عشق ومحبت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

میری غیبت میں جو پریشانی ہو وہ اصل میری موجودگی میں مجھے مصروف رکھنے کی

سزا ہے، اس وقت اگر آپ مجھے بالکلیہ فارغ کر دیں تو پھر یہ پریشانی ان شاء اللہ نہ ہوگی؛ لیکن اس پریشانی میں ایک موذی امر اور ہے، وہ آپ کی ذاتی نوعیت کے تعلقات ہیں، جو آپ کے لیے مولوی بہاؤ الدین کے سلسلہ میں آپ کی پریشانی کا باعث بنے، ان معاملات کو یکسر ختم کر دیں، جانا آنا بلانا وغیرہ کم رکھیں، بلیک برن میں مقامی لوگوں سے یا ملکی امور پر بات چیت کم رکھیں، اس یکسوئی سے آپ کے اوقات میں بھی برکت ہوگی اور ذہنی پریشانی بھی ختم ہو جائے گی اور کسی ہنگامی افتاد سے بھی حفاظت رہے گی۔

بحمد للہ میری یہ کوشش رہتی ہے کہ پریشان کن امور کسی سے بالکل نہ سنوں، پوچھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، بہت بڑے بڑے ملکی مسائل چلتے رہتے ہیں، آپ کو سب اندازہ ہوگا کہ اور لوگوں سے بھی میں نہیں پوچھتا اور کوئی تو ہے نہیں جس سے ایسی باتیں کی جائیں، اس لیے کہ یہ طرز عمل اختیار کر لینے سے آپ کو ذہنی سکون مل جائے گا کسی کو چاند اور وقت کا مسئلہ چھیڑ کر بھی آپ کو پریشان کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ احمد بھائی سے فرما دیں کہ ۵۷ رہزار کا اسٹمیٹ (Estimate) منظور ہے؛ مگر شوال کے پہلے ہفتہ میں کنجی ہمیں مل جانی چاہیے کہ لوگ منتظر ہیں۔ پرتگال کا ابھی سفر نہ کریں، البتہ کینڈا والے بلاویں تو ضرور تشریف لے جاویں، نیز پنامہ والے اگر مولانا اسلام الحق صاحب کی جگہ کہیں تو وہاں چلے جاویں، اللہ تعالی آپ سے زیادہ سے زیادہ کام لے۔

امتحان کے سوالیہ پرچہ میں اردو کی غلطیاں جو آپ کو بتائی تھی، وہ اس خط میں بھی بدستور ہیں اور پرچوں میں بھی، حالاں کہ پرچہ غیروں کے ہاتھ میں بھی پہنچتا ہوگا، مزید یہ کہ آپ درس وتقریر میں بولتے بھی اسی طرح ہیں جیسا مفرد لکھتے ہیں، گستاخی بے ادبی معاف فرمائیں، والدین، اہلیہ محترمہ، قاری صاحب، مولانا علی صاحب، پرُسان احوال سے سلام مسنون و دعوات۔ فقط

آپ کا یوسف

۱۸/۴/۱۴۰۶

﴿۱۱﴾

﴿خدمت دین کے لطف کے آگے دنیا کا عیش بے قیمت ہے﴾

باسمہ تعالی

عزیزم مفتی شبیر احمد سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! آپ کے یہاں تو خط کا مدہی نہیں ؛اس لیے شکوہ تو بیجا ہی ہوگا پھر بھی درخواست ہے کہ آپ کو تو ضرورت نہیں ؛مگر مجھے وہاں کے حالات کے انتظار کی بنا پر اشتیاق رہتا ہے؛اس لیے کسی وقت اگر فرصت مل جائے تو کسی سے چند سطور اہم امور کے متعلق لکھوا دیا کریں تو احسان ہوگا۔

بحمد اللہ! بمبئی کے مضافات میں جو پچھلے سال دارالعلوم کے لیے کوشش شروع کی تھی اب اس سفر میں اس میں محض فضل الہی سے کافی کامیابی ہوئی ہے اور ایک نہایت خوشنما پُر فضا جگہ پر پہاڑ پر ۲۰ / ایکڑ کے قریب جگہ اس کے لیے مل رہی ہے، اللہ کرے جمیع اسباب مہیا ہو کر یہ مرکز وہاں قائم ہو جائے اور ہندوستان کے لیے نمونہ بنے۔

میں آج مغرب میں یہاں کراچی پہنچا ہوں ،سفر بحمد اللہ بہت عافیت سے ہوا، ایک ضروری بات یہ کہ مدینۃ العلوم کا کام احمد بھائی اگر خود کر سکتے ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ اور کوئی صورت سوچنی چاہیے؛اس لیے کہ آخر شوال میں کسی طرح بھی بچیوں کو داخل کرنا ہے، وہاں وہ کام پورا کر دیں گے یا نہیں ان سے پورا پروگرام معلوم کر لیں اور ساتھ ساتھ اس کی نگرانی محمد علی کرتے رہیں کہ ان کے مطابق ہو رہا ہے یا نہیں۔

اہلیہ محترمہ اور والدین سب گھر والوں کو سلام مسنون،عزیز محمد کو پیار، نیز مولوی نذیر اور ان

کی اہلیہ کو بھی سلام مسنون کہہ دیں، مولانا ہاشم صاحب تو روانہ ہو چکے ہوں گے، مولانا علی صاحب سے بھی سلام مسنون۔

لیسٹر کانفرنس کی کامیابی کو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے خاص طور پر مبارک فرما کر مزید کام لے۔ان کاموں سے جو لطف حاصل ہوتا ہے وہ فانی دنیا کے عیش میں کہاں؟ اللہ تعالیٰ مزید توفیق دے۔فقط

یوسف

۸۶/۴/۱۹

﴿۱۲﴾

﴿مفتی اعظم پاکستان کے سفر برطانیہ سے پیشتر ہدایات﴾

عزیزم مفتی شبیر احمد صاحب

بعد سلام مسنون یہ عریضہ حضرت مفتی صاحب کے بدست ارسال خدمت کررہا ہوں، امید ہے کہ آپ نے مفتی اعظم پاکستان (حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکیؒ) کی برطانیہ تشریف آوری کے عنوان سے اشتہار شائع کردیا ہوگا؛ ورنہ اب کردیجیے، وہاں کے مختلف فیہا مسائل ایک مرتبہ مولانا عبدالرشید صاحب، مولانا لطف الرحمن صاحب اطمینان سے حضرت کے سامنے تفصیل سے پیش کردیں اور یہ نشست جتنی جلد ہوجائے بہتر ہے۔

اللہ کرے حضرت کا یہ پروگرام سب کے لیے باعث خیر بنے، میرے سامان کا بیگ گھر میں رکھوادیجیے۔

از یوسف، کراچی

۱۹/۴/۸۶

﴿۱۳﴾

﴿محبت آمیز تنبیہ﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مفتی شبیر احمد زید مجدکم

بعد سلام مسنون مزاج گرامی! رات ہی تراویح سے قبل مولوی مزمل حسین کاپڑیا صاحب نے گرامی نامہ عطا فرمایا، غالباً حرمین میں جناب کا یہ تیسرا گرامی نامہ تھا جزاکم اللہ خیراً۔ مگر حضور! ان تینوں میں سے کسی ایک میں آپ نے یہ تحریر نہیں فرمایا کہ میرا ابھی کوئی عریضہ جناب کو ملا یا نہیں؟ حالاں کہ میں کئی عرائض ارسال خدمت کر چکا ہوں یا ممکن ہے کہ جناب نے اسے قابل ذکر نہ سمجھا ہو، نیز ایک عریضے کے ہمراہ تو گستاخانہ انداز میں جناب کا گرامی نامہ بھی میں نے واپس کیا تھا، ممکن ہے کہ اس پر کاٹ چھانٹ دیکھ کر غصہ آ گیا ہو، اگر کسی ایک عریضہ کی رسید مل جاتی تو اطمینان ہو جاتا۔

بحمد اللہ! سفر اطمینان سے گزر رہا ہے؛ البتہ اپنی کاہلی سے کچھ ہوتا نہیں جس پر افسوس تو یہ ہے کہ اس محرومی پر افسوس بھی نہیں، آپ اس کے لیے خصوصیت سے دعا فرما دیں۔

اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون اور دعوات فرما دیں اور عزیز محمد سلمہ کو پیار۔ اہلیہ مولوی نذیر سے فون پر میری طرف سے تعزیت بھی کر دیں، چند سطور اُن کے لیے بھی لکھ رہا ہوں۔ فقط

آپ کا یوسف

۷ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ جمعرات

﴿۱۴﴾

﴿خلافت واجازتِ بیعت مع زرّیں ہدایت برائے خلفاء ومجازین﴾

از شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحب نور اللہ مرقدہ

زیرنظر مکتوب حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ کو اپنے شیخ و مرشد حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کی جانب سے خلافت و اجازت بیعت عطا ہونے پر موصول ہوا، حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو اپنے شیخؒ سے اجازت بیعت کئی سال پیشتر حاصل ہو چکی تھی؛ اس طور پر آپ کا شمار حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے قدیم ترین خلفاء میں ہوتا ہے۔ بندہ کے بے حد اصرار پر حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اس مبارک خط کا عکس عنایت فرمایا، چوں کہ اس میں اجازت وخلافت کے ساتھ جملہ خلفاء ومتوسلین کی خدمت میں ایک نہایت اہم ہدایت بھی فرمائی گئی ہے، بایں وجہ مناسب معلوم ہوا کہ خط کا مکمل مضمون من وعن نقل کر دیا جائے۔

از: خلیل احمد قاضی

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مفتی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون! پچھلے سال ماہِ مبارک میں سفر مدینہ منورہ کے موقع پر وہاں کے قیام میں روضۂ اقدس علی صاحبہا الف الف تحیۃ پر حاضری کے وقت آپ ﷺ سے میں نے استفسار کیا تھا کہ یارسول اللہ! جس کا مجھ سے اصلاحی تعلق ہے میری نااہلی کی وجہ سے وہ محروم نہ رہیں، بعض حضرات کے متعلق وہاں سے اہلیت کا اشارہ فرمایا گیا تھا، جن میں آپ بھی ہیں۔

اس لیے توکلاً علی اللہ میں آپ کو بیعت کی اجازت دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ وہاں کی

تصدیق آپ کے لیے مبارک فرمائے، علم وروحانیت دونوں میں ترقی عطا فرمائے، آپ کے ذریعہ سلسلہ کے فیض کو عام وتام فرمائے، ساتھ ہی یہ عرض بھی ہے کہ دو باتوں کا خیال رکھیں:

ایک یہ کہ معمولات میں کسی طرح کوتاہی یا کمی نہ ہونے پائے، دوسرے گناہوں سے اپنے کو ہر طرح سے بچائیں، بالخصوص تنہائی کے گناہ باطن کو تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں؛ بلکہ اس پر سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ہے؛ کیوں کہ جس طرح حسد، تکبّر وغیرہ سے توبہ کی توفیق نہیں ہوتی، اسی طرح تنہائی میں کسی کے ساتھ منہ کالا کیا اور کرنے والا اس پر خوش ہے کہ کسی نے ہمیں دیکھا نہیں، اس لیے ایسے گناہوں کی عادت پڑ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور میرے سارے اہل سلسلہ کی بالخصوص حفاظت فرمائے اور حضرت شیخ قدس سرہ کی تمناؤں کے پورا کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم، برحمتک یا أرحم الراحمین۔ فقط

آپ کا یوسف

۱۹/ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ

۲۰/ دسمبر ۱۹۸۶ء شب یک شنبہ

﴿۱۵﴾

﴿اہل خانہ کے احوال کی خبر گیری کرتے رہیں﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی مفتی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! ابھی ابھی سامان کا وزن تو ہوگیا، اندر جانے میں چند منٹ ہیں خیال ہوا چند سطور آپ کو لکھ دوں۔

کتاب ترمذی کا سبق ابھی سے مسلسل روز ہو جایا کرے تو بہتر ہے؛ تاکہ اخیر میں دقت نہ ہو، نیز آپ اور مولوی عبدالرحیم صبح وشام کا تھوڑا وقت ہمارے گھر پر بھی گزارا کریں؛ تاکہ حال احوال کا پتہ رہے۔

امید ہے کہ پوسٹ مین کو تو تین چار ماہ ادھر سپلائی کرنے کی ہدایت کر دی ہوگی، اگر پوسٹ مین کو اوپر تک دفتر میں نہ جانا پڑے تو شاید وہ خوش رہے گا۔

سب کو دعا سلام۔

از مطار ۸/ ۱۲/ ۹۰

﴿١٦﴾

﴿قبول ہدیہ پر تشکر﴾

باسمہ تعالیٰ

از یوسف

بعد سلام مسنون آپ کا ہدیہ سنّیہ موصول ہو کر باعث منت ہوا۔ جزاکم اللہ خیراً

یہ بیس ہزار کا ڈرافٹ کیش (Cash) کروالیں اور بطور امانت رکھیں، دراصل یہ تر کی کے دارالعلوم کے لیے ہے۔

جب وہاں ضرورت ہو گی اس وقت تک کسی بھی مد میں استعمال ہو سکتا ہے۔

سفر میں عافیت کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔ فقط

یوسف

۹/ دسمبر ۹۰ء

﴿۱۷﴾

﴿دارالعلوم بری میں شعبۂ تخصص فی الفقہ کا قیام﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیز طلبہ کرام! ایک خوش خبری یہ ہے کہ دارالعلوم کی تاسیس کے روز اول سے جو نصاب تیار کیا گیا تھا، جو اردو، عربی میں طبع ہو چکا ہے، اس میں فقہ وافتاء، حدیث، تفسیر کے درجات تخصص کا نصاب بھی تھا؛ مگر اب تک بعض وجوہ کی بناء پر اس کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔

اب یہ طے کیا گیا ہے کہ ان شاء اللہ العزیز آئندہ سالِ نو سے اسے شروع کیا جائے۔

اس میں داخلہ کے خواہش مند طلبہ کے لیے اجمالی خاکہ حسب ذیل تحریر ہے:

کتب درسیہ	کتب برائے مطالعہ
۱۔ رسم المفتی	۱۔ شامی
۲۔ درمختار	۲۔ عالمگیری
۳۔ قواعد الفقہ	۳۔ بدائع الصنائع
۴۔ الاشباہ والنظائر	۴۔ البحر الرائق
۵۔ سراجی	۵۔ بدایۃ المجتہد
۶۔ مشق فتاوی	

اخیراً دعا کی استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے بقیہ تعلیمی منصوبوں وغیرہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، آمین۔۔۔فقط

آپ کا یوسف

۲۰/ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ

﴿۱۸﴾

﴿معتکفین کا خیال﴾

باسمہ تعالی

عزیزم مفتی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! یہاں کا سفر بحمد اللہ عافیت کے ساتھ جاری ہے، ایک ماہ کی مدت کم معلوم ہوتی ہے، ٹکٹ کے سلسلہ میں یہاں معلوم کیا تو جدہ کا ٹکٹ ڈربن- جدہ- ڈربن آٹھ سو پاؤنڈ کا ہے، دو ٹکٹ سولہ سو، گویا دو ہزار پاؤنڈ کے قریب ہوں گے، بتائیں کہ اب کیا صورت کریں؟

دوسرا یہ کہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب بچوں کو لے کر بطور مہمان دار العلوم آئیں گے، میری طرح سے آپ بھی نیاز مندانہ معذرت طلب کر کے خوش کر دیں؛ تاکہ یہ خوش ہو کر واپس آئیں، میں نے کہہ دیا کہ آپ چاہیں تو بچوں کو داخل کر دیں۔ مولانا ہاشم صاحب کے جانے کے بعد معتکفین کا ہر طرح سے خیال رکھیں، مجالس میں آپ مولانا عبد الرحیم صاحب گاہے بگاہے شرکت کیا کریں۔ یہاں ہر طرح خیریت ہے، والدہ صاحبہ کو تھوڑا سا ہلکا سا اسٹروک (Stroke) کا اثر ہے، حکیم صاحب کو بتا دیں کہ ۱۹۰/ ۲۱۰ پریشر (Pressure) رہتا ہے۔

یہاں کا نظام یہ ہے کہ سنیچر کی صبح سے ڈربن پھر پیر کو ڈربن سے لیڈی سمتھ (Ladysmith) جاؤں گا، وہاں سے جوہانسبرگ (Johannesburg) کا نظام رہے گا، سب کو دعا سلام۔ فقط

آپ کا یوسف

۱۱/ ۱۰/ ۹۴

﴿۱۹﴾

﴿سعودی عرب سے برطانیہ میں رؤیت ہلال کی اطلاع﴾

باسمہ تعالی

ملک صاحب

یہاں برطانیہ میں سالہاسال سے چاند کا مسئلہ مختلف فیہ بنا ہوا تھا کہ کس ملک کی اطلاع کو معتبر مانا جائے۔

طویل عرصہ کی جدو جہد کے بعد بھی اس میں کامیابی نہ ہوئی اور یہاں کی دو بڑی جماعتیں- جن کا فیصلہ یہاں کے ستر فیصد عوام قبول کرتے ہیں- دونوں نے یہ متفقہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم سعودی عرب کے ساتھ رمضان اور عید کیا کریں گے؛ بلکہ یہاں چوں کہ پورے سال میں چاند نظر نہیں آیا؛ اس لیے بارہ مہینوں کے متعلق سعودی عرب کا چاند کے بارے میں شرعی فیصلہ یہاں نافذ کریں گے؛ اس لیے ہماری آپ سے درخواست ہے کہ جیسے ہی وہاں کے چاند کے شرعی فیصلہ پر آپ کی مہر تصدیق ہو کہ فوراً ہمیں مندرجہ ذیل ٹلکس پر اطلاع کر دی جایا کرے تا کہ ہمیں بالخصوص رمضان وعید کے موقع پر اطلاع میں تاخیر کی وجہ سے دقت نہ ہو۔

امید ہے کہ آپ ہماری اس سلسلہ میں حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

مسٹر محمد اقبال سکرانی، لندن

محمد شاہین، گلاسگو

لیسٹر

بریڈفورڈ

چارلی

ہماری مقامی مصالح کی بنا پر ہم نے ایک نمبر پر اکتفا نہ کرتے ہوئے لنکے شایر (Lancashire)، یارک شایر (Yorkshire)، مڈلینڈ (Midland)، لندن (London) اور گلاسگو (Glasgow) پانچ ٹلکس پر اطلاع کی درخواست کی ہے۔

[یہ خط مکہ مکرمہ میں مقیم جناب الحاج ملک صاحب کے نام تحریر کیا گیا تھا۔]

﴿۲۰﴾

﴿میری اِس آوارہ گردی سے اِن غریبوں کا نقصان نہ ہو﴾

باسمہ تعالی

مکرم محترم مولانا مفتی شبیر احمد صاحب زیدہ مجدکم

بعد سلام مسنون مزاج اقدس! گرامی نامہ نے مشرف فرمایا؛ مگر بہت تاخیر سے ایک ماہ کے بعد ملا۔ عافیت سے مسرت ہوئی، اللہ تعالی ہمیشہ عافیت کے ساتھ تادم آخر اپنے دین متین کی خدمت میں مشغول رکھے آمین۔

آپ رات بھر جاگتے اور اس کے بعد ذکر کرتے ہیں، صحت کی رعایت بہت ضروری ہے، اس کا خاص طور سے خیال رکھا کریں، نیند کم از کم چھ گھنٹہ ضرور سو جایا کرے۔

آپ نے میری کتابوں کا کوئی حال نہیں لکھا کہ ان کا کیا ہوا؟ کون کس وقت پڑھا رہا ہے؟ خدا کرے طلبہ کی ساری کتابیں ہو رہی ہوں، میری اس آوارہ گردی سے ان غریبوں کا نقصان نہ ہو۔

آپ نے اس سیاہ کار کو خواب میں دیکھنے کو لکھا یہ آپ کی محبت کی علامت ہے، خواب کی تفصیل لکھ دیتے تو زیادہ اچھا ہوتا کہ اس سے کافی تسلی ملتی ہے، اللہ تعالی اس محبت کو میرے آپ کے لیے آخرت کے اعتبار سے نافع فرمائے۔

والد صاحب کی علالت کی خبر سے قلق ہوا، اللہ تعالی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے، ان سے سلام مسنون کے بعد دعوات کہہ دیں، نیز والدہ محترمہ اور بھائیوں اور سب گھر والوں سے بھی۔

﴿۲۱﴾

﴿مظاہر علوم میں داخلہ نہ ہو تو واپس آجائیں﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! ہندستان میں ملاقات نہ ہو سکنے کا بڑا قلق ہے۔

۱۔ ویسے آپ کا داخلہ تو ہو گیا ہو گا اگر کسی وجہ سے نہ ہو سکے تو پھر لندن واپس آجائیں، اور کہیں داخلہ نہ لیں۔

۲۔ مفتی صاحب (حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی) کا ٹکٹ بمبئی سے وصول کرنے کی مولوی ابراہیم صاحب (پانڈور) کو یاد دہانی کرادیں اور میری طرف سے ملاقات سہارنپور میں نہ ہو سکنے پر معذرت۔

۳۔ میرا جو سامان چولہا وغیرہ ہو ابھی آپ استعمال کریں، پھر جب آپ سورت آئیں تو نرولی پہنچادیں، ابھی اخیر سال تک بے تکلف استعمال کریں۔

۴۔ میں نے ایک صدری کا کپڑا شیث پٹیل کو دیا ہے، وہ انعام سے سلوا کر بھیجیں؛ مگر پچھلے سال کا ناپ جو ہے ایک حساب سے دو انچ زیادہ چوڑی رکھیں اور دو انچ لمبائی میں بڑھادیں۔

۵۔ نیز سوتی کرتے کا کپڑا بھیجا ہے، اسے بھی سلوا کر بھیجے؛ مگر پچھلے ناپ سے لمبائی اور چوڑائی دونوں زیادہ رکھیں۔

۶۔ حکیم عزیز کا جو باقی حساب ہے ادا کر کے حساب بے باق کر کے مجھے لکھ دیں، حنیف اور عثمان کو آپ کو بھیجنے کے لیے پانچ سو روپیے دے رہا ہوں، میرے حساب میں

لکھ لیں۔

حضرت مولانا یونس صاحب، مفتی صاحب، مولانا عاقل صاحب، مولانا سلمان سے سلام مسنون، گزارش دعا اور مولانا سلمان صاحب سے مشکوٰۃ کی کاپی کی یاد دہانی۔ فقط

احقر یوسف

﴿۲۲﴾

﴿کرتہ کاناپ﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! عرصہ ہوا گرامی نامہ ملا تھا، غالباً دارالعلوم کی طرف سے جو آپ کو تعزیتی گرامی نامہ کا جواب بھیجا گیا اس میں بندہ نے بھی چند سطور لکھی تھیں امید ہے کہ پہنچی ہوں گی۔

ایک ضروری بات اس میں لکھنا بھول گیا تھا، وہ یہ کہ آپ نے میرے کرتے سارے پرانے ناپ کے؛ بلکہ اس سے بھی تنگ اور چھوٹے سلوائے، وہ پہننے کے قابل نہ تھے؛ اس لیے طلبہ کو تقسیم کر دینے پڑے، نیز اس کے بعد آپ کے مرسلہ موزے آج ہی پہنچے، وہ بھی اس قدر تنگ تھے کہ پاؤں ان میں داخل نہیں کر سکا، وہ مولانا ہاشم صاحب ہی کو واپس کر دیے۔

میرا پرانا کرتا اگر آپ کے پاس موجود ہو تو اس سے ایک بالشت کم از کم لمبے ہوں تو ٹھیک رہے گا، نیز اس سے ہر جگہ سے دو انچ چوڑا ہو؛ ورنہ تنگ رہے گا۔

جلال آباد ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر سلیمان آدم وَسراوی سورتی کو اپنے پاس بلا کر اسے پچاس روپے دے دیں۔ اس نے اپنی ضروریات پر مشتمل ایک خط لکھا تھا، یا اس کے حالات سن کر آپ کو اگر ضرورت محسوس ہو تو زیادہ دے دیں، آپ کو اختیار ہے، اسے میرے حساب میں لکھ لیں اور آپ کے میرے ذمہ اب تک کتنے پیسے بنتے ہیں وہ بھی تحریر فرما دیں؛ تا کہ میں بھیج دوں۔

﴿۲۳﴾

﴿ایک راز کی بات﴾

باسمہ تعالی

عزیزم الحاج قاری شبیر احمد سلمہ اللہ وعافاہ

بعد سلام مسنون مزاج گرامی! جنوبی افریقہ سے ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا، امید ہے کہ نظر عالی سے گزرا ہوگا۔

میں پچھلے ہفتہ مدینہ منورہ پہنچا، حضرت کا فیصل آباد کا رمضان طے ہے، حضرت ۱۷/ شعبان کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ، وہاں سے ۲۱/ کو کراچی، وہاں سے ۲۵/ کو فیصل آباد پہنچیں گے، معلوم نہیں آپ کا کیا نظام رہے گا، حضرت مفتی محمود صاحب کو تو حضرت نے وہاں فیصل آباد بلایا ہے۔

ایک ضروری بات آپ کو لکھتا ہوں، ابھی کسی سے نہ کہیں، وہ یہ کہ شوال میں حضرت کے ساتھ جب سہارن پور حاضری ہوگی اس وقت ہمارے دارالعلوم کے احوال قابل اطمینان رہے تو میرا دورہ کی سماعت کے لیے وہاں ٹھہر جانے کا ارادہ ہے۔ اس کی بڑی شرط یہ ہے کہ مولانا اسلام الحق صاحب وہاں پہنچ جاویں۔ اگر میں وہاں رہوں پھر تو میرا خیال یہ ہے کہ آپ بھی ایک سال مظاہر ہی میں افتاء میں لگالیں، شوال میں وہاں آنے پر فیصلہ ہوگا؛ اس لیے اگر آپ کے لیے ممکن ہو تو اپنا کوئی نظام کہیں کا اس وقت نہ بنائیں۔

اگر آپ رمضان میں فیصل آباد تشریف لائے تو زبانی مشورہ ہو جائے گا۔ سارے سفر میں طبیعت بہت اچھی رہی، اب یہاں پہنچ کر پرسوں سے پیچش اور اس کی وجہ سے بہت ضعف ہے، صحت وقوت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

آپ نے میری دوا وغیرہ کے پیسے ادا کیے ہیں، آپ کو بھی اپنے خرچ کے لیے ضرورت ہو گی۔ میرے پیسے ایک صاحب کے پاس نرولی امانت رکھے تھے، اس کے متعلق میں نے مولوی ہاشم لمباڈا کو لکھا ہے کہ ان سے وصول کر لیں، اگر وہ وصول ہو گئے ہو تو آپ کو جتنوں کی ضرورت ہو مولانا ہاشم صاحب سے منگوالیں، اپنی رقم سے زیادہ بھی لینے کا آپ کو اختیار ہے۔

عثمان کا پرچہ اسے گجرات بھیج دیں۔

حضرت مولانا محمد یونس صاحب، قبلہ مفتی مظفر حسین صاحب اور مولانا عاقل صاحب نیز پُرسانِ حال احباب سے سلام مسنون دعوات کی درخواست ہے۔

رمضان کے بعد سہارنپور سے واپسی پر لندن کے لیے حضرت کے سفر کی امید بندھ گئی ہے، دعا فرماویں عافیت کے ساتھ سفر ہو۔ فقط

احقر یوسف

۲۴ رجب ہفتہ

﴿۲۴﴾

﴿حضرت شیخؒ کا رمضان﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم حافظ شبیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ عن الفتن والآفات

بعد سلام مسنون مزاج شریف!

۱۔ گرامی نامہ پہنچا، حالات معلوم ہوئے۔آپ نے دواؤں کی قیمت ادا کردی بہت اچھا کیا۔وہ رقم آپ کو مل گئی ہوگی یا جلد ہی مل جائے گی، بےفکر رہیں۔انہی دواؤں کے سلسلہ میں آپ کے بھائی صاحب کو ایک روز ایک رقم میں آپ کو بھیجنے کے لیے وہاں دے رہا تھا، معلوم نہیں اور اب یاد نہیں کہ انہوں نے وہ پیسے مجھ سے لیے تھے یا نہیں؟ اگر آپ کو کچھ پتہ ہو تو آپ بتائیں؛ ورنہ میں نے وہاں بھی ان سے پوچھا ہے۔

۲۔ آپ کے نکاح کے سلسلہ میں سارے تفصیلی احوال کی اطلاع کے بغیر کوئی مشورہ دینا تو مشکل ہے، رمضان اب دور نہیں، حضرت کا رمضان جہاں کہیں گزرے گا، وہاں ان شاء اللہ ملاقات ہوگی۔اس وقت عرض کروں گا، ابھی اسے موقوف رکھیے۔

۳۔ خط کے ہمراہ جو سوال و جواب ہے وہ مفتی صاحب کو سنا کر جو جواب مفتی صاحب مرحمت فرمائے وہ عثمان کو بھیج دیں، اگر مفتی صاحب نہ ہو تو پھر مفتی مظفر صاحب سے جواب لے کر بھیج دیں۔

۴۔ بظاہر تو حضرت کا رمضان رائے پور طے ہوگیا ہے، جہاں نفع زیادہ ہو وہاں کے اسباب اللہ تعالیٰ شانہ میسر فرمائے۔

۵۔اس عریضہ کا جواب افریقہ کے بجائے مدینہ منورہ دیں وہاں کا پتہ ”مدینہ منورہ

ص۔ب۔ ۱۱۰۱‘‘ ہے۔

۶۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحب کی علالت کی خبر سے قلق ہوا، اللہ تعالی انہیں مکمل صحت وقوت نصیب فرما کر تادیر امت کو ان سے مستفیض فرمائے، میری طرف سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست کر دیں۔

امتحان سالانہ کے بعد کتابت بھی تھوڑی ٹھیک کرلیں، چند دن کسی کاتب کے پاس مشق سے ٹھیک ہو جائے گی۔

اگر بمبئی حاجی صاحب کے پاس کچھ پیسے جمع ہوں تو جتنی حدیث وتفسیر؛ بلکہ عربی کی کتابیں مل سکیں ضرور دارالعلوم کے لیے بھیجتے رہیں۔

مولانا سلمان صاحب، مولانا طلحہ صاحب وغیرہم سے سلام مسنون و دعا کی درخواست۔

﴿۲۵﴾

﴿متفرق ہدایات﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم حافظ مولوی شبیر احمد سلّمہٗ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! گرامی نامہ پہنچا، احوال معلوم ہوئے۔

۱۔ آپ اگر پاکستان سے اپنے لیے ترمذی لے گئے ہوں تو اس کے ہر ورق پر ایک ورق لگوا کر مجلد کروا کر جلد کسی کے ساتھ بھیج دیں، میرے یہاں ترمذی ہو رہی ہے۔

۲۔ مولوی سلیمان کے بدست جو کپڑا بھیجا تھا اس کے کرتے میرے لیے بنوانے ہیں؛ مگر جیسا آپ میرے لیے بنوا کر لائے تھے اس سے چوڑا اور ذرا سا لمبا رکھیں، وہ چھوٹا اور تنگ تھا۔

۳۔ حضرت کے سفر کے بارے میں آپ نے میرے خط میں صفر میں اور مولانا ہاشم صاحب کے خط میں ذی الحجہ میں جانا لکھا۔

۴۔ آپ نے پچھلے سال قبل رمضان جو کتب ارسال کی تھی، اس کے صرف پانچ سات پارسل پہنچے، سارے پارسلوں کی ڈاک خانہ کی رسید محفوظ رکھیں؛ کیوں کہ اگر وہ ضائع ہوگئی تو پھر ڈاک خانہ سے تحقیق نہیں ہو سکتی اور اگر کتب خانہ والے نے ازخود پارسل روانہ کیے ہوں تو ان سے رسید مانگیں۔

۵۔ حکیم عزیز کا وہ حساب بے باق ہوگیا یا نہیں؟ چار سو ادا کرنے کے بعد کچھ باقی تو نہیں رہا؟ ان سے فرما دیں کہ جواہر مہرہ کی گولیاں بند شیشی میں صرف ۲۷۵ ہیں بل میں ۳۷۵ لکھی ہیں، بقیہ کس میں تھیں؟

بخاری کے سوا سب کتابیں شروع ہوگئی ہیں دعا فرمائیں۔

حضرت مولانا یونس صاحب، مفتی مظفر حسین صاحب، مولانا سلمان وغیرہ سے سلام مسنون ودعوات فرمادیں۔ فقط

احقر یوسف

﴿۲۶﴾

﴿مفتی محمود صاحب گنگوہی کی خدمت میں حاضری دیتے رہا کریں﴾

باسمہ تعالی

عزیزم قاری شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج گرامی! کئی دن ہوئے گرامی نامہ پہنچا تھا؛ مگر میں کچھ مشغول اور سست آدمی ہوں جس کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہوئی، بحمد اللہ! یہاں پر مدرسہ میں سہ ماہی امتحان ختم ہوا، اس مرتبہ ساری جماعتوں کے تمام تر امتحانات تحریری ہوئے، ممتحنین حضرات کے بلانے کے انتظامات سے نجات مل گئی، ابھی ایک فوری ضرورت کی بنا پر آپ کو بتا دیتا ہوں کہ بحمد اللہ نوشاد وغیرہ کی اصول الشاشی ختم ہوگئی، تو اس کی جگہ پر نور الانوار شروع کروانی ہے، لہٰذا خط ملتے ہی آپ چار نسخے نور الانوار کے ہوائی ڈاک سے ارسال فرمائیں۔

امید ہے کہ آپ نے حاجی صاحب سے کچھ زائد رقم دار العلوم کے سلسلہ میں منگوا کر امانت رکھ لی ہوگی، اگر نہ منگوائی ہو تو منگوا لیجیے، بار بار ان بیچاروں کو زحمت دینا بھی ٹھیک نہیں۔ اگر کوئی معتبر آدمی آنے والا مل جائے تو اس کے ساتھ حکیم عزیر سے میرے لیے ایک کیلو خمیرہ بنوا کر بھیج دیں، ان سے بناتے وقت کہہ دیں کے ابریشم زیادہ مقدار میں ڈالیں اور پھر ان کا حساب مجھے لکھ دیں، پیسے میں بھیج دوں گا۔

آئندہ گجرات جانا ہو تو سارے مدرسہ کا ضرور ایک چکر لگا لیں، سب کی ملاقاتوں کے سوا معلومات میں بھی اضافہ ہوگا، نیز مفتی محمود صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضری دیتے رہا کریں؛ بلکہ ممکن ہو تو ہر ہفتہ یا دو ہفتہ کی حاضری کا معمول بنا لیں، سب اساتذہ و پرسان حال کو سلام مسنون، دعوات فرمائیں۔ فقط

یوسف

حضرت مولانا یونس صاحب دامت فیوضہم سے عرض کر دیں کہ آپ کے حجرہ شریفہ میں ندوہ میں ترمذی کے جس استاذ سے مودودی کے بارے میں میرا مباحثہ ہوا تھا، وہ اس کی طرف سے دفاع کر رہا تھا، اگر آپ کے پاس اس کی مشکوۃ ہیں تو شاید ہی آپ کو کوئی ثواب پہنچے؛ کیوں کہ ان کے پاس کتاب ہوگی تو وہ دین کے گرانے کا سبب بنے گی۔

[نوٹ: اس سلسلہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ کا جواب ''عنایت نامے'' (تالیف حضرت مولانا یوسف متالاؒ) میں مطبوع ہے۔]

﴿۲۷﴾

﴿ایک قصہ ناگہانی پر افسوس ومعذرت﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مفتی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! ٹیلی فون پر قصہ معلوم ہو کر افسوس ہوا، اللہ تعالیٰ ہی اسے ہدایت دے، اس وقت تو حل یہ ہے کہ چوں کہ صرف دو ماہ رہ گئے ہیں؛ اس لیے چابی اس سے لے لیں اور اس کی اہلیہ کو لانا لے جانا ہو تو کوئی دوسرا پہنچا دیا کرے؛ مگر میری واپسی تک چابی نہ دیں، آنے کے بعد پھر دوسری گاڑی کی لیے سوچیں گے۔ اس کی اہلیہ سے میری طرف سے معذرت کر دیں کہ سب کی مجبوری ہے، کیا کیا جائے۔

امید ہے کہ تینوں جگہ بقیہ احوال بخیر ہوں گے، پُرسان حال احباب کو سلام مسنون دعوات۔ فقط

آپ کا یوسف

﴿۲۸﴾

﴿پرتگال اور اسپین (ہسپانیہ) کے اسفار﴾

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی شبیر احمد سلمہ

بعد سلام مسنون مزاج شریف! مولانا ہاشم صاحب نے آج ہی گرامی نامہ مرحمت فرمایا، غالباً اس سے پہلے بھی آپ کا گرامی نامہ پہنچا تھا؛ مگر میں جلد جواب بوجہ مشغولی نہ لکھ سکا، معاف فرمائے۔

آپ نے قربانی کرادی جزاکم اللہ۔ آپ کے کتنے روپے میری طرف ہیں؟ تحریر فرما دیں؛ تاکہ بھیجنے کا انتظام کروں۔

وہ کپڑا صدری سینے کے لیے ہے، عثمان کے پاس جو میری صدری ہے، اس سے پانچ انگل لمبی اور دو انگل یعنی تقریباً ایک انچ چوڑی رکھنی ہے، وہ تھوڑی تنگ اور چھوٹی ہے۔

آپ کے مرسلہ کرتے پہنچے نہیں، ان شاء اللہ پہنچ جائیں گے۔ عرصہ ہوا میں نے کسی رمضان میں چمڑے کے جوتوں کے لیے کوشش کی تھی؛ مگر بے موسم ملے نہیں تھے، آپ کو سردیوں میں بھی ہمارے موزے یاد نہیں آئے، خیر اس کے ہمراہ ناپ بھیج رہا ہوں، سلوا کر بھیج دیں۔

آئندہ ہفتہ منگل کو لزبن (پرتگال) جانے کا ارادہ ہے، وہاں کچھ دوست ہیں عرصہ سے اصرار کر رہے ہیں، سہ ماہی امتحان کی وجہ سے اسباق بند ہوں گے، پہلے سے ارادہ کیا ہے۔ وہاں سے اسپین قریب ہی ہے دو تین روز کے لیے اسپین جانے کا خیال ہے، دعا فرمادیں وہاں اسپین جا کر اپنے لیے اور امت کے لیے ماضی کو یاد کر کے کچھ رونا نصیب ہو۔

نائب ناظم کون تجویز ہوئے؟ مولانا یونس صاحب، مفتی صاحب، مولوی محمد وغیرہ حضرات سے سلام مسنون و درخواست دعا۔ فقط

احقر یوسف
۲۰/نومبر

﴿۲۹﴾

﴿حضرت شیخؒ کے مکاتیب کی ترتیب واشاعت﴾

باسمہ تعالیٰ

مکرم محترم حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب زید مجدکم
وحضرت حافظ صغیر احمد صاحب مدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون مزاج گرامی! پچھلے سال حضرت شیخ قدس سرہ کے مکاتیب کی پہلی جلد شائع ہوئی تھی، یہ دوسری ہے، آپ کے یہاں اس لیے بھیج رہے ہیں تاکہ جلد تیار ہو؛ کیوں کہ یہاں پر ایک دو صفحہ کرتے ہوئے دو ڈھائی سال لگ گئے، اللہ کرے آپ حضرات کی نگرانی میں یہ جلد منظر عام پر آجائے، امید ہے کہ ۴/ یا ۵/ جلدیں ہوں گی۔

عزیز محمد بن مفتی شبیر احمد کو اس لیے بھیجا تاکہ آپ حضرات پر بوجھ رہے اور کام جلد ہو، پہلی اگر نہ پہنچی ہو تو کسی آنے والے کے بدست بھیجنے کی سعی کریں گے۔

حضرت صوفی اقبال صاحبؒ کے پاس تو حضرت شیخ کے مکاتیب اس سے بھی زیادہ تھے، اس کو بھی منگوا کر آپ حضرات طبع کرالیں تو ساتھ ساتھ وہ مرتب ہوجائیں گے، ان کے اخراجات بھی ان شاء اللہ ہمارے ذمہ رہیں گے۔ اس کے بارے میں رائے ہو تو مطلع فرمائیں، وہاں سب احباب کو سلام مسنون، دعوات۔ فقط

آپ کا یوسف
یکم اگست

آج بتاریخ یکم اگست کو صفحہ نمبر ۱ سے صفحہ نمبر ۱۰۰/ ٹائپ کر کے بھیجے اور ۱۰۱/ سے ۳۴۰/ تک کی فوٹو کاپیاں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن کے نام ارسال کی۔

[یہ مکتوب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی ؒ کے دو خلفاء حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ہزاروی ؒ اور حضرت حافظ صغیر احمد صاحب ؒ کے نام تحریر کیا گیا تھا۔]

ہمارا اُن سے تعلق بھی مثال شمس و قمر ہے
اک رابطہ مسلسل اک فاصلہ مسلسل

مکتوبات

حضرت مولانا ابراہیم پانڈ ور صاحب مدظلہ

خلیفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی ؒ

خادم خاص فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی ؒ

بـنـــــام

حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ

عکس مکتوب

حضرت مولانا ابراہیم پانڈور صاحب دامت برکاتہم

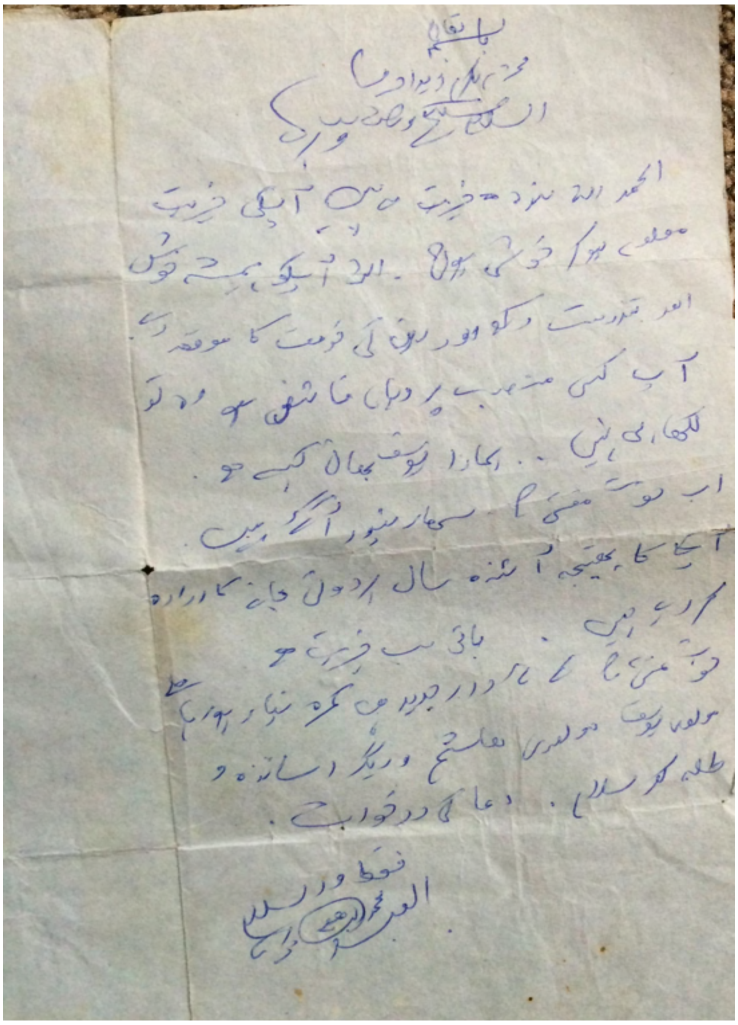

باسمہ تعالیٰ

محترم [illegible] زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ بندہ خیریت سے ہے۔ آپکی خیریت معلوم ہوکر خوشی ہوئی۔ اللہ آپکو ہمیشہ خوش اور تندرست رکھے اور دین کی خدمت کا موقعہ دے۔ آپ کس منصب پر وہاں کا شغل ہے وہ تو لکھا ہی نہیں۔۔ ہمارا یوسف بھائی کیسے ہو۔ اب [illegible] مفتی [illegible] سہارنپور آگئے ہیں۔ آپکا بھتیجہ آئندہ سال [illegible] کا ارادہ کر رہے ہیں [illegible] باقی سب خیریت ہے [illegible] مولانا یوسف مولوی [illegible] و دیگر اساتذہ و طلبہ کو سلام۔ دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

العبد محمد ابراہیم [illegible]

مذکورہ خط صفحہ نمبر ۲۰۲ / پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

﴿۱﴾

﴿احوال پرسی﴾

الحمدللہ خیریت سے ہوں، بہت دنوں کے بعد آپ کی خیریت معلوم ہوئی۔موسیٰ تو ہردوئی میں ہے اور سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

مولوی یوسف کا خط نئی ٹن سے آیا تھا، ان کو اگر سہولت سے بتا سکو تو کہہ دینا کہ ہمارے پاس حافظ اسماعیل دانیا کر کے کوئی شخص پاکستان سے نہیں آیا اور اگر آیا ہو تو مجھ سے ملاقات نہیں ہوئی، یہاں معتکف نہیں ہے اور سلام عرض کر دینا۔

مولانا یونس کی طبیعت خراب چل رہی ہے، انھوں نے آپ سے ''دلیل القاری'' منگوائی ہے، جو بخاری کے متعلق ہے۔

روپیہ کی بات آپ نے لکھی، مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔آپ کی دینی خدمات سے بہت خوشی ہوئی، اللہ قبول فرمائے، اس نالائق پر بھی توجہ فرمائیں، کرم ہوگا اگر اللہ مجھ سے بھی کچھ دین کا کام لے لے۔

یہاں گرمی شدید ہو رہی ہے، کچھ دن بارش ہوئی تھی۔

مولانا یوسف، مولانا ہاشم اور دیگر اساتذہ و احباب کو سلام و دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

العبد محمد ابراہیم

﴿۲﴾

﴿آج تم یاد بے حساب آئے﴾

باسمہ تعالیٰ

محترم ومکرم زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ خیریت سے ہوں، امید کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔آپ کا شفقت نامہ ملا تھا، آپ کی یاد بھی بہت آتی ہے، مولانا عبدالحق بھی روزانہ آپ کے خط کا انتظار کرتا ہے، مولوی موسیٰ تو شاید اب پہنچ گیا ہوگا، ان کو بھی ہمارا سلام عرض کر دینا، مولانا یوسف صاحب، مولانا ہاشم صاحب کو بھی خاص سلام عرض کر دینا۔ دعا کی درخواست۔

آپ کے مدرسہ واساتذہ کا تذکرہ بھی یہاں حضرت کی مجلس میں ہوتا ہے، اللہ آپ کے مدرسہ واساتذہ کو نظر بد سے بچائے۔

مولوی یونس بھی خیریت سے ہیں، مولوی محمد بن مفتی یحیٰی نے بھی سلام عرض کیا ہے۔

یہاں سردی کا موسم شروع ہوگیا ہے، آج میں پاکستان جارہا ہوں، آپ یاد آرہے ہیں۔

مولوی بلال واقبال، مولوی نوشاد، مولوی عبدالقیوم وغیرہ کو سلام، یوسف بھائی حافظ جی کو بھی سلام، باقی سب خیریت ہے۔

آپ کی دعا وتوجہ کا محتاج ہوں، میں تو بے کار پڑا ہوا ہوں، ماشاءاللہ آپ دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں، اللہ قبول فرمائے۔ فقط والسلام

العبد محمد ابراہیم

سہارنپور

﴿۳﴾

﴿خانہ خدا کی تعمیر کی فکر﴾

الحمدللہ خیریت سے ہوں. بہت دنوں سے آپ کی خیریت معلوم نہ ہوسکی ، امید کہ سب خیریت ہی ہوگا۔ مدرسہ میں بھی امید ہے کہ خیریت ہی ہوگی۔

ایک مہینہ مسلسل طبیعت خراب ہونے کے بعد اب الحمدللہ حضرت کی طبیعت کچھ بہتر ہے، مزید دعا کی درخواست ہے۔ سہارنپور بھی جانا نہیں ہوا، وہاں حالات ٹھیک ہی ہے۔ یہاں ابھی سردی ختم نہیں ہوئی۔ رمضان کا نظام آپ کا کیا ہے؟

مولانا یوسف صاحب، مولانا ہاشم صاحب، مولانا بلال صاحب، یوسف بھائی حافظ جی ودیگر متعلقین واحباب کوسلام دعا کی درخواست۔

مولانا موسیٰ سے حجاز مقدس میں ملاقات ہوئی تھی ، ابھی تک پاکستان سے ہندوستان تشریف نہیں لائے۔ مولانا یونس صاحب خیریت سے ہیں، دومرتبہ دیوبند بھی تشریف لائے تھے، دوسرا خط مولانا یوسف صاحب کو دے دینا۔

مدرسہ کی مسجد مکمل ہوگئی یا نہیں، اس کا فوٹو بھیج دیں یا کہیں حضرت ہی کو خود آکر زیارت کرنی پڑے گی۔ فقط والسلام

العبد محمد ابراہیم غفرلہ

﴿۴﴾

﴿تحفۂ دعا﴾

باسمہ تعالیٰ

محترم مکرم زید احترامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ بندہ خیریت سے ہے، آپ کی خیریت معلوم ہوکر خوشی ہوئی، اللہ آپ کو ہمیشہ خوش اور تندرست رکھے اور دین کی خدمت کا موقعہ دے۔

آپ کس منصب پر وہاں فائق ہو وہ تو لکھا ہی نہیں، ہمارا یوسف بھائی کیسے ہے، اب حضرت مفتی صاحب سہارنپور آ گئے ہیں، آپ کا بھتیجا آئندہ سال ہردوئی جانے کا ارادہ کر رہا ہے، باقی سب خیریت ہے۔

حضرت مفتی صاحب کے لیے دار جدید میں کمرہ تیار ہو رہا ہے۔ مولوی یوسف، مولوی ہاشم اور دیگر اساتذہ وطلبہ کو سلام، دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام

العبد محمد ابراہیم غفرلہ

﴿۵﴾

﴿احوال شیخ﴾

باسمہ تعالیٰ سبحانہ

محترم مکرم جناب مولانا یوسف صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ خیریت سے ہوں، آپ کا پرچہ ملا، مولانا اسعد صاحب باہر سفر میں ہیں، جب واپس آئیں گے تب ان کو خط دے دوں گا، مولانا شبیر صاحب کے خط سے دوسرے جز کا جواب معلوم ہو جائے گا۔

یہاں ابھی سردی ختم نہیں ہوئی، حضرت کی طبیعت اب کچھ بہتر ہے۔

مولانا طلحہ صاحب اور مولانا سلمان صاحب جوگواڑ، گجرات کے سفر پر تشریف لے گئے ہیں، حضرت کے فتاوی کی دوسری جلد بھی تیار ہوگئی ہے، کسی آنے والے کے ہاتھ بھیج دوں گا۔

سہارنپور میں ابھی تک عدالت اور پوسٹر بازی کا سلسلہ چل رہا ہے، یہاں پر سب حالت ٹھیک ہے، امید ہے کہ وہاں بھی سب خیریت ہی ہوگا۔

گھر میں اور تمام متعلقین واحباب کی خدمت میں سلام عرض ہے، دعا کی درخواست، حضرت کی طرف سے سلام قبول ہو۔ فقط والسلام

العبد محمد ابراہیم غفرلہ

چھتہ مسجد دارالعلوم دیوبند

[یہ مکتوب حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے نام تحریر کیا گیا تھا]

الحمد لله

مکتوب گرامی

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی، پاکستان

بنام

حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب مدظلہ

نہ انتظار کرو ان کا اے عزادارو
شہید جاتے ہیں جنت کو گھر نہیں آتے

[صابر ظفر]

مکتوب

﴿محدث عصر حضرت مولانا یونس صاحب جونپوریؒ کی شرح بخاری پر تبصرہ﴾

﴿شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے وصال پر تعزیت﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام مفتی شبیر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آنجناب خیریت سے ہوں گے، رمضان المبارک سے پہلے آپ سے مکہ مکرمہ میں جو ملاقاتیں رہیں اور آپ نے جس انداز سے شفقت ومحبت کا مظاہرہ کیا، اس کے لیے آپ کا بہت ہی مشکور وممنون ہوں، اللہ رب العزت آپ کو اس کی بہترین جزا دنیا وآخرت میں عطا فرمائے۔

پاکستان میں آپ سے مختصر ملاقات پھر آپ کے اور آپ کے اہل خانہ کے ہمراہ مختصر سفر بھی دل پر پورے طور پر نقش ہے، اللہ رب العزت نے آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو بہت ہی اعلیٰ صفات واخلاق سے نوازا ہے، اللہ رب العزت مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین

حضرت استاذ المحدثین مولانا محمد یونس جونپوریؒ کی عربی شرح البخاری تو آپ نے خود ہی عنایت فرمادی تھی، البتہ اردو میں حضرتؒ کی شرح البخاری بعد میں موصول ہوئی۔ عربی اور اردو دونوں شروح کی تین تین جلدیں ملی ہیں۔ مولانا محمد ایوب سورتی قابل صد مبارکباد ہیں کہ انھوں نے حضرت جونپوریؒ کے ان پوشیدہ خزانوں کو علماء وطلبہ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

میں اس حیثیت کا مالک تو نہیں ہوں کہ اِن گراں قدر شروح پر تبصرہ کروں؛ لیکن یہ

ایک امر واقعی ہے کہ حضرت جونپوریؒ نے صحیح البخاری کے انتہائی طویل مباحث کو انتہائی مختصر اور جامع انداز سے ذکر فرمایا ہے، آپ کے سبق کی جو ایک مزید خصوصیت مجھے اِن شروح میں محسوس ہوئی وہ یہ کہ آپ کا سبق انتہائی منضبط اور مرتب ہوتا تھا، اسی طرح ایک خصوصیت یہ بھی محسوس ہوئی کہ درس مختصر و منضبط ہونے کے ساتھ ساتھ جامعیت کے اعلیٰ معیار کا بھی ہوتا تھا، تمام ادلہ انتہائی اہتمام سے ذکر کیے گئے ہیں، درس کی زبان انتہائی واضح اور قابل فہم ہے؛ البتہ عربی کی شرح کو اردو کے مقابلہ میں زیادہ فائق محسوس کیا۔

چوں کہ آپ نے یہ خزانہ مکنونہ عطا فرمایا اس کے لیے دلی طور پر آپ کا مشکور وممنون ہوں، اللہ رب العزت آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے، تقریر کے جامع کو بھی اجر سے نوازے اور ہمارے حضرت جونپوریؒ کو بھی ہر طرح کے دنیا وآخرت کے بڑے درجات عطا فرمائے۔

کچھ عرصہ پہلے آپ کی ایک کتاب انگلش میں- جو جامع ترمذی کے اذان کے متعلق ابواب کی تشریح وتفصیل سے متعلق ہے-موصول ہوئی، جزاکم اللہ۔کتاب کا انداز محدثانہ ہے، اکابر کے طرز پر تحقیق اور تشریح کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور انگریزی زبان سے وابستہ لوگ جو اکثر وبیشتر ہمارے عربی واردو کے فن تصنیف وتالیف سے بے خبر ہیں ایسے افراد کے لیے آپ کی یہ تازہ کوشش ایک بڑی خدمت ہے، اللہ رب العزت ہمیں قرآن وسنت کی خدمت انجام دینے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

کیا ہی اچھا ہوگا اگر انگریزی زبان سے واقف کچھ نوجوان علماء کو چند اہم ومعتبر شروح کو سامنے رکھتے ہوئے جامع ترمذی کے تمام ابواب کو تقسیم کر کے حوالے کر دیا جائے اور وہ آنجناب کے انداز تحقیق کو نمونہ قرار دے کر آپ کے انگریزی میں اس کام کو مکمل کر دیں تو یہ عمل ان شاء اللہ امت کے لیے بہت ہی نافع ہوگا۔ وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔

آپ کے دیرینہ رفیق، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کا کچھ عرصہ پہلے انتقال ہوا (انا اللہ وانا الیہ راجعون) جس سے طبیعت پر صدمے کی سی کیفیت ہے۔

حضرتؒ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلویؒ کے خلفاء میں سے تھے، مدینہ منورہ میں اکثر وبیشتر قیام فرمایا کرتے تھے، برطانیہ و دیگر ممالک میں اسلامی خدمات آپ کی زندگی کا مقصد وحید تھیں، برطانیہ میں دار العلوم کا قیام جہاں حضرتؒ کی بڑی خدمات ہیں وہاں آنجناب کا ان کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑا ہونا، اپنی جوانی کا سارا زمانہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گزار دینا یہ آپ کے لیے بھی انتہائی سعادت اور اعزاز کی بات ہے۔

اللہ رب العزت ہمارے حضرت مولانا یوسف متالاؒ کی مغفرت کاملہ فرمائے، آخرت میں ان کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کو اور دار العلوم کے تمام اساتذہ وکارکنان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

باتیں اور بھی بہت سی ہیں؛ لیکن خط کافی طویل ہوگیا ہے اس لیے اس پر اکتفا کرتے ہوئے مزید زبانی تفصیلات عزیزی مفتی محمد عادل سلمہ آپ کے ساتھ بالمشافہ ملاقات میں عرض کردیں گے، بات کو ختم کرتا ہوں، ہاں! البتہ مولانا شبیر سالوجی زید مجدہم مہتمم دار العلوم زکریا ساؤتھ افریقہ کی دعوت پر اگر وہاں کا آنجناب کے ساتھ سفر ہو جائے جس کی تحریک حضرت مولانا شبیر سالوجی صاحب نے مکہ مکرمہ میں کی تھی تو اس سے خوشی ہوگی، تاریخ اور پروگرام کی ترتیب آپ بنالیں، مجھے اس کی اطلاع دے دیں تو بہت مناسب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بہت ہی بہترین جزا عطا فرمائے، آپ کے جہود مبارکہ کو قبول فرمائے، آپ کے تمام اہل خانہ کو ہر طرح کی راحتیں اور خوشیاں نصیب فرمائے اور جو جو دینی خدمات آپ انجام دے رہے ہیں اللہ رب العزت اسے آپ کے لیے دنیا وآخرت میں نجات کا

ذریعہ فرمائے، مزید دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہماری اس محبت کو- جوکہ خالصۃ لوجہ اللہ ہے- ہمیشہ قائم رکھے۔آمین

آپ کا بھائی

مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان

خادم جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۷رمحرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۷رستمبر ۲۰۱۹ء

مکتوب گرامی

حضرت مولانا آفتاب احمد صاحب میرٹھی مہاجر مدنی دامت برکاتہم

صاحب زادہ حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

بنام

الحاج جناب احمد اسماعیل پٹیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

والد ماجد حضرت مفتی شبیر احمد پٹیل صاحب دامت برکاتہم

عکس تحریر

حضرت مولانا آفتاب احمد صاحب دامت برکاتہم

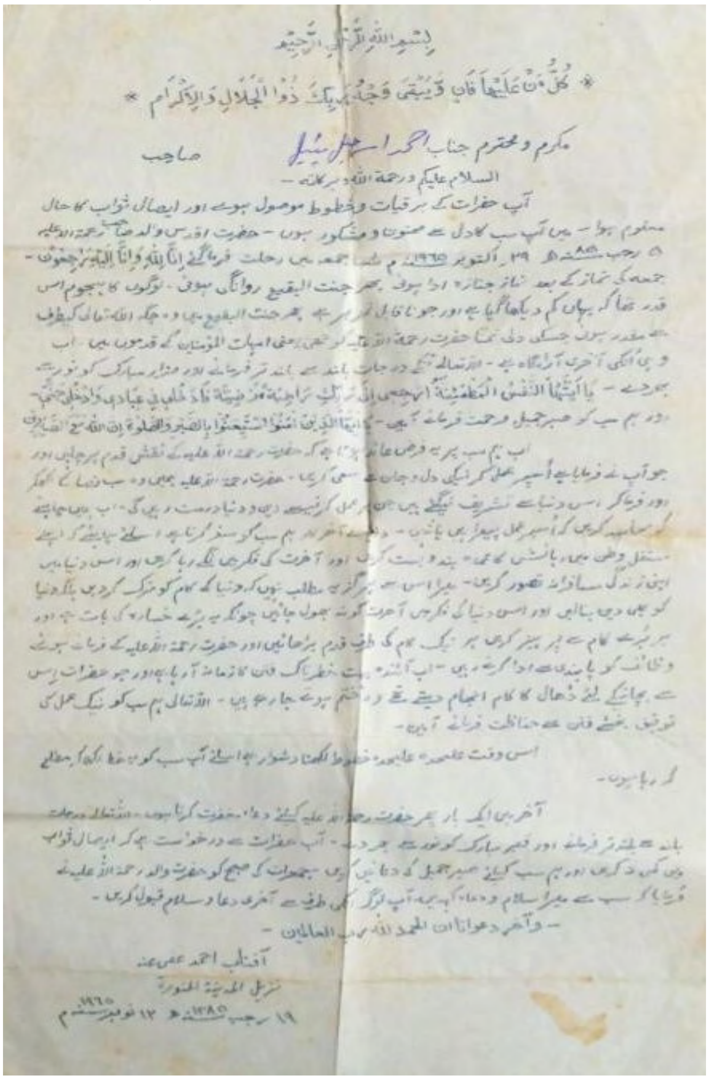

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

* كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ *

مکرم و محترم جناب احمد اسماعیل [illegible] صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ حضرات کے برقیات و خطوط موصول ہوئے اور ایصال ثواب کا حال معلوم ہوا۔ میں آپ سب کا دل سے ممنون و مشکور ہوں۔ حضرت اقدس والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۵ رجب ۱۳۸۵ھ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء شب جمعہ میں رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا ہوئی پھر جنت البقیع روانگی ہوئی۔ لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ یہاں کم دیکھا گیا ہے اور جو قابل [illegible] ہے۔ پھر جنت البقیع میں وہ جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہوئی جس کی دلی تمنا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو تھی یعنی امہات المؤمنین کے قدموں میں۔ اب وہی ان کی آخری آرامگاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور مزار مبارک کو نور سے بھر دے۔ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ اور ہم سب کو صبر جمیل مرحمت فرمائے آمین۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

اب ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلیں اور جو آپ نے فرمایا ہے اس پر عمل کرنے کی دل و جان سے سعی کریں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جیسی وہ سب دنیا کے [illegible] اور فرما کر اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں جن پر عمل کر لیجئے دین و دنیا درست رہیں گی۔ اب ہمیں چاہئے کہ معاہدہ کریں کہ اس پر عمل پیرا رہیں گے [illegible] آخر ہم سب کو سفر کرنا ہے اس لئے چاہئے کہ اپنے مستقل وطن میں رہائش کا کچھ بندوبست کریں اور آخرت کی فکر میں لگے رہا کریں اور اس دنیا میں اپنی زندگی مسافرانہ تصور کریں۔ میرا اس سے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ دنیا کے کام کو ترک کر دیں بلکہ دنیا کو بھی دین بنائیں اور اس دنیا کی فکر میں آخرت کو نہ بھول جائیں چونکہ یہ بڑے خسارہ کی بات ہے اور ہر برے کام سے پرہیز کریں ہر نیک کام کی طرف قدم بڑھائیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فرمائے ہوئے وظائف کو پابندی سے ادا کرتے رہیں۔ اب آئندہ بہت خطرناک فتن کا زمانہ آرہا ہے اور جو حضرات اس سے بچانے کے لئے ڈھال کا کام انجام دیتے تھے وہ ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک عمل کی توفیق بخشے فتن سے حفاظت فرمائے آمین۔

اس وقت علیحدہ علیحدہ خطوط لکھنا دشوار ہے اسلئے آپ سب کو یہ خط لکھ کر مطلع کر رہا ہوں۔

آخر میں ایک بار پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیلئے دعا مغفرت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور قبر مبارک کو نور سے بھر دے۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ایصال ثواب میں کمی نہ کریں اور ہم سب کیلئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ جمعرات کی صبح کو حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] کو سب سے میرا سلام و دعا کہہ دینا آپ لوگ ان کی طرف سے آخری دعا و سلام قبول کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

آفتاب احمد عفی عنہ
نزیل المدینۃ المنورۃ
۱۹ رجب ۱۳۸۵ھ ۱۳ نومبر ۱۹۶۵ء

مذکورہ بالا مکتوب گرامی صفحہ ۲۱۳ / پر دیکھا جاسکتا ہے۔

مکتوب

﴿حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھیؒ کے وصال پر ارسال کردہ تعزیتی مکتوب کا جواب﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

مکرم ومحترم جناب احمد اسماعیل پٹیل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات کے برقیات وخطوط موصول ہوئے اور ایصال ثواب کا حال معلوم ہوا۔

میں آپ سب کا دل سے ممنون ومشکور ہوں۔حضرت اقدس والد صاحب (حضرت اقدس مولانا بدر عالم میرٹھی صاحبؒ) ۵ / رجب/ ۱۳۸۵ھ۔ ۲۹ / اکتوبر ۱۹۶۵ء شب جمعہ میں رحلت فرما گئے۔إنا للہ و إنا إلیہ راجعون۔

جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا ہوئی، پھر جنت البقیع روانگی ہوئی،لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ یہاں کم دیکھا گیا ہے اور جو نا قابل تحریر ہے، پھر جنت البقیع میں وہ جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہوئی جس کی دلی تمنا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو تھی یعنی امہات المؤمنین کے قدموں میں،اب وہی ان کی آرام گاہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور مزار مبارک کو نور سے بھر دے۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔

ہم سب کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَعِينُوا۟ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّـٰبِرِينَ﴾

اب ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلیں اور جو آپ نے فرمایا ہے اس پر عمل کرنے کی دل وجان سے سعی کریں۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمیں وہ سب تقاضے لکھ کر اور فرما کر اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے دین و دنیا درست رہیں گی۔ اب ہمیں چاہیے کہ معاہدہ کریں کہ اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ آخر ہم سب کو سفر کرنا ہے اس لیے چاہیے کہ اپنے مستقل وطن میں رہائش کا عمدہ بندوبست کریں اور آخرت کی فکر میں لگے رہا کریں اور اس دنیا میں اپنی زندگی مسافرانہ تصور کریں۔ میرا اس سے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ دنیا کے کام کو ترک کردیں؛ بلکہ دنیا کو بھی دین بنالیں اور اس دنیا کی فکر میں آخرت کو نہ بھول جائیں، چوں کہ یہ بڑے خسارے کی بات ہے اور ہر برے کام سے پرہیز کریں، ہر نیک کام کی طرف قدم بڑھائیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فرمائے ہوئے وظائف کو پابندی سے ادا کرتے رہیں۔

اب آئندہ بہت خطرناک فتن کا زمانہ آرہا ہے اور جو حضرات اس سے بچانے کے لیے ڈھال کا کام انجام دیتے تھے وہ ختم ہوتے جارہے ہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو نیک عمل کی توفیق بخشے، فتن سے حفاظت فرمائے، آمین۔

اس وقت علیحدہ علیحدہ خطوط لکھنا دشوار ہے؛ اس لیے آپ سب کو یہ خط لکھ کر مطلع کر رہا ہوں۔ آخر میں ایک بار پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور قبر کو نور سے بھر دے۔ آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ایصال ثواب بھی کریں اور ہم سب کے لیے صبر جمیل کی دعائیں کریں۔

جمعرات کی صبح کو حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سب سے میرا اسلام و دعا کہہ دیں۔آپ لوگ ان کی طرف سے آخری سلام و دعا قبول کریں۔ و آخر دعوانا أن **الحمد لله رب العالمین**

آفتاب احمد عفی عنہ

نزیل المدینۃ المنورۃ

۱۹/ رجب/ ۱۳۸۵ھ - ۱۲/ نومبر ۱۹۶۵ء

یادداشت

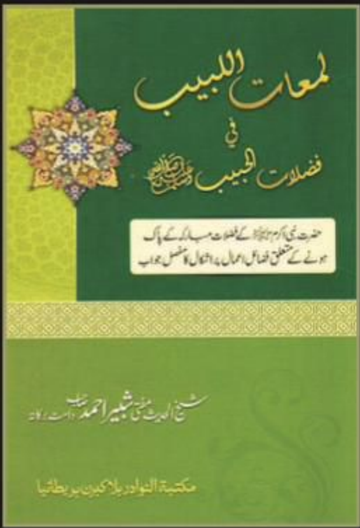

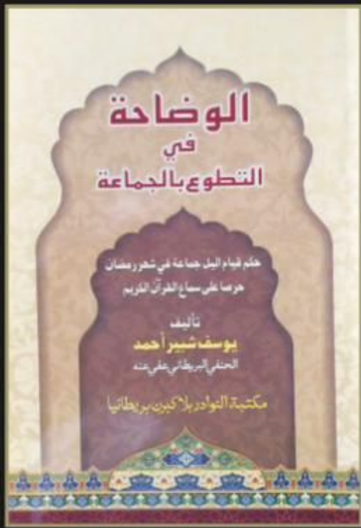

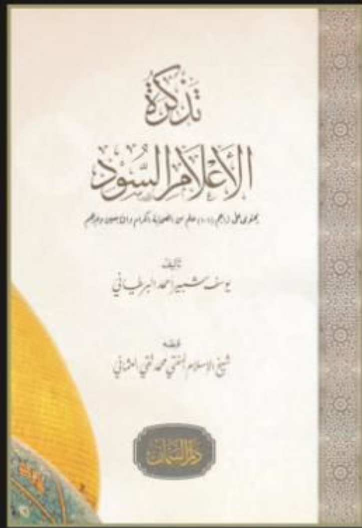

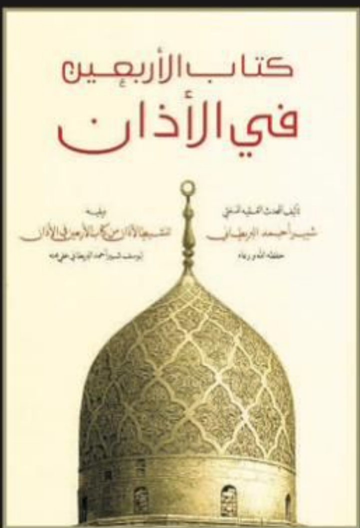

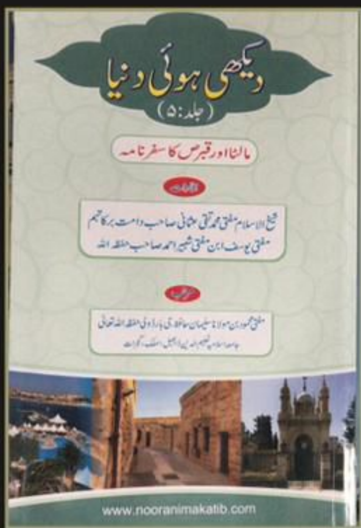

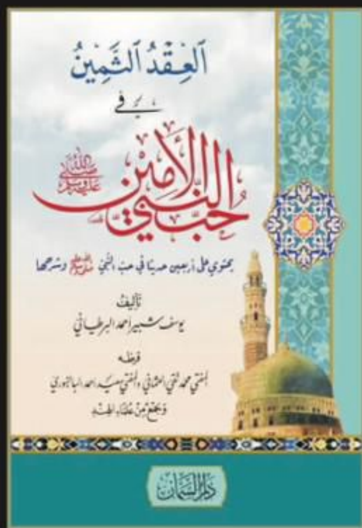

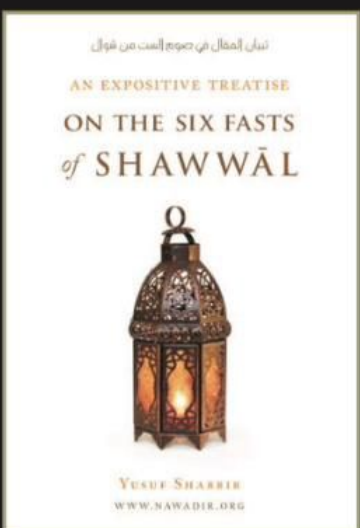

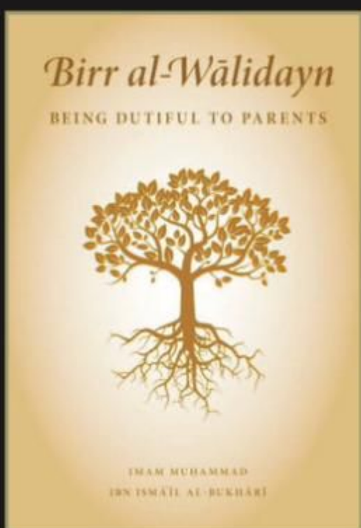

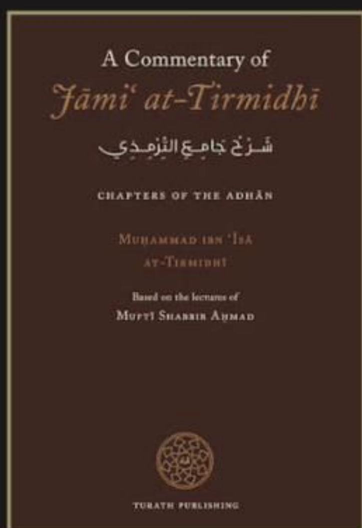

Siddiqa Graphics Gokak
(india) +91 9019734276

MADINA ACADEMY

Swindon Road, Dewsbury, West Yorkshire, WF13 2PA, England
publications@madinaacademy.org.uk
www.madinaacademy.org.uk